مختصر پیغامات ... دین و دنیا اور آخرت میں کام آنے والے مفید نسخے

مکتوبات

۱

تحریر
مولانا محمد مسعود ازہر

دار البیان للتحقیق والتصنیف

ناشر
مکتبۂ عرفان لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... مکتوبات اوّل

مصنف .... مولانا محمد مسعود ازہر

اشاعت ۱ .... تعداد 17000

اشاعت ۲ .... جمادی الثانی ۱۴۴۳ھ

تعداد 1100

صفحات ۲۱۶

قیمت .... 350 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

جامع مسجد رشیدیہ ٹینکی سٹاپ ملیر کراچی، 0336-3353813

مکتبۃ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلہ جنگی
عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ،
چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمان و علی رضی اللہ عنہما
ریلوے لنک روڈ، بہاولپور
0321-6837145

رجسٹرڈ
مکتبہ عرفان

ناشر

اسٹاکسٹ مکتبۃ ابن مبارک
حق سٹریٹ اردو بازار۔لاہور

موبائل: 0321-4066827

بسم الله الرحمن الرحيم

مکتبۂ ابن مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

نفیس الحسینی

فہرست

✽	تعارف	۱۱
مکتوب ۱	بندۂ مؤمن کو اس کے اصل منصب کی یاد دہانی	۱۳
مکتوب ۲	اللہ تعالیٰ کے بندوں کو حقیقتاً ''اللہ کے بندے'' بننے کی ترغیب	۱۵
مکتوب ۳	عذاب الٰہی کی ایک خاص شکل کے بیان میں	۱۷
مکتوب ۴	خسارے سے بچنے اور ہمیشہ کی کامیابی پانے کے نصاب کا بیان	۱۸
مکتوب ۵	کلمہ طیبہ کو سمجھنے اور اس کے ورد کی مضبوط ترتیب بنانے کا بیان	۲۰
مکتوب ۶	''محبت الٰہی'' کے بارے میں	۲۲
مکتوب ۷	استغفار کی اہمیت کے بارے میں	۲۳
مکتوب ۸	نماز فجر کی پابندی کرنے کے بارے میں	۲۴
مکتوب ۹	جہاد کی برکات اور جہاد کا علم حاصل کرنے کے بارے میں	۲۵
مکتوب ۱۰	اسلام کی حقانیت، تسلسل اور پائیداری کے بیان میں	۲۶
مکتوب ۱۱	اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرنے کے بیان میں	۲۸
مکتوب ۱۲	''صدقہ'' کے بیس فوائد کا بیان	۲۹
مکتوب ۱۳	ہمت پانے، بزدلی سے نجات اور وقت میں برکت کی دعاؤں کا بیان	۳۱
مکتوب ۱۴	''مسجد شریف'' جانے کی کیفیت کے بیان میں	۳۲
مکتوب ۱۵	''جمعۃ المبارک'' کے خصوصی قوانین کے بیان میں	۳۳
مکتوب ۱۶	''سخاوت'' اور ''دینے'' کی صفات اپنانے کے بیان میں	۳۴
مکتوب ۱۷	آیۃ الکرسی کے کتابچے اور وظائف کے بارے میں	۳۵

مکتوب ۱۸	جماعت کے سہ زکاتی نصاب کے بارے میں	۳۷
مکتوب ۱۹	''خطۂ ہند'' اور ''غزوۂ ہند'' کے بارے میں ایک الہامی نکتے کا بیان	۳۹
مکتوب ۲۰	''آیۃ العز'' کے فضائل وخواص اور ایک نبوی وظیفہ کے بیان میں	۴۱
مکتوب ۲۱	زمین کے حقوق اداء کرنے کے بیان میں	۴۳
مکتوب ۲۲	غزوۂ بدر کے دلیل اور اسوہ ہونے کے بیان میں	۴۴
مکتوب ۲۳	ایک مسنون دعاء اور اس کے ثمرات و برکات کا بیان	۴۵
مکتوب ۲۴	عورت کی عظمت اور اس کی اصلاح کے بیان میں	۴۷
مکتوب ۲۵	''بدر'' کی ایمان افروز یادوں کا تذکرہ	۴۹
مکتوب ۲۶	''نفسِ مطمئنہ'' کے بیان میں	۵۱
مکتوب ۲۷	بگڑی امت کو راہِ راست پر لانے کے طریقوں کا بیان	۵۴
مکتوب ۲۸	مسجد نبوی شریف کی توسیعات اور مسجد کے مقام کے بیان میں	۵۹
مکتوب ۲۹	قرآن عظیم جیسی نعمت سے دور رہنے والوں پر اظہار حیرانی	۶۰
مکتوب ۳۰	عزت اور رفعت پانے کے ایک مؤثر وظیفے کا بیان	۶۱
مکتوب ۳۱	اللہ تعالیٰ کی ایک نوازش اور ایک اہم نکتہ کا بیان	۶۲
مکتوب ۳۲	دلوں کے مردہ ہوجانے کی علامات، اسباب اور علاج کا بیان	۶۳
مکتوب ۳۳	حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نصیحت کا بیان	۶۴
مکتوب ۳۴	اشراف امت، اہل اللہ اور خواص الٰہی کی نشاندہی	۶۵
مکتوب ۳۵	ایمانی غیرت اور جہاد فی سبیل اللہ کی اہمیت کا بیان	۶۶
مکتوب ۳۶	''کامیاب تاجر'' بننے کے الٰہی نسخے کے بیان میں	۶۷
مکتوب ۳۷	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک قیمتی نصیحت کا بیان	۶۹
مکتوب ۳۸	جنت کے راستے کو آسان اور میٹھا بنانے والے اعمال کا بیان	۷۰
مکتوب ۳۹	وفادار بندوں کی ایک صفت کا بیان	۷۱

مکتوب ۴۰	دلوں کی اصلاح کے لئے ایک مؤثر عمل کا بیان	۷۲
مکتوب ۴۱	موت کا خوف دور کرنے کے بیان میں	۷۳
مکتوب ۴۲	''یوم مزید'' اور ''درود وسلام'' کے فضائل کا بیان	۷۴
مکتوب ۴۳	جمعۃ المبارک کی قدر کرنے کا بیان	۷۶
مکتوب ۴۴	جمعۃ المبارک کے فضائل کثیرہ اور پچھلے لوگوں کے معمول کا بیان	۷۷
مکتوب ۴۵	''دورۂ تفسیر آیات الجہاد'' کی افادیت اور اہمیت کا بیان	۷۹
مکتوب ۴۶	جہاد کے بارے میں دو اہم نکات اور جماعت کی خدماتِ جہاد کا بیان	۸۰
مکتوب ۴۷	مرحومین کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کرنے کے بیان میں	۸۱
مکتوب ۴۸	''کلمہ طیبہ'' کی عظمت ورفعت کا بیان اور اس کی قدردانی کی ترغیب	۸۲
مکتوب ۴۹	دنیا کے ''دارُ الغرور'' ہونے کے بیان میں	۸۴
مکتوب ۵۰	نماز کے اہتمام کی تاکید اور یہود کے ''عالمی معاشی نظام'' کے توڑ کا بیان	۸۶
مکتوب ۵۱	دنیا کی بے ثباتی اور بے وفائی کا بیان	۸۷
مکتوب ۵۲	''بقاء'' کا راز......ایک قرآنی نکتہ کا بیان	۸۸
مکتوب ۵۳	آنحضرت ﷺ کی فکر اور دعوت کو اپنانے کے بیان میں	۸۹
مکتوب ۵۴	دین وجہاد کا کام آخر دم تک کرنے کے بیان میں	۹۱
مکتوب ۵۵	جماعت کی کچھ برکات وکرامات کا بیان	۹۳
مکتوب ۵۶	اپنی نظر آخرت اور حصول جنت پر رکھنے کے بیان میں	۹۵
مکتوب ۵۷	''کثرتِ استغفار'' کے بیس اہم فوائد وثمرات کا بیان	۹۸
مکتوب ۵۸	''وقت'' کی حفاظت وبرکت کے لئے سات نسخوں کے بیان میں	۱۰۱
مکتوب ۵۹	''دعوت الی اللہ'' کی فضیلت اور اجر کے بیان میں	۱۰۳
مکتوب ۶۰	امت کے عروج وزوال کے اسباب کے بیان میں	۱۰۵
مکتوب ۶۱	وقت کی اہمیت اور اسے قیمتی بنانے کے طریقوں کے بیان میں	۱۰۷

مکتوب ۶۲	مسلمانوں کی پستی اور زوال کا سبب اور امتِ مسلمہ کے محسنین کی پہچان	۱۱۰
مکتوب ۶۳	ایک تین نکاتی مؤثر ذکر کے بیان میں	۱۱۱
مکتوب ۶۴	حسنِ خاتمہ کی فکر کے بیان میں	۱۱۲
مکتوب ۶۵	دینِ الٰہی کے مددگار بننے کی ترغیب	۱۱۴
مکتوب ۶۶	''صلوٰۃ الحاجۃ'' اور ''دعاء'' کے فضائل، معارف اور ثمرات کا بیان	۱۱۶
مکتوب ۶۷	''سجدہ'' کی فضیلت کا بیان اور کثرتِ سجود کی ترغیب	۱۱۹
مکتوب ۶۸	''ترقی'' اور ''تنزل'' کے بیان میں	۱۲۰
مکتوب ۶۹	دن رات کے آنے جانے کے بارے میں ایک دقیق نکتے کا بیان	۱۲۲
مکتوب ۷۰	طہارت، پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت کے بیان میں	۱۲۴
مکتوب ۷۱	''درود و سلام'' کے سراپا حسن و جمال ہونے کے بیان میں	۱۲۹
مکتوب ۷۲	جہاد سے غفلت بہت بڑا گناہ ہے	۱۳۰
مکتوب ۷۳	گذرے وقت کے داغ دھونے کا اکسیر نسخہ	۱۳۱
مکتوب ۷۴	مقبول اور شرعی جہاد کی شرائط و لوازمات کے بیان میں	۱۳۳
مکتوب ۷۵	ایک ہنستا مسکراتا دلچسپ قصہ بعنوان ''ستر شیطانوں کی ماں''	۱۳۶
مکتوب ۷۶	انڈیا کی بڑھکیں، رسوائی اور حقیقی اندرونی صورتحال کے بارے میں	۱۳۷
مکتوب ۷۷	''سکینہ'' اور ''آیات سکینہ'' کے بارے میں	۱۳۹
مکتوب ۷۸	مجاہدین کرام اور کارکنان جماعت کی حوصلہ افزائی	۱۴۲
مکتوب ۷۹	''استغفار'' اور ''محاسبہ'' کی ترغیب	۱۴۴
مکتوب ۸۰	مجاہدین کرام کو دعوتِ استقامت و استغفار	۱۴۵
مکتوب ۸۱	دین کے ان خدام کو ایک اہم نصیحت جنہیں وظیفہ اور تنخواہ دی جاتی ہے	۱۴۷
مکتوب ۸۲	''عاشوراء'' کے روزے کی فضیلت کا بیان اور روزہ رکھنے کی ترغیب	۱۴۹
مکتوب ۸۳	سستی، کم ہمتی اور داڑھی منڈوانے کی مذمت	۱۵۰

مکتوب ۸۴	’’سنت‘‘ کی تعریف اور ’’مسواک‘‘ کے فضائل کا بیان	۱۵۱
مکتوب ۸۵	’’مسواک‘‘ کے بیس فوائد کا بیان	۱۵۲
مکتوب ۸۶	امت محمدیہ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی نوازش کا بیان	۱۵۴
مکتوب ۸۷	جو آخرت کا سیٹھ بننا چاہے اس کے لئے ایک خصوصی عمل کا بیان	۱۵۵
مکتوب ۸۸	خود کو جہاد کے لئے وقف کرنے والوں کو ایک اہم نصیحت	۱۵۶
مکتوب ۸۹	جمعۃ المبارک کے فضائل وبرکات اور دو اہم اعمال کا بیان	۱۵۸
مکتوب ۹۰	جماعت کے ساتھیوں کو ایک اہم نصیحت	۱۶۰
مکتوب ۹۱	تعمیر مسجد کی اہمیت کا بیان	۱۶۲
مکتوب ۹۲	’’بہادر‘‘ بننے کے سب سے طاقتور نسخے کا بیان	۱۶۳
مکتوب ۹۳	’’مسجد‘‘ اور ’’مجاہد‘‘ کے باہمی تعلق اور یارانے کا بیان	۱۶۴
مکتوب ۹۴	اللہ تعالیٰ کی راہ میں آزمائے جانے والوں کے اجر کے بیان میں	۱۶۵
مکتوب ۹۵	منکرین جہاد کے لئے دعاء ہدایت	۱۶۷
مکتوب ۹۶	قرآن پاک میں تبدیلی ممکن نہیں خواہ کافر خوش ہوں یا ناراض	۱۶۸
مکتوب ۹۷	شہداء کرام کی زندگی کی قوت اور وسعت کا بیان	۱۶۹
مکتوب ۹۸	شہدائے کرام کے لئے جنت مہکائے جانے کا بیان	۱۷۰
مکتوب ۹۹	ایک قرآنی علمی نکتے کا بیان اور جماعت کو ایک اہم فہمائش	۱۷۲
مکتوب ۱۰۰	مجاہد کے محبوب الٰہی ہونے کی وجہ کا بیان	۱۷۴
مکتوب ۱۰۱	ایک عجیب قرآنی نکتے کا بیان	۱۷۵
مکتوب ۱۰۲	امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل وخصائل کا بیان	۱۷۷
مکتوب ۱۰۳	’’تکبر‘‘ کی مذمت	۱۷۹
مکتوب ۱۰۴	سورۃ یٰس شریف کے ایک مجرب عمل کی تلقین	۱۸۰
مکتوب ۱۰۵	اصل عشق نبوی اور حقیقی وفاداری کا بیان	۱۸۱

مکتوب (۱۰۶)	زندگی اور گھر کو "سلامتی" سے بھرنے والے عمل کا بیان	۱۸۲
مکتوب (۱۰۷)	"ذکر اللہ" اور "تہجد" کی ترغیب	۱۸۳
مکتوب (۱۰۸)	رفقاء جماعت کو محنت کی ترغیب اور نصاب جماعت کی جامعیت کا بیان	۱۸۴
مکتوب (۱۰۹)	اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی وسعت اور مجاہدین وداعین کے اجر کا بیان	۱۸۷
مکتوب (۱۱۰)	جماعت کی دعوت کے خدوخال کا بیان	۱۸۹
مکتوب (۱۱۱)	مردوں کو اپنی خواتین کی اصلاح کی فکر کرنے کی ترغیب	۱۹۱
مکتوب (۱۱۲)	دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کی مذمت اور پردے کی اہمیت کا بیان	۱۹۴
مکتوب (۱۱۳)	خواتین کو اہم نصائح اور ان کی دینی ذمہ داریوں کی یاددہانی	۱۹۷
مکتوب (۱۱۴)	"مساجد اللہ" کی صفائی کی ترغیب اور اس کی برکات وثمرات کا بیان	۱۹۹
مکتوب (۱۱۵)	فرائض کی اہمیت وضرورت اور داعیانِ فرائض کے مقام کا بیان	۲۰۲
مکتوب (۱۱۶)	دشمنانِ اسلام کی چیرہ دستیوں کا بیان اور منافقین کی دو قسموں کی نشاندہی	۲۰۴
مکتوب (۱۱۷)	"مال" کے بارے میں اسلام کے حکیمانہ نظریے کی وضاحت	۲۰۶
مکتوب (۱۱۸)	"مال" کے بارے میں تین اہم نکات کا بیان	۲۰۸
مکتوب (۱۱۹)	شہداء کرام والا پاکیزہ رزق پانے کی ترغیب اور ایک غلط نظریے کی تردید	۲۱۰
مکتوب (۱۲۰)	مال کے بارے میں احتیاط کی تاکید اور وسعت رزق کے وظائف کا بیان	۲۱۲
مکتوب (۱۲۱)	اصل انتہاء پسند کون؟ جن سے دنیا اور پاکستان کو خطرہ ہے؟	۲۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ...... یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ اَرْسَلْتَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ''مکتوبات'' کا سلسلہ...... تقریباً اکیس سال سے جاری ہے...... یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے...... ورنہ رکاوٹیں بہت آئیں...... اور ابھی تک آتی رہتی ہیں...... مگر

{وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ}

ابتداء میں ان مکتوبات کو محفوظ کرنے کا خیال ہی نہ آیا...... پھر کچھ مخلص حضرات خود ہی اس کام پر لگ گئے...... خصوصاً حضرت بابا سید سلیس احمد صاحب نور اللہ مرقدہ۔

پھر الحمدللہ...... ''دارالبیان'' قائم ہوگیا تو ہر مکتوب...... محفوظ کیا جانے لگا...... یوں شائد...... اکیس سالہ مکتوبات کا آدھا حصہ گم ہوگیا اور آدھا لکھ کر رکھ لیا گیا۔

مکتوبات کے ذریعہ اُمت میں کئی ''مہمات'' بھی چلیں...... بہت سے مسلمانوں نے الحمدللہ فائدہ اُٹھایا...... کئی مکتوبات بعض کتب کا حصہ بنے...... اور بہت سے مکتوبات کو کئی لوگوں نے قبضے میں بھی لے لیا...... ''دارالبیان'' والے احباب کافی عرصہ سے مکتوبات کی اشاعت کا سوچ رہے تھے مگر ترتیب نہ بن سکی...... اب الحمدللہ یہ پہلی جلد تیار کی گئی ہے...... اس میں شامل تقریباً

تمام مکتوبات ”غیر مطبوعہ“ ہیں...... اور متنوّع موضوعات پر ہیں...... اللہ تعالیٰ سے بہت اُمید ہے کہ یہ ”مجموعہ“ اہل دل کے لیے ان شاء اللہ مفید ثابت ہوگا...... اور اہل ذوق اس سے نفع اٹھائیں گے...... وقت ملے تو ایک دو مجالس میں پوری کتاب پڑھ لیں...... ورنہ روز ایک دو ”مکتوبات“ پڑھنے سے بھی کافی تازگی حاصل ہوجائے گی، ان شاء اللہ۔

ان مکتوبات کے سلسلے میں اول تا آخر...... جس نے بھی جو محنت فرمائی...... اللہ تعالیٰ اُسے مشکور فرمائیں...... اور اس ”مجموعہ“ کو اپنی بارگاہ عالیشان میں شرف قبولیت عطاء فرمائیں...... وَ کَانَ اللّٰہُ شَاکِرًا عَلِیْمًا۔

والسلام

محمد مسعود ازہر

۲۱/صفر المظفر/۱۴۴۳ھ

29 ستمبر 2021ء

یوم الاربعاء بعد العصر

مکتوب ۱

اس مکتوب میں بندۂ مومن کو اس کے اصل منصب کی یاددہانی کرا کر باہمت بننے اور دین کی خاطر خوب استعمال ہونے کی ترغیب دی گئی ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا خلیفہ بنایا ہے...... بہت بڑا منصب ہے، بہت بڑا...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا "عبد" یعنی "بندہ" بنایا ہے...... بہت بڑی سعادت ہے، بہت بڑی...... کتنا عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور اللہ تعالیٰ کا بندہ اپنی زندگی ضائع کر دے...... کھانے پینے میں...... عشق معشوقی میں...... مال جمع کرنے میں...... علاج معالجے میں...... گپ شپ میں...... اپنے شوق پورے کرنے میں...... کھیلنے اور سونے میں...... آہ انسان! کاش تجھے اپنی قیمت کا اندازہ ہو...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک بڑی نعمت عطاء فرمائی ہے...... وہ ہے "ہمت"...... انسان جس کام کی ہمت کرے اسے پالیتا ہے...... اسی ہمت سے انسان پہاڑوں اور سمندروں کو مسخر کرلیتا ہے...... سانپوں، اژدھوں، شیروں کو اپنے قابو میں کرلیتا ہے...... لوہے کو موم بنادیتا ہے...... ہواؤں کو قید کرلیتا ہے...... آگ کو قابو کرلیتا ہے...... شیطان کی کوشش رہتی ہے کہ انسان کو "ہمت" نہ کرنے دے...... اور اگر ہمت کرے تو فضول کاموں میں کرے...... ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء سکھادی...... ساتھ ہی دلوں میں کم ہمتی کی نفرت بٹھادی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَ الْکَسَلِ۔

"یا اللہ! مجھے بچا لیجیے، اپنی پناہ میں لے لیجیے کم ہمتی اور سستی سے۔"

[صحیح بخاری۔حدیث رقم:۲۸۲۳ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

معلوم ہوا کم ہمتی اور سستی گندی چیز ہے، جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے...... آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو خیر دینا چاہتے ہیں تو اسے استعمال فرماتے ہیں۔''

عرض کیا: ''کیسے استعمال فرماتے ہیں؟''

فرمایا: ''اسے مرنے سے پہلے اچھے کام کی توفیق دے دیتے ہیں۔''

[مسند احمد۔حدیث رقم:١٣٤٠٨ ، ط:مؤسسة الرسالة]

بھائیو! اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے استعمال ہو کر قیمتی ہو جاؤ...... دیکھو کتنے لوگ کافروں کے لیے استعمال ہو رہے ہیں...... کتنے شیطان کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں...... ہے نا بدنصیبی؟...... بدنصیبی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ...... ارے! کون ہے وہ جوانمرد، خوش نصیب جو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے استعمال ہو...... کون ہے؟...... کون ہے؟

۱۱/ربیع الاوّل/۱۴۳۶ھ
03/01/2015

مکتوب ۲

اللہ تعالیٰ کے بندوں کو حقیقتاً ''اللہ کے بندے'' بننے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

{نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ}

''اے نبی! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بندوں کو بتا دیجیے کہ میں بخشنے والا، مہربان ہوں اور میرا عذاب ہی دردناک عذاب ہے۔'' [سورۃ الحجر۔آیت رقم:۴۹، ۵۰]

سبحان اللہ!...... میرے بندوں کو اطلاع دیجئے میری مغفرت کی...... ''میرے بندے''...... واہ! جن کو اپنا قرار دے دیا...... ''میرے بندے''...... ان پر عذاب کیسا؟...... ایک بزرگ فرماتے ہیں...... پورے قرآن کے الفاظ میں وہ ''ی'' جو ''عِبَادِیْ'' کے آخر میں ہے...... جس کا مطلب ہے...... ''میرے''...... اس نے ہماری عزت اور شان کو آسمان تک پہنچا دیا اور دل کو امید سے بھر دیا...... ارے! وہ عظیم مالک خود فرما رہے ہیں...... ''میرے بندے''...... غور کریں...... محلے میں اس کی چلتی ہے جو ایس ایچ او کا بندہ ہو...... شہر میں وہ دندناتا پھرتا ہے جو گورنر کا بندہ ہو...... ایئر پورٹوں پر اس کو کوئی نہیں روکتا جو صدر یا وزیر اعظم کا بندہ ہو...... پورے سندھ کا وہ مالک جو وڈیروں کا بندہ ہو...... پنجاب کا وہ راجا جو جاگیرداروں کا بندہ ہو...... ملک میں اس کی چلتی ہے جو امریکہ کا بندہ ہو...... ارے! جب اتنے کمزور اور گندوں کے بندوں کا یہ حال ہے تو...... اس کا مقام کیا ہوگا جو...... قادر اور پاک اللہ کا بندہ ہو...... کون روک سکتا ہے اسے؟...... دنیا میں اس کی

الگ شان...... مرتے وقت اس کا الگ پروٹوکول...... قبر میں اس کا الگ استقبال...... حشر میں اس کا الگ مقام...... اللہ کا بندہ آرہا ہے...... ارے! اللہ کا بندہ آرہا ہے...... بس بھائیو! کامیابی سامنے ہے...... شرط ایک ہے کہ اللہ کے بندے بن جاؤ...... ہاں! صرف اللہ کے بن جاؤ...... اللہ، اللہ، اللہ۔

۴/ جمادی الثانیہ/۱۴۳۶ھ
25/03/2015

۳

مکتوب

عبادت سے تھک جانا اور دین کے کام سے اُکتا جانا اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کی علامت ہے .... اس صورتحال سے نکلنے کا راستہ کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ اپنے غضب اور عذاب سے بچائے...... عبادت سے تھک جانا...... دین کے فرض کام سے اکتا جانا...... اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے نفرت...... اور اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں سے محبت ہو جانا...... یہ سب اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کی علامات ہیں...... موت جوں جوں قریب آتی ہے...... شیطان کا حملہ بڑھتا ہے...... وہ مایوس اور بددل کرتا ہے تاکہ ہم آخرت کی تیاری چھوڑ دیں...... بجھے بجھے دل...... بدنصیبی ہی بدنصیبی...... فلمیں دیکھنے والے نہیں اکتاتے...... میچ دیکھنے والے نہیں تھکتے...... ملازمت کرنے والے نہیں تھکتے...... چند ہزار تنخواہ کے لئے آٹھ گھنٹے پہرہ دینے والے نہیں اکتاتے...... مگر دین کا کام کرنے والے اکتا جاتے ہیں...... کیوں؟...... شیطان کا حملہ...... نفس کا حملہ...... اے اہل ایمان!...... دو دن کی زندگی ہے...... آج یا کل ہم لاشہ بن جائیں گے...... نہ کام کرسکیں گے نہ محنت...... اور حساب شروع ہو جائے گا...... ایسا حساب کہ ایک چاول کے دانے جتنی نیکی بھی شمار ہوگی...... اور ایک رائی کے ذرے برابر گناہ بھی...... تب کئی لوگ کہیں گے: یارب! واپس بھیج...... اب ہم صرف نیک کام ہی کریں گے...... بہت کام کریں گے...... فرمایا جائے گا...... ہرگز نہیں، ہرگز نہیں...... اب کتاب بند ہو چکی...... بھائیو! ابھی کتاب کھلی ہے...... اس کو نیکیوں سے بھرا جا سکتا ہے...... محنت کریں...... جن کے دل بجھ گئے...... وہ ذکر اللہ سے قوت لیں۔

۲۶/ذوالقعدہ/۱۴۳۵ھ 22/09/2014

مکتوب ۴

خسارے سے بچنے اور ہمیشہ کی کامیابی پانے کے نصاب کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو ایک ’’زمانہ‘‘ عطاء فرمایا ہے...... اکثر لوگ اپنا یہ زمانہ ضائع کر دیتے ہیں تو وہ خسارے میں جا پڑتے ہیں...... قسم ہے ’’زمانے‘‘ کی تمام انسان خسارے میں ہیں (القرآن)...... مگر جو لوگ چار کاموں میں اپنا زمانہ خرچ کرتے ہیں...... وہ زمانے کے مالک بن جاتے ہیں...... اور ہمیشہ ہمیشہ ابد الآباد کے لیے زندہ اور کامیاب ہو جاتے ہیں...... وہ چار کام کیا ہیں؟

۱ ایمان

۲ اعمال صالحہ

۳ حق کی دعوت

۴ حق پر صبر کی دعوت

یہ تو ہوئی پہلی بات...... اسے اچھی طرح دل میں بٹھا کر دوسری بات سنیں......
جس انسان کو یہ فکر نصیب ہو جائے کہ میرا زمانہ، یعنی عمر، یعنی وقت ضائع نہ ہو وہ آدمی خوش نصیب ہوتا ہے...... اور جس کو اس کی فکر نہ ہو وقت اسے کھا جاتا ہے اور کاٹ دیتا ہے...... اب تیسری بات...... وقت میں برکت ایک عجیب چیز ہے بعض لوگوں کے وقت میں ڈبل برکت ہوتی ہے...... بعض کے وقت میں تین گنا، چار گنا...... اور بعض کے وقت میں سو گنا، ہزار گنا...... یعنی ایک دن ہزار دنوں کے برابر...... یہ جھوٹ اور مبالغہ نہیں...... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کے اوقات کی برکت دیکھ لیں...... آج تک جاری ہے...... حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی تو بات ہی اور ہے...... حضرت صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ نے جن اوقات میں بیت المقدس فتح کیا...... کتنی صدیوں تک مسجد اقصیٰ میں اذان گونجی اور اب ۵۰ سال کے قبضے کے باوجود گونج رہی ہے...... بیت المقدس کی فتح کا کام جتنے اوقات میں ہوا اتنا وقت ایک آدمی موبائل پر یاری لگانے میں ذبح کر دیتا ہے...... اللہ تعالیٰ خسارے سے میری اور آپ سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۴/ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
07-02-2012

مکتوب ۵

”کلمہ طیبہ“ کو سمجھنے اور اس کے ورد کی مضبوط ترتیب بنانے کا بیان

اللہ تعالیٰ ”کلمہ طیبہ“ کو ہمارا ”ایمان“ بنائیں...... ہمارا ”یقین“ بنائیں...... ہمارا ”ذکر“ بنائیں...... ہمارا ”دائمی رفیق“ بنائیں ...... ہمارا ”نور“ بنائیں...... ہمارا ”سرور“ بنائیں...... ہمارا ”ورد“ بنائیں...... ہمارا ”سکون“ بنائیں...... ہماری ”قوت“ بنائیں...... ہماری ”ہمت“ بنائیں...... ہمارا ”شوق“ بنائیں...... ہمارا ”جنون“ بنائیں...... ہم سب وعدہ کریں...... عزم کریں کہ...... ان شاء اللہ ”کلمہ طیبہ“ کے ورد کا کبھی بھی ناغہ نہیں کریں گے...... روز کم از کم بارہ سو بار ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“...... ہر ایک سو کے بعد ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ“...... ساتھ درود شریف...... ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلَیْہِ“...... یا کوئی بھی درود شریف...... خود سوچیں کہ...... ایمان کا سب سے اونچا شعبہ ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ ہے...... پھر اس کا ناغہ کیوں؟...... کیا اس سے اونچی کوئی منزل مل گئی ہے؟...... یہ ہو ہی نہیں سکتا...... خود سوچیں...... سب سے افضل ذکر ”لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ“ ہے...... پھر ”ناغہ کیوں؟“...... غفلت کیوں؟...... کیا اس سے افضل کوئی چیز مل گئی ہے؟...... کہاں سے ملے گی...... جب ہے ہی نہیں...... آج سے اپنی زندگی کو ”کلمہ طیبہ“ کے ساتھ ایک نیا تعلق دیں...... بہت پیار، احترام اور قدر والا تعلق...... مضبوط، مربوط اور مستقل تعلق...... روز توجہ سے ورد کرنا ہے...... احترام، اہتمام اور دل لگا کر...... اور اس کلمہ کو سمجھنا ہے...... اور سمجھتے رہنا

ہے...... اس کلمہ کو آگے پہنچانا ہے...... آگے چلانا ہے...... اور کبھی اس سے غافل نہیں ہونا...... اور اس کلمہ کی سر بلندی کے لئے جان، مال اور زبان سے محنت کرنی ہے...... أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۱۸/ربیع الاوّل/۱۴۴۲ھ

05/11/2020

مکتوب ٦

محبت الٰہی کا درس دیتا ہوا ایک پرنور مکتوب

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی سچی، حقیقی اور مقبول ''محبت'' عطاء فرمائے...... ہم اللہ تعالیٰ کے لیے جئیں، اللہ تعالیٰ کے لیے مریں...... ہم اللہ تعالیٰ ہی کو پکاریں اور اللہ تعالیٰ ہی سے مانگیں...... ہم خوش ہوں تو اللہ تعالیٰ کو خوش کریں، ہم پریشان ہوں تو صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے روئیں...... ہم پر نعمتیں ہوں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور ہم پر مصیبتیں ہوں تو ہم اللہ تعالیٰ کے لئے صبر کریں...... ہم سے نیکی ہو تو اخلاص کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو پائیں اور ہم سے گناہ ہو تو استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کریں...... ہماری آنکھوں کی سب سے بڑی تمنا اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو...... اور ہمارے دل کی سب سے بڑی چاہت اللہ تعالیٰ کی ملاقات ہو...... اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ...... یا اللہ! اپنی محبت کی ایک لہر دل میں اتار دے...... یا اللّٰہ! یا اللّٰہ! یا اللّٰہ!

۱۲/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۳۶ھ
02/04/2015

مکتوب ۷

استغفار کی اہمیت اور اس نکتے کا بیان کہ گناہوں سے آنے والی نحوست تعویذوں سے نہیں استغفار سے دور ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اپنے بندوں کے لئے توبہ، استغفار کا دروازہ کھلا رکھا...... اگر ہر گناہ پر بندے کو سزا ملے تو کیا حشر ہو؟...... ہر گناہ کے دو نقصانات ہوتے ہیں...... پہلا دنیا میں اور دوسرا مرنے کے بعد...... جو اپنے ساتھ گناہ لے کر جائے گا یہی گناہ قبر اور آخرت کا عذاب بن جائیں گے...... آج ہر طرف گناہوں کی بھرپور دعوت ہے...... ایسے حالات میں استغفار کی اہمیت اور ضرورت اور بڑھ جاتی ہے...... ہر کوئی گناہ کی طرف بلا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندے لوگوں کو استغفار کی طرف بلائیں...... استغفار کی اہمیت اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو دعاء سب سے زیادہ مانگی وہ ہے" استغفار"...... یا اللہ! معافی دے دے...... یا اللہ! مغفرت دے دے...... ہر مجلس میں بار بار...... سو سو بار...... یہ امت کو تعلیم تھی کہ گناہوں کے عذاب کو استغفار سے مٹاتے رہو...... اپنا نامۂ اعمال پاک صاف کرتے رہو...... ورنہ ایک گناہ کی پکڑ بھی برداشت نہ کرسکو گے...... آج جو عاملوں کے پاس لوگوں کا رش ہے...... یہ اپنے گناہوں کی نحوست کو تعویذوں سے دور کرنا چاہتے ہیں...... سن لیں!...... گناہوں کی نحوست سچے استغفار سے دور ہوگی...... دھاگوں اور تعویذوں سے نہیں...... کاش! ہر مسلمان استغفار کو پالے...... توبہ اور ندامت کا آنسو دنیا کا سب سے قیمتی ہیرا ہے۔

۱۹/شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ

07/06/2015

مکتوب ۸

نمازِ فجر کی پابندی کرنے کی تاکید

فجر کی نماز ایک مؤمن کے لئے ہر دن کا پہلا انعام اور پہلا امتحان ہے...... جن بھائیوں اور بہنوں کی فجر کی نماز اور جماعت مضبوط نہیں وہ اس مرض کا اس فکر سے علاج کریں جس طرح کینسر کا علاج کراتے ہیں...... بہت محنت، بہت فکر، بہت خرچہ...... جب فجر کی جماعت یا نماز رہ جائے تو اتنا بھاری صدقہ دیں کہ دماغ درست ہو جائے اور کچھ عرصہ عشاء کے بعد کھانے پینے پر پابندی...... صرف پانی اور کچھ نہیں...... بھائیو اور بہنو! یقین کرو کہ یہ بہت سنگین مسئلہ ہے...... جب تک یہ حل نہ ہو کسی دھوکے میں نہ پڑو...... بلکہ خود کو ادھورا، ناقص، بیمار اور بے کار سمجھو...... اور مشن بنا کر اس معاملے کو حل کرو۔

۲۰/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ
28/04/2016

مکتوب ۹

جہاد کی برکت سے ملنے والی نعمتوں کا تذکرہ اور اصلی و نقلی مجاہد میں امتیاز رکھنے کے لئے جہاد کا علم حاصل کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مسلمانوں کو ”فریضۂ جہاد“ عطاء فرمایا ہے......
جہاد میں یہ دس نعمتیں ملتی ہیں...... (۱) مغفرت (۲) نصرت (۳) شہادت (۴) غنیمت (۵) جنت (۶) صحت (۷) ہدایت (۸) قوت (۹) رحمت (۱۰) عزت۔

آج سے تیس سال پہلے جہاد بہت محدود تھا...... محاذ بہت کم تھے اور مجاہدین بہت تھوڑے...... مگر پھر برکت ہوگئی اور جہاد پورے عالم میں پھیلتا چلا گیا...... اب ہر طرف محاذ ہی محاذ ہیں...... جہاد ہی جہاد ہے...... اور ماشاء اللہ لاکھوں مجاہد...... جہاد کے پھیلاؤ کا یہ سلسلہ جاری ہے...... کفار اور منافقین اپنا ظلم جس قدر بڑھاتے جا رہے ہیں...... جہاد اسی قدر طاقتور ہوتا جا رہا ہے۔

کوئی چیز جب مقبول ہوتی ہے تو اس برانڈ کا نقلی مال بھی مارکیٹ میں آجاتا ہے...... مگر عقل اور سمجھ والے اصلی اور نقلی کو پہچان لیتے ہیں...... مسلمانوں کو چاہیے کہ جہاد کا علم حاصل کریں تاکہ دو بڑے فائدے حاصل کرسکیں...... پہلا یہ کہ خود جہاد کی نعمت نصیب ہو...... اور دوسرا یہ کہ اصلی اور نقلی مجاہدین کو پہچان سکیں...... جہاد کا مکمل علم قرآن، حدیث اور سیرت میں موجود ہے...... اور حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے بہت محنت سے جہاد کے علم کو قرآن وسنت سے مرتب فرمایا ہے۔

۲۰/شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ
08/06/2015

۱۰

مکتوب

اسلام کی حقانیت تسلسل اور پائیداری کا بیان اور خادمین و مجاہدین اسلام کی حوصلہ افزائی

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اس مہینے ہمارا چاند بھی ''حجازی'' ہوا...... آج یکم ربیع الثانی ہے...... چودہ سو انچاس سال ہو گئے...... اسلام زندہ ہے...... نماز قائم ہے...... قرآن مہکتا ہے...... حج بیت اللہ گرجتا ہے...... رمضان دمکتا ہے...... جہاد للکارتا ہے...... اذان گونجتی ہے...... ذکر اللہ مسکراتا ہے...... زکوٰۃ چمکتی ہے...... درود شریف برستا ہے...... الحمد للہ! جو کچھ حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے کر گئے...... وہ سب موجود، وہ سب محفوظ، وہ سب جاری ہے...... میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کو چودہ سو چھتیس سال ہو گئے...... اور تیرہ سال ہجرت سے پہلے...... اس پورے عرصے میں اسلام کو مٹانے کی ہر کوشش ہوئی، ہر سازش اٹھی...... مگر الحمد للہ! اسلام کا کچھ نہ بگڑا...... بڑے تگڑے کافر آئے، بڑے فریبی منافق آئے، بڑے خوفناک لشکر برسے، بڑا ہولناک اسلحہ چلا...... مگر جب دھول چھٹی تو پہلی آواز یہ آئی...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... رومی سلطنت سمٹ گئی...... مجوسی طاقت ٹوٹ گئی...... تاتاری ریلے گم ہو گئے...... اسلام باقی رہا، جہاد باقی رہا...... کاش! مسلمان جہاد میں غفلت نہ کرتے تو آج بھی اپنی موجودہ حالت سے بہت اونچے ہوتے...... پھر بھی الحمد للہ! صرف اسلام باقی ہے، اسلام جاری ہے...... باقی سب وقتی تماشے ہیں...... کوئی دس سال کا فرعون تو کوئی آٹھ سال کا کالا

ابرہہ...... مبارک ہو دین کے دیوانو......! تمہاری محنت، تمہارا خون، تمہارا پسینہ بھی اس گلشن کی آبادی کے لئے قبول ہوا...... لگے رہو، بہت نفع کا سودا ہے...... پیچھے نہ ہٹو کہ مؤمن پیٹھ نہیں دکھاتا...... اخلاص اور مسلسل محنت اور شاندار ہمت۔

یکم ربیع الثانی/۱۴۳۶ھ
22/01/2015

مکتوب 11

قرآن کریم کے اس سبق کی یاد دہانی کہ صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرا جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا خوف دل میں نہ آنے دیا جائے

اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرو...... کسی سے بھی نہ ڈرو...... یہ میں نہیں کہہ رہا...... خود اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا ہے...... صرف ہم سے ڈرو اور کسی سے نہ ڈرو...... قرآن مجید نے پہلے پارے سے یہ سبق یاد کرانا شروع کیا اور آخری پارے تک یہ سبق چلتا رہا کہ...... صرف ایک اللہ سے ڈرو...... اور کسی سے نہ ڈرو...... یا اللہ! کیسے نہ ڈریں؟...... دشمن بڑے موذی ہیں...... فرمایا: ہماری پناہ میں آجاؤ...... ہمارے قلعہ میں آجاؤ...... {قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ}...... {قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ}...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جہاد میں تھے...... دشمنوں نے بڑا طوفان اٹھایا اور کہنے لگے...... ڈر جاؤ، ڈر جاؤ، بھاگ جاؤ، بھاگ جاؤ...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: کیوں ڈریں؟ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے...... حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ...... مشکل حالات میں اگر کوئی ڈر اور خوف آئے تو قرآن مجید کی آخری دو سورتیں سو سو بار پڑھ لیا کریں...... اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرلیا کریں...... ارے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی موت کا مالک، نہ کوئی زندگی دینے والا...... اللہ تعالیٰ کے راستے پر ڈٹے رہو...... اسی پر جمے رہو...... اس راستے کی زندگی بھی پیاری...... اور اس راستہ کی موت بھی میٹھی۔

۲۸/صفر المظفر/ ۱۴۳۶ھ
21/12/2014

مکتوب ۱۲

"صدقہ" کے بیس فوائد کا بیان

اللہ تعالیٰ کی محبت پانے کا ایک اہم ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنا مال خرچ کرنا ہے...... صدقہ کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں...... جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

۱ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا ہے۔

۲ صدقہ جنت کا ایک دروازہ ہے۔

۳ صدقہ قبر کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے۔

۴ صدقہ گناہوں کی معافی اور کفارہ کا ذریعہ ہے۔

۵ صدقہ وہ سب سے قیمتی چیز ہے جو کسی میت کیلئے بھیجی جائے تو اسے نفع پہنچاتی ہے۔

۶ صدقہ نفس کو پاک کرتا ہے۔

۷ صدقہ حسنِ خاتمہ کا ذریعہ ہے۔

۸ صدقہ فرشتوں کی دعائیں لینے کا بہترین طریقہ ہے۔

۹ صدقہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۱۰ صدقہ سے دنیا کی مصیبتوں کے ستر دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

۱۱ صدقہ سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

۱۲ صدقہ بیماریوں کا علاج اور شفاء ہے۔

۱۳ صدقہ بری موت سے حفاظت ہے۔

(۱۴) صدقہ دل کی سختی اور قساوت کا علاج ہے۔

(۱۵) صدقہ قیامت کے دن کا سایہ ہے۔

(۱۶) انسان کے گناہ سے جو آگ پیدا ہوتی ہے صدقہ اسے بجھا دیتا ہے، یہ آگ نہ بجھے تو خود گناہ گار کو جلا ڈالتی ہے۔

(۱۷) صدقہ بلاؤں اور مصیبتوں کو دور کر دیتا ہے۔

(۱۸) اپنا محبوب مال خرچ کرنا ہی نیکی کی اصل بنیاد ہے، صدقہ سے انسان کو یہ بنیاد عطاء ہوتی ہے۔

(۱۹) صدقہ ہی وہ مال ہے جو انسان کیلئے محفوظ رہتا ہے باقی سب ضائع چلا جاتا ہے۔

(۲۰) صدقہ کرنے والے کا اجر بڑھتا رہتا ہے۔

مثلاً ایک کھجور جہاد میں دی اللہ تعالیٰ اس کا اجر بڑھا، بڑھا کر اسے احد پہاڑ کے برابر بنا دیتے ہیں...... یاد رکھئے! جہاد بالمال بھی فرض ہے...... اور یہ تمام فضائل کتاب وسنت میں آئے ہیں۔

۲۴، ۲۵/شعبان المعظم/۱۴۳۵ھ
23,24/06/2014

مکتوب ۱۳

ہمت پانے، بددلی سے نجات حاصل کرنے اور اوقات میں برکت کی دعاؤں کا بیان

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے معاملہ میں ’’باہمت‘‘ بنائے...... ہمت والے لوگ کیا کچھ کر سکتے ہیں؟...... یہ قرآن مجید نے کئی جگہ سمجھایا ہے...... صرف ایک سورۃ کہف میں کئی اہل ہمت کے بڑے بڑے کارنامے موجود ہیں...... ہمت مانگنے کا طریقہ یہ دعاء ہے...... ’’رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَ يَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ‘‘...... یہ دعاء پہاڑوں اور سمندروں سے زیادہ طاقتور ہے...... ذرا توجہ سے آنسو ملا کر مانگیں...... اور دوسری دعاء...... ’’وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ‘‘...... یہ دعاء ’’ماسٹر کی‘‘ ہے...... ہر تالے کو کھولنے والی چابی...... جو کم ہمتی، بیماری، بددلی کا شکار ہوں وہ مایوس نہ ہوں...... بلکہ وہ تین کام کریں...... پہلا یہ کہ سو بار روزانہ ’’معوذتین‘‘ پڑھیں...... دوسرا یہ کہ جو دو دعائیں اوپر لکھی ہیں ان کا اہتمام کریں...... اور تیسرا یہ کہ موبائل اور کمپیوٹر سے بچیں...... زندگی رکتی نہیں...... وقت ٹھہرتا نہیں...... قبر ہماری طرف رواں دواں ہے...... پھر اپنا وقت کیوں ضائع کریں؟...... سبحان اللہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک اور احسان...... بڑی عجیب دعاء سکھا دی...... ’’اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ صَلَاحَ السَّاعَاتِ وَالْبَرَكَةَ فِي الْأَوْقَاتِ‘‘...... ’’یا اللہ! زندگی کی گھڑیوں کو کام کا بنا دیجئے اور ہمارے اوقات میں برکت دے دیجئے‘‘...... بہت عجیب، پرنور اور مؤثر دعاء ہے...... اہتمام کر کے دیکھیں۔

۸/رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ

26/06/2015

۱۴

مکتوب

مسجد شریف کس کیفیت اور کس جذبے سے جانا چاہئے، ایک تمثیل کے ذریعے اس کی وضاحت

اللہ تعالیٰ کی ’’مساجد‘‘ کی طرف اللہ تعالیٰ کے ’’بندوں‘‘ کا دل خود کھنچتا ہے...... جب مسجد قباء تعمیر ہو رہی تھی تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دن کو پتھر اٹھاتے...... اور جب رات ہوتی تو انصار کی ایک خوش بخت خاتون...... اپنی رشتہ دار عورتوں کو ساتھ لے کر مسجد کے پتھر ڈھونے میں لگ جاتیں...... رات کی تاریکی کا ایسا فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جن کے دل میں روشنی ہو...... مسجد نبوی میں بھی یہی مناظر تھے...... رات گہری ہوتی تو ایک بوڑھی خاتون چپکے سے جھاڑو لے کر پہنچ جاتیں...... اور مسجد شریف کی صفائی کرتیں...... ان دونوں خواتین کے جنازوں کا تذکرہ حدیث کی کتابوں میں موجود ہے...... اگر کوئی عشق مجازی کی لعنت میں مبتلاء ہو اور اسے معشوق کی طرف سے پیغام آئے...... آجاؤ...... میرے گھر آجاؤ...... وہ کیسے شوق، بے تابی اور دھڑکتے دل کے ساتھ جائے گا...... اے بھائیو! محبوب حقیقی کے گھر ’’مسجد‘‘ ایک بار تو ایسے شوق کے ساتھ جاؤ...... دھڑکتا دل...... بے تاب نگاہیں...... بھیگی پلکیں...... بے ساختہ قدم...... دائیں، بائیں سے بے خبر...... پھر جب مسجد نظر آئے تو دل اور زبان سے شکر کی برسات ہو...... پھر ادب سے داخل ہوں...... مسجد میں داخل ہونے کی دس سنتیں اور آداب اداء کریں...... اور اعتکاف کی نیت کر کے اپنے محبوب رب کے مکرم مہمان بن جائیں۔

۸/ جمادی الثانیہ/ ۱۴۳۶ھ

29/03/2015

مکتوب ۱۵

جمعۃ المبارک کے منفرد قوانین اور جمعہ کی حفاظت کرنے والوں کی سعادت مندی کا بیان

اللہ تعالیٰ کے جو خوش نصیب بندے ''جمعۃ المبارک'' کی حفاظت کرتے ہیں...... وہ پورا ہفتہ نیکیوں، رحمتوں اور برکتوں سے سرشار رہتے ہیں...... جمعہ چھٹی کا دن نہیں، عبادت کا دن ہے...... سرکاری چھٹی کا مطالبہ اس لئے ہے تاکہ جمعہ کے انوارات کو سمیٹا جاسکے...... مگر جب حکومت بنیوں، پنڈتوں، ساہوکاروں کی ہو تو وہ مسلمانوں کو جمعہ کی چھٹی کب دیں گے؟...... جمعہ کی حفاظت کرنے والے فتنوں سے بچ جاتے ہیں...... جمعہ میں خود کو تھکانے والے طاقت پاتے ہیں...... جمعہ میں ''ذکر اللہ'' بھی ہے اور ''فضل اللہ'' بھی...... جمعہ کے لئے تکوینی قوانین عام دنوں سے مختلف ہیں...... جمعہ کا جہاد بھی بدری اور جمعہ کی موت بھی کامیابی...... جمعہ کی دعاء بھی وزنی اور جمعہ کا صدقہ بھی بھاری...... جمعہ میں دعوت اِلی اللہ ہے...... ''گونجتا خطبہ''...... جمعہ میں اسلامی معاشرے کی طاقت ہے...... ''مثالی اجتماع''...... جمعہ میں پوشیدہ شیطانی طاقت کا توڑ ہے...... ''سورۃ الکہف''...... جمعہ میں بدن کی قوت ہے...... ''غسل، طہارت، مسواک''...... جمعہ میں روح کی پاکی ہے...... ''استغفار''...... اور جمعہ میں اونچی پرواز اور رحمتوں کا خزینہ ہے...... ''کثرتِ درود و سلام۔''

۲۱/ جمادیٰ الثانیہ/ ۱۴۳۷ھ

31/03/2016

مکتوب ۱۶

”سخاوت“ اور ”دینے“ کی صفات اپنانے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ”اَلْمُعْطِی“ ہیں...... دینے والے...... عطاء فرمانے والے...... ”اَلْمُعْطِی هُوَ اللهُ“...... اللہ تعالیٰ کے اس ”مبارک نام“ پر غور کریں...... یقین سے عرض کرتا ہوں کہ زندگی بدل جائے گی...... سعادتوں سے بھر جائے گی...... ایمان والوں کو حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ...... وہ ”اَلْمُعْطِی“ ہے تو تم بھی دینے والے بنو...... عطاء کرنے کا مزاج بناؤ...... دنیا میں جتنے ظالم، جابر گزرے ہیں ان کی بنیادی عادت یہ تھی کہ وہ ”لینے والے“ تھے...... ”دینے والے“ نہیں تھے...... چنانچہ وہ لینے کی حرص میں ظلم پر اتر آئے...... جبکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ و السلام کی بنیادی صفت یہ تھی کہ وہ دینے والے، عطاء فرمانے والے تھے...... ہم بھی اس ضروری اور بنیادی صفت کو اپنائیں...... ہم لینے کی بجائے دینے میں زیادہ خوشی محسوس کریں...... خوشی تو لینے اور دینے دونوں پر ہوتی ہے...... مگر جن کو دینے پر زیادہ ہو وہ ایمان کے زیادہ قریب ہیں...... کیونکہ ”سخاوت“ ایمان کا شعبہ ہے...... اور سخاوت کا معنیٰ ہے دل کی تنگی سے نجات اور دوسروں کو خیر پہنچانے اور دینے کی عادت اور صفت...... یہ صفت جس کو نصیب ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کے ہر دینے کو شمار فرماتا ہے...... اسے اپنے اوپر قرض قرار دیتا ہے...... اور پھر یہ قرض ایسا لوٹاتا ہے کہ انسان حیران ہو جاتا ہے...... ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے لئے جان و مال اور وقت دو...... دوسرے مسلمانوں کو اپنا مال، اپنا وقت، اپنی ہمدردی، اپنی دعاء دو...... انہیں عزت دو...... لینے کی فکر چھوڑ کر دینے کی فکر اپناؤ...... تب تم اپنی زندگی اور موت دونوں میں عجیب خیر اور برکت پاؤ گے۔

۳/جمادی الاولیٰ/۱۴۴۰ھ

10/01/2019

مکتوب ۱۷

آیۃ الکرسی کا کتابچہ پڑھنے کی ترغیب اور وظائف وعملیات کے بارے میں تین اہم ہدایات

اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر چند باتیں عرض ہیں:

① ’’آیۃ الکرسی‘‘ کا کتابچہ بہت بڑا خزانہ ہے...... جو مسلمان بھی اسے حرفاً حرفاً پڑھے گا وہ ان شاء اللہ ایک خاص شرح صدر پائے گا...... مختصر سا رسالہ ہے...... ہمت کر کے ضرور اور مکمل پڑھ لیں۔

② وظائف کے بارے میں ایک بات یاد رکھیں...... مسنون اعمال اور وظائف ہر مسلمان کو فائدہ دیتے ہیں...... جبکہ ’’غیر مسنون‘‘ وظائف کے لئے ’’حکمت‘‘ درکار ہوتی ہے کہ...... کس کے لئے کون سا مفید ہے اور کون سا نہیں؟...... ہر کسی کو اندھا دھند ہر وظیفہ نہ کرنا چاہیے اور نہ بتانا چاہیے...... اس میں لوگ بڑے نقصانات اور بڑی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔

③ بعض اعمال ہر حاجت کے لئے نافع ہیں مثلاً کثرتِ استغفار، کثرتِ کلمہ طیبہ، کثرتِ درود شریف، کثرتِ تلاوت، صلوٰۃ الحاجۃ اور بھاری صدقہ وغیرہ...... لوگوں کے حالات مختلف ہیں...... اس لئے ان کے حالات کے مطابق بعض کو استغفار سے جلدی فائدہ ہوتا ہے اور بعض کو درود شریف سے...... فائدہ ہونے کا مطلب وہ مخصوص حاجت پوری ہونا ہے جس کے لئے پڑھ رہے ہیں...... ورنہ باقی فائدے تو سب کو ہوتے ہیں...... ایک خاتون نے لکھا ہے کہ رنگ ونور بعنوان ’’کنجی‘‘ پڑھا...... اس

میں رشتہ کی آسانی کے لئے استغفار کا عمل تھا......ایک ہفتہ کرنے سے بہترین رشتہ ہوگیا......اسی طرح درود شریف اور دیگر اعمال کے متعلق بھی اچھے نتائج کی اطلاع آتی رہتی ہے۔

④ اپنے لئے وظیفہ کیسے منتخب کریں؟......جواب یہ کہ استخارہ سے مدد لیں......اہل دل سے استشارہ کریں...... یا اپنے حالات پر غور کریں کہ غلبہ کس چیز کا ہے؟...... برے غلبے کو دبانے اور اچھے غلبے کو بڑھانے والا عمل اختیار کریں۔

۲۸ ربیع الثانی/۱۴۴۰ھ
05/01/2019

مکتوب ۱۸

جماعت کے سہ نکاتی نصاب کی جامعیت وافادیت کا بیان اور اسے انفرادی واجتماعی زندگی میں نافذ کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے...... اللہ جل شانہ نے ہمیں بہت اونچا نصاب عطاء فرمایا...... ''کلمہ طیبہ، اقامت صلوٰۃ، جہاد فی سبیل اللہ''...... ''کلمہ طیبہ'' سب سے اونچا کلمہ...... ''نماز'' سب سے اونچی عبادت...... ''جہاد'' سب سے اونچا کام...... یہ کامیابی والا نصاب ہے...... ذاتی کامیابی بھی، اجتماعی کامیابی بھی...... یہ جامع نصاب ہے...... مکی بھی ہے، مدنی بھی...... داخلی بھی ہے، عالمی بھی...... جماعت کا جو ساتھی اپنے اندر یہ نصاب لائے گا اس نے جماعت کو پالیا...... وہ جماعت کا ہے اور جماعت اس کی ہے...... اور جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے...... اور جماعت کا جو کارکن یا ذمہ دار اس نصاب کو اپنے اندر نہ لاسکا وہ جماعت کی برکات سے محروم رہے گا...... جماعت کی جو مہم اس نصاب کو لے کر چلے گی وہ کامیاب ہوگی...... جماعت کا جو فرد اس نصاب کو اپنے گھر میں نافذ کرے گا اس کے گھر سے خیر کے چشمے پھوٹیں گے...... دعاء اور محنت کے ذریعہ اس نصاب کو اپنے اندر لانا ہے...... اپنے گھروں میں لانا ہے...... اپنے محلے، شہر اور علاقہ میں لانا ہے...... اور ان شاء اللہ...... اللہ تعالیٰ کی زمین کے ہر کچے پکے گھر اور خیمے تک لانا ہے...... جو بھی اس محنت میں جان مال اور خون پسینہ لگائے گا...... وہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں پائے گا...... افسوس کہ جو کچھ دے کر ہم جنت خرید سکتے ہیں...... وہ سب کچھ

مال داری، عہدے اور اختیارات کے حرص میں ضائع ہو جاتا ہے......
خود کو اس نصاب کے نیچے مٹا دو......اور حقیقی بلندی پالو۔

۲۴/رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ
12/07/2015

مکتوب ۱۹

”خطۂ ہند“ اور ”غزوۂ ہند“ کے بارے میں ایک الہامی نکتے کا بیان

اللہ تعالیٰ کے محبوب، سچے نبی ﷺ نے اپنی امت کو ”غزوۂ ہند“ کی بشارت دی...... اس وقت ہندوستان تک مسلمانوں کے پہنچنے کا تصور بھی نہیں تھا...... اس غزوہ کے بارے میں یہ خوشخبری بھی عطاء فرمائی کہ اس میں شرکت کرنے والوں کو جہنم سے حفاظت دی جائے گی...... سبحان اللہ!...... اور اس غزوہ میں شہید ہونے والے افراد ”افضل الشہداء“ ہوں گے...... اور اس غزوہ میں مال لگانا بڑی سعادت ہوگی...... اللہ اکبر کبیرا...... اس بشارت کی برکت نے ہندوستان کا رنگ بدل دیا...... بڑے بڑے جانباز فاتحین نے اس ملک کا رخ کیا...... اور جب اسلام ”ہندوستان“ میں داخل ہوا تو ہندوستان نے مسلمانوں کو بڑے بڑے اولیاء، علماء اور مجاہدین دیے...... ”غزوۂ ہند“ کی بشارت بڑی مبارک رہی...... کفر و شرک کے گڑھ ہندوستان پر ”غزوۂ ہند“ بار بار اترا...... اور اس خطے سے اسلام کو بے پناہ علمی، افرادی اور روحانی قوت ملی...... اب ایک نکتہ سمجھیں...... حضرت آقا مدنی ﷺ نے اپنی روحانی اور الہامی روشنی سے دیکھ لیا کہ...... ہندوستان کا خطہ مسلمانوں کے کام کا ہے...... اور یہ خطہ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے تو آپ ﷺ نے اپنی امت کو اس خطہ پر جہاد کا حکم اور جہاد کی بشارت دی...... دوسری طرف شیطان نے بھی یہ عزم کیا کہ اس خطہ کو ہمیشہ اسلام دشمنی کا مرکز بنائے گا...... اور یہاں مسلمانوں کا لہو بہائے گا...... چنانچہ اس خطہ پر تیرہ سو سال سے روحانیت اور

شیطانیت کے درمیان جنگ جاری ہے...... جو لوگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے غلام اور عاشق ہیں وہ ہند پر جہاد یعنی ''غزوۂ ہند'' کے لئے تیار رہتے ہیں...... اور جو شیطان کے دوست اور پجاری ہیں وہ ''غزوۂ ہند'' کی ہمیشہ مخالفت کرتے ہیں...... ''غزوۂ ہند'' کا نیا دور ۱۹۹۰ء کے آس پاس ''جہادِ کشمیر'' کی صورت میں شروع ہوا...... ایک جاندار، شاندار اور مقدس جہاد جو ایک لاکھ شہداء پیش کر کے آج بھی جاری ہے۔

۱۴/ربیع الثانی/۱۴۳۶ھ
04/02/2015

مکتوب ۲۰

"آیۃ العز" کے بعض فضائل و خواص کا تذکرہ اور اس آیت سے ماخوذ ایک نبوی وظیفے کا بیان

اللہ تعالیٰ دنیا کی ذلت اور آخرت کے عذاب سے بچائے...... قرآن مجید میں "آیۃ العز" یہ ہے:

{وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا} (سورۃ الاسراء۔ آیت رقم:۱۱۱)

اس آیت مبارکہ کے بہت سے فضائل حضرات مفسرین کرام رحمۃ اللہ علیہم نے جمع فرمائے ہیں...... مثلاً:

۱ اسی آیت مبارکہ پر اللہ تعالیٰ نے "تورات" کا اختتام فرمایا۔

۲ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان مبارک میں جب بچہ بولنے لگتا تو سب سے پہلے اسے یہ آیت سکھائی جاتی۔

۳ اس کی تلاوت پر پوری زمین اور پہاڑوں کے برابر اجر ملتا ہے۔

۴ ایک صاحب قرضوں میں جکڑے تھے...... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تلقین فرمائی کہ سورۃ بنی اسرائیل کی آخری دو آیات پڑھیں اور پھر تین بار کہیں: تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ۔

یہ ہوئے چند فضائل...... اب ایک نکتہ سمجھیں...... حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت مبارکہ سے ایک دعاء اخذ فرمائی...... وہ دعاء بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کو سکھائی...... اور اس دعاء کو تکلیفوں اور بیماریوں کا علاج قرار دیا......

ایک صحابی نے دعاء کا اہتمام فرمایا تو ان کی حالت حیرت انگیز طور پر بہترین ہوگئی...... دعاء یہ ہے:

تَوَکَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ...... یہ دعاء یاد کرلیں...... ''آیۃ العز'' اور اس دعاء کے آخر میں ''وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا'' کے الفاظ ہیں...... جن کا مطلب ہے...... اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو...... تو ہمیں آیت اور دعاء کے بعد تین بار کہنا چاہیے...... اَللّٰهُ اَكْبَرُ...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بندے کا ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنا اس کے لیے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے...... جب دل میں کوئی خوف، خطرہ آئے تو اس دعاء کے بعد یہ الفاظ پڑھیں...... ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِمَّا أَخَافُ وَ أَحْذَرُ''...... ''یا اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں ان تمام چیزوں سے جن سے مجھے خوف اور خطرہ ہے''...... یا یہ الفاظ کہیں...... ''اَللّٰهُ اَعَزُّ وَ اَكْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحْذَرُ''...... یعنی اللہ تعالیٰ ان تمام چیزوں سے بڑے ہیں، طاقتور ہیں، جن سے مجھے خوف اور خطرہ ہے...... لیجیے! تحفہ، ہدیہ مکمل ہوا...... آیت یاد کیجئے...... دعاء یاد کیجئے...... ورد کیجئے...... سعادت پائیے...... ہر خوف دور اور پیارے رب پر توکل، ان شاء اللہ۔

۱۶/ ربیع الاول/ ۱۴۳۶ھ

08/01/2015

مکتوب ۲۱

زمین کے حقوق اداء کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہمیں عذابِ قبر سے بچائے...... ہم اس ''مٹی'' سے پیدا کئے گئے...... پھر ہم نے اسی ''مٹی'' میں جانا ہے...... اور ہم نے اسی ''مٹی'' سے دوبارہ اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے...... بعض لوگ جب مر کر ''زمین'' میں دفن ہوتے ہیں تو ''زمین'' انہیں خوش آمدید کہتی ہے اور انہیں اپنا حسن اور راحت دکھاتی ہے...... جبکہ بعض لوگ جب دفن ہوتے ہیں تو ''زمین'' ان پر اپنا غصہ اور غضب نکالتی ہے...... ہر انسان کو چاہئے کہ زمین پر رہتے ہوئے زمین کا حق اداء کرے...... زمین کا حق یہ ہے کہ اس پر نیکیاں کی جائیں...... اس کی پیداوار کا عشر اداء کیا جائے...... زمین پر ناجائز قبضہ نہ کیا جائے...... اور زمین کو کفر و شرک کی سلطنت سے پاک کیا جائے...... آپ ایک چپہ زمین...... چڑیا کے گھونسلے برابر...... مسجد کے لئے دیں تو اللہ تعالیٰ راضی، زمین خوش اور جنت میں بدلہ پکا...... لیکن اگر ایک چپہ زمین ناجائز لی تو اللہ تعالیٰ ناراض، زمین غضب ناک اور قیامت کے دن کا طوق۔

۲۵/رجب المرجب/۱۴۳۷ھ
03/05/2016

مکتوب ۲۲

غزوۂ بدر کی ایک دلکش جھلکی اور اس بات کا بیان کہ غزوۂ بدر تاقیامت مسلمانوں کے لئے ایک بہترین اسوہ اور نمونہ ہے

اللہ تعالیٰ ’’اصحاب بدر‘‘ کو پوری امت کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے...... وہ ۱۷ رمضان المبارک کا دن تھا...... جب بدر کے میدان میں ظالم ابوجہل کی لاش لاوارث پڑی تھی...... تفسیر عزیزی میں ہے:

’’حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مطابق...... ابوجہل ملعون کے کان میں سوراخ کر کے اس میں رسی ڈال کر...... ایک ناپاک کنویں تک گھسیٹتے لے گئے...... پھر اس کی چوٹی کے بالوں سے کھینچ کر اس کو کنویں میں ڈال دیا گیا...... اور اس کی روح کو جہنم کے نگہبانوں نے جہنم کے عذاب میں گرفتار کرلیا...... اس سخت مصیبت میں اس کے رفیق اور اس کی مجلس کے بیٹھنے والے اس کے کسی کام نہ آئے۔‘‘

یہ ہے ’’غزوۂ بدر‘‘ کی ایک دلکش جھلکی...... اللہ تعالیٰ نے ’’غزوۂ بدر‘‘ کو اہل ایمان کے لئے نشانی اور نمونہ بنایا ہے...... ’’غزوۂ بدر‘‘ اس امت کو جہاد سمجھاتا ہے...... کامیاب عسکریت سکھاتا ہے...... غلبے اور فتح کے راز بتاتا ہے...... زمین کا رنگ کیسے بدلنا ہے؟...... آسمان کو زمین سے کیسے جوڑنا ہے؟...... ان سب کے طریقے ارشاد فرماتا ہے...... وہ جو کہتے تھے کہ دشمن طاقتور ہے، ہم نہیں لڑ سکتے...... وہ بنی اسرائیل وادیٔ تیہ میں دھکے کھاتے رہے...... مگر وہ جنہوں نے کہا: آقا اشارہ تو فرمائیں ہم برک غماد کو روند ڈالیں گے...... وہ بدری بن گئے...... فاتح عالم بن گئے...... وہی ہمارے لئے مثال ہیں...... ہمیں ان سے پیار ہے۔

۱۶/رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ
04/07/2015

۲۳ مکتوب

ایک مسنون دعاء اور اس کے ثمرات و برکات کا بیان

اللہ تعالیٰ کے محبوب اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مسلمان بندہ صبح اور شام تین بار کہے: ''رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا'' تو ایسے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ لازم فرمایا ہے کہ وہ اسے قیامت کے دن راضی فرما دیں گے۔''

[سنن ابن ماجه ـ حديث رقم: ۳۸۷۰، ط:دار الكتب العلميه ـ بيروت]

ایک اور روایت میں فرمایا:

''جو کوئی صبح کے وقت یہ کلمات پڑھ لے تو میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس بات کا ذمہ دار ہوں کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔''

[المعجم الكبير للطبراني ـ حديث رقم:۸۳۸ ، ط:مكتبة ابن تيمية - القاهرة]

ایک اور روایت میں فرمایا:

''جو اللہ تعالیٰ کے رَبّ ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوا تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔''

[صحيح مسلم ـ حديث رقم:۵۶ ، ط:دار الكتب العلميه ـ بيروت]

''رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا'' میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہوں ......
''وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا'' اور دین اسلام پر بھی ...... ''وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا'' اور

حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے پر بھی راضی ہوں............

راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں، ہر وقت ان تین باتوں پر یقین رکھتا ہوں...... اور ان تین نعمتوں پر بہت خوش، راضی اور مطمئن ہوں، باقی حالات جیسے بھی ہوں...... یہ مبارک کلمات ظالم حکمرانوں سے حفاظت کے لئے بھی مجرب ہیں...... دل سے پڑھ کر دیکھیں بے حد سکون ملتا ہے۔

۲۷رشوال المکرم/۱۴۳۶ھ
13/08/2015

مکتوب ۲۴

عورت کی عظمت اور فضیلت کا بیان اور عورتوں کی اصلاح کے لیے چار نکاتی نصاب کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو بڑے مقام اور اونچے فضائل سے نوازا ہے...... اسلام قبول کرنے کی سعادت سب سے پہلے ایک عورت کو ملی...... معلوم ہوا کہ عورت حق بات کو جلد سمجھتی اور قبول کرتی ہے...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نبوت ملی تو آپ کی سب سے پہلے نصرت ایک عورت نے کی "حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا"...... حرم شریف جب بیابان تھا تو اس میں سب سے پہلے قیام کی سعادت ایک عورت کو ملی...... صفا، مروہ کی سعی سب سے پہلے عورت نے کی...... اور زم زم کا پانی سب سے پہلے ایک عورت نے پیا...... اور سنیے! اسلام میں سب سے پہلے شہید ہونے کا مقام بھی کسی مرد کے پاس نہیں، ایک عورت کے پاس ہے...... عورت ایمان پر ڈٹ جائے تو وہ ناقابل تسخیر چٹان ہے...... ابو جہل ملعون کے کوڑے، مکے اور نیزے حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کے ایمان کو ذرہ برابر نہ ہلا سکے...... ہائے کاش! آج کی مسلمان عورت بھی ایمان کی چٹان بن جائے...... کئی مقامات پر اسلام نے عورت کو مرد پر فضیلت عطاء فرمائی...... ماں کو دیکھیں! اللہ تعالیٰ نے اسے باپ پر فوقیت عطاء فرمائی...... عورت جب دین پر آجائے تو اسلامی جہاد کے میدان کو صف شکن مجاہدین سے بھر دیتی ہے...... آج کی عورت کیوں کمزور ہے؟...... ہر گناہ پر لپکنے والی...... ہر گانے پر کان دھرنے والی...... ہر رسم اور فخر میں مبتلاء......

نظر کی حفاظت اور چہرے کی حیاء سے محروم...... ہر نمائش کی رونق...... اور گرنے، پڑنے پر مائل ہونے والی...... دراصل آج کی عورت پر محنت نہیں ہوئی...... اسے اس کا مقام نہیں سمجھایا گیا...... آج بھی عورتوں کی خیر مردوں سے زیادہ اور ان کی دین داری مردوں سے بڑھ کر ہے...... اگر مرد عورتوں کو اسلامی عزت دیں اور ان کے ایمان پر محنت کریں تو ہماری غیرت مند، حیاء والی مسلمان ماں، بہن اور بیٹی کفر کی بڑی، بڑی مکاریوں کو تباہ و برباد کر سکتی ہے...... جماعت کی طرف سے عورتوں کی اصلاح کا ابتدائی نصاب چار نکات پر مشتمل ہے:

① کلمہ طیبہ یعنی ایمان

② اقامۃ الصلوٰۃ

③ حیاء اور پردہ کا سخت اہتمام، مجبوری سمجھ کر نہیں بلکہ اسے اپنی عزت، شان اور سعادت سمجھ کر

④ معاونت جہاد فی سبیل اللہ

میرے بھائیو! یہ چار نکاتی نصاب اپنے گھروں میں لاؤ...... خوب محنت کرو...... ہماری تمنا ہے کہ عورتوں میں ایمان کی بہار آئے...... عورتیں دین کا کام کریں مگر گھر کے ماحول میں...... عورتیں اسلامی غیرت سے سرشار ہوں...... آج عورتوں کا بڑا دشمن موبائل ہے...... اس نے ایمان کے شفاف ماحول کو گدلا کر دیا ہے...... اپنی خواتین کو اس زہریلے سانپ سے بچانے کی محنت کریں...... نہ گپ شپ، نہ میسج بازی اور نہ زیادہ استعمال، اگرچہ حلال ہی کیوں نہ ہو...... ایک مسلمان خاتون کے لیے وقت ضائع کرنا کہاں جائز ہے؟

۱۲ر جمادی الاولیٰ/۱۴۳۳ھ
05/04/2012

مکتوب ۲۵

’’بدر‘‘ کی ایمان افروز یادوں کا تذکرہ اور ’’بدر‘‘ کی ’’حجیت‘‘ کا بیان

اللہ تعالیٰ اصحابِ بدر کی برکات اور فیوض مجھے اور آپ سب کو نصیب فرمائیں...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... سن دو ہجری کے سترہ رمضان کو یاد کریں...... جس دن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق جہاد میں کود پڑنے کے لئے بے قرار تھی...... بادل گرج، گرج کر آہ و زاری کرتے تھے...... ربا! ہمیں میدانِ جہاد میں برسا دیجئے...... ان کو اجازت مل گئی...... مٹی رو، رو کر فریاد کرتی تھی کہ مجھے جہاد میں خدمت کا موقع نصیب ہو...... اسے دے دیا گیا...... آسمان جھوم جھوم کر دعاء مانگتا تھا کہ میرا حصہ؟...... اسے بھی شرکت کا موقع دے دیا گیا...... جنت بن سنور کر آ گئی، ربا! میں آپ کی پیاری مخلوق، میرا حصہ؟...... حوریں...... بڑے مقام والی حوریں پہلے آسمان پر آ بیٹھیں، ربا! ہمارے دولہے؟...... تیرہ دولہوں کا فیصلہ ہو گیا...... جہنم غیظ و غضب کے شعلے پھنکارتی: ربا! میرا حصہ...... ستر کا فیصلہ فرما دیا گیا...... ساری مخلوق لپک لپک کر جہاد میں کودنے کو بے قرار...... کیوں؟...... ارے! مخلوق کے سردار جو میدان میں تھے...... ساری رات فریادیں کرتے جنہوں نے کاٹی...... کتنے آنسو...... ہاں! سنو میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاکیزہ آنسو بدر کی خاک میں جذب ہوئے...... ملائکہ میں دھوم اٹھی اور ان کے سردار سیدنا جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی جہاد کی اجازت ملی...... فرشتوں کو لڑنے کا طریقہ رب العالمین نے سکھایا...... آج غم ڈھلنے کا دن تھا...... وہ غم جو مکہ کے ضدی مشرکوں نے ایمان والوں کے دلوں

پر چھوڑے تھے...... آج امیہ کا نہیں سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا دن تھا...... آج کا دن قیامت تک کے معرکوں کے لئے مثال تھا...... آغاز تھا...... افتتاح تھا...... خشکی اور سمندر کی جنگوں کا...... آج کا دن صداقت کو آنکھوں سے دیکھنے کا دن تھا...... معلوم نہیں کوئی مسلمان اپنی زبان سے یہ جملہ کیسے بول سکتا ہے کہ...... بدر ہمارے لئے مثال نہیں...... توبہ، توبہ، توبہ...... بدر تو ایسی مثال ہے جو دلوں میں بستی ہے تو دل ایمان کی بلندیوں پر پرواز کرنے لگتے ہیں...... ذرا قرآن پاک کو دیکھو! کیسے کھول کھول کر بدر سناتا ہے...... ارے! صرف سناتا نہیں بدر دکھاتا ہے...... شکریہ اصحابِ بدر کا کہ مسلمانوں کو جینا سکھا گئے...... ربّ کعبہ کی قسم!...... جنہیں بدر کی سمجھ نہیں نہ وہ جینا جانتے ہیں نہ مرنا...... بدر کے آئینے میں قرآن اور قرآن کے آئینے میں بدر کو دیکھو...... ارے! جن کے نام کا کلمہ پڑھتے ہو وہ بدر کے سپہ سالار ہیں...... اور زمانے کے سب سے بڑے فاتح...... عجیب ہے وہ قوم جو اپنے نبی اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاد میں لڑتا دیکھتی ہے اور پھر جہاد کا معنٰی بدلتی ہے...... آؤ! آج اپنی روح کو میدانِ بدر میں لے جائیں...... کیا معلوم ہماری روح بھی پاک ہو جائے...... بزدلی، کفر، نفاق اور حبِّ دنیا سے اس کی جان چھوٹ جائے...... آؤ! بدر کی خوشبو سونگھیں...... آؤ! بدر سے روشنی لیں...... آؤ! بدر سے طاقت اور قوت حاصل کریں...... اور بدر کی اس خاک کو چوم آئیں جسے چومنے کو آسمان بے تاب تھا۔

۱۷ر رمضان المبارک/ ۱۴۳۳ھ
06/08/2012

مکتوب ۲۶

دُنیا کے حرص، لالچ، ہوس اور خواہشات سے پاک ''نفسِ مطمئنہ'' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے...... اس مکتوب میں ایک دلچسپ قصہ کے ذریعے یہ بات سمجھائی گئی ہے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ''نفس مطمئنہ'' نصیب فرمائے...... یقیناً ''نفس مطمئنہ'' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے...... ایک دلچسپ قصہ سنیں...... ایک بہت غریب مگر عقلمند نوجوان اس راز کو دل سے سمجھ گیا کہ دنیا کی خواہشات سے انسان کا نفس کبھی نہیں بھرتا...... اور انسان مزید خواہشات میں قید ہوتا چلا جاتا ہے...... جبکہ اصل زندگی آخرت کی ہے...... اس نے پختہ ارادہ کیا کہ نہ گھر بسائے گا...... نہ سواری کی فکر کرے گا...... اور نہ مال کی...... بس دین کے علم، دین کی خدمت، عبادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں ساری زندگی بسر کرے گا...... فیصلہ کرتے ہی وہ ہلکا پھلکا، طاقتور اور لاکھوں فکروں اور غموں سے آزاد ہوگیا...... وہ ایک مسجد میں نماز کو جاتا تھا، تکبیر اولیٰ، لمبی نماز، خالص دعاء، اخلاص والی تلاوت اور پھر علم حاصل کرنے لگ جاتا...... اس کا دل خوش اور نفس مطمئن تھا...... چھ ماہ گزرے تھے، فجر کے بعد اشراق تک مسجد میں تھا...... نماز، معمولات اور دعاء سے فارغ ہوا تو ایک باباجی آئے اور کہا بیٹا ضروری کام ہے تھوڑا میرے ساتھ چلو...... راستے میں بات چیت ہوتی رہی...... نوجوان کو نہ کوئی لالچ، نہ حرص بس جلدی تھی کہ پڑھنے جانا ہے...... بزرگ اُسے اپنی عالیشان کوٹھی میں لے گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ سے بیٹی کے لئے رشتے کی دعاء مانگتا تھا آپ کو دیکھا تو یوں لگا کہ دعاء قبول ہوگئی

ہے......رشتہ حاضر ہے......نوجوان نے بہت معذرت کی، بہت عذر کیا مگر ایک نہ چلی......قصہ مختصر شادی ہوئی، باباجی نے گھر بھی دیا، مال بھی اور بیوی بھی بیوی دیندار، وفادار اور قدردان تھی...... چھ ماہ گذرے باباجی نے کہا: بیٹا! میرے مرحوم بھائی کی بیٹی میرے ساتھ رہتی ہے......میں نے عزم کیا تھا کہ اس کے لیے اپنی بیٹی سے اچھا رشتہ تلاش کروں گا......بہت سوچا دعاء کی یہی سمجھ میں آیا کہ تم سے اچھا رشتہ نہیں ملے گا......اس سے بھی تمہارا نکاح کرتا ہوں......نوجوان نے معذرت کی مگر نہ سنی گئی......کہا: اپنی بیوی سے تو بات کرلوں......بیوی سے بات کی تو وہ ایمان والی تھی، نفس مطمئنہ کی مالکہ......بہت خوشی سے راضی ہوگئی......یوں دوسری شادی بھی ہوئی اور لڑکی کی تمام جائیداد بھی اس کو ملی...... چھ ماہ پہلے جو سو روپے کا مالک نہ تھا آج کروڑوں کا مالک بن گیا......وہ اور اس کی بیویاں دین کے کام اور آخرت کی تیاری میں لگ گئے...... یہ قصہ مشہور ہوا تو ایک اور غریب نوجوان نے بھی سنا......مگر وہ ایسا تھا کہ شادی کے لیے تڑپتا تھا اور مال کے لالچ میں مرتا تھا......یعنی نفس مطمئنہ سے محروم تھا......حریص اور لالچی نفس میں کبھی شکر اور اطمینان نہیں آتا...... ہر دن نئی فکر، نئی لالچ، نیا حرص......اس نے سوچا میں بھی یہ نسخہ آزمالوں...... ایک مسجد کو منتخب کیا...... اب نماز، تلاوت، دعاء شروع...... زیادہ وقت مسجد میں گزارتا اور ہر بابے کو لالچ سے دیکھتا......مسجد کا ماحول بہت کچھ بدل دیتا ہے مگر اس کی حبِّ دنیا اور حرص بہت پکی تھی...... دیر تک مسجد میں بیٹھا رہتا، جب آخری بابا بھی کھانستا ہوا نکل جاتا تو اس کا دل افسوس اور حسرت میں ڈوب جاتا...... چھ ماہ سے زائد عرصہ بیت گیا کوئی بابا نہ پھنسا، مگر محنت تو محنت ہے ایک دن رنگ لے آئی......ایک باباجی نے سلام کیا......اس کا دل خوشی سے

دھڑکنے لگا...... بیٹا! مجھے ضروری کام ہے تھوڑا ساتھ چلو......ضرور باباجی ضرور......ساتھ چل پڑا...... راستے میں اپنی دینداری، دنیا سے بے رغبتی کا حال سناتا گیا اور کہا لوگ کہتے ہیں شادی کرو مگر مجھے شادی سے کیا لینا دینا...... میں اس فانی دنیا کو چھوڑ چکا اور خود کو دین اور آخرت کے لئے وقف کر چکا...... وہ تقریر کر کے بابا کو دیکھتا کہ کتنا متأثر ہوا...... جبکہ خود اس کا نفس دُم کٹے کتے کی طرح اپنی لالچ پوری ہونی کی اُمید میں خوشی سے اچھل رہا تھا...... خیالات میں کبھی دو بیویوں کے درمیان جہاز میں بیٹھتا تو کبھی چمکتی گاڑی میں گم ہو جاتا...... کچھ دور جا کر باباجی نے کہا: بیٹا! ایک کام ہے کسی کو نہ بتانا...... جی ضرور کسی کو نہیں بتاؤں گا...... بیٹا! میں نے تم پر اعتماد کیا ہے...... یہ سنتے ہی نوجوان خوشی سے بے ہوش ہونے لگا...... بیٹا! تم جیسے نیک لوگ اس زمانے میں کم ہیں......نوجوان نے بے تابی سے کہا: ماموں جی: آپ حکم تو کریں...... بیٹا! میرے سب بچوں کی شادیاں ہوگئی ہیں، اب کوئی مجھے اور تمہاری مامی کو نہیں پوچھتا...... تمہاری مامی بیمار ہے، مجھے فوری پچاس ہزار کی ضرورت ہے...... بیٹا! قرض حسنہ دے دو۔

۶/ربیع الثانی/ ۱۴۳۳ھ

29/02/2012

ایک دلچسپ قصے کے ضمن میں بگڑی امت کو راہ راست پر لانے کے لیے ضروری صفات اور اہم ترین نسخے کا بیان

اللہ تعالیٰ ہمارے قلوب پر رحمت، نور اور سکینہ نازل فرمائیں...... آج آپ کو ایک قصہ سنانا ہے...... لکھنے والوں نے اسے سچا واقعہ قرار دیا ہے...... ایک خاتون بیوہ ہوگئیں ان کا ایک ہی بیٹا تھا...... اسے محنت سے پالا پوسا...... جوان ہوا تو رشتہ ڈھونڈا...... باپردہ، صالحہ، مؤمنہ...... بہت اچھا رشتہ...... مگر نکاح سے پہلے کچھ حاسدات نے ساس کے کان بھر دیئے...... کہ آنے والی بہو ''خطرناک'' ہے...... مگر اب کیا ہوتا رشتہ طے تھا شادی ہوگئی...... ساس کا ذہن اس لڑکی کے خلاف بنا ہوا تھا...... دل اور آنکھوں پر جس رنگ کا چشمہ ہو سامنے والا اسی رنگ کا نظر آتا ہے...... ایک آدمی کی بکری سبز گھاس کھاتی تھی...... ایک بار سبز گھاس نہیں تھی، بکری سوکھی گھاس کو منہ نہ لگائے...... تنگ آکر وہ آدمی بچوں کا پلاسٹک والا چشمہ لے آیا جس کے شیشے سبز تھے...... وہ بکری کی آنکھوں پر لگا دیا اسے پیلا گھاس سبز نظر آنے لگا اور سارا کھا گئی...... ویسے بکری عینک لگا کے کیسی لگتی ہوگی؟...... کسی سیاسی پارٹی کی بے پردہ خاتون لیڈر کی طرح...... چلیں چھوڑیں...... ساس اور بہو کے درمیان پہلے کچھ کھچاؤ رہا پھر کچھ زبانی لڑائی...... اور پھر ایک دن ساس نے اپنی بہو کی اس کی سہیلی کے سامنے پٹائی بھی کر دی...... بہو آگ بگولا ہو کر خاوند کا انتظار کرنے لگی...... وہ آیا تو کہا مجھے میکے چھوڑ دو یہاں ایک منٹ نہیں رکوں گی

ماں سے پوچھا تو کہنے لگی یہ اور اس کی سہیلی میرے خلاف ......
باتیں کر رہی تھیں تو ہلکا سا ہاتھ لگا دیا...... خیر! بہو میکے جا بسی کچھ دن بعد ساس بیمار ڈاکٹر نے جواب دے دیا...... خاوند نے بیوی سے رابطہ کر کے سمجھایا کہ ماں کی حالت نازک ہے...... تم آجاؤ...... وہ آگئی...... چند دن بعد ساس ٹھیک ہوگئی اور جنگیں دوبارہ گرم ہوگئیں ...... اور ایک بار ساس نے بہو کو خوب مارا...... بہو زخمی شیرنی کی طرح جذبہ انتقام میں جلنے لگی اور دل میں ساس کو قتل کرنے کا عزم کر بیٹھی ...... مگر کیسے؟...... اس کی ایک سہیلی تھی ...... بالکل سگی بہنوں جیسی...... نیک اتنی جیسے رابعہ بصری کی بھانجی ہو اور چالاک اور ذہین ایسی جیسے افلاطون کی خالہ ہو...... یہ اس کے پاس گئی اور خوب روئی...... اور بتایا کہ اب قتل کے سوا کوئی چارہ نہیں ...... ورنہ میں گھٹ گھٹ کے مر جاؤں گی یا پاگل ہو جاؤں گی...... سہیلی نے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا اور بہت سمجھایا...... مگر یہ نہ مانی اور کہا اگر تم نے میری مدد نہ کی تو بس تم سے تعلق ختم...... سہیلی نے کہا ٹھیک ہے...... میں کل زہر لے آؤں گی...... مگر وعدہ کرو جو ترکیب میں بتاؤں گی تم اسی طرح کرو گی...... وہ بولی پکا وعدہ ہے......
اگلے دن سہیلی آئی ایک تھیلا ہاتھ میں...... شاپر کے اندر شاپر، اندر ڈبی پھر اندر ایک اور ڈبی...... پھر دستانہ پہن کر اس نے ایک شیشی ڈراپ جیسی نکالی اور کہا کہ یہ زہر ہے...... روزانہ ایک قطرہ چائے میں ملا کر پلاؤ...... ایک ماہ میں ساس خلاص...... مگر تم آج سے اپنا رویہ بدل لو ...... بیٹیوں سے بڑھ کر خدمت کرو ...... محبت دکھاؤ...... تاکہ اس کے مرنے پر تم پر شک نہ ہو...... ورنہ پوری زندگی جیل میں سڑو گی...... اور یہ زہر تمہارے ہاتھ پر نہ لگے...... اگلے دن سے بہو نے قطرہ پلانا شروع کر دیا...... اور ساتھ خدمت اور محبت حد درجہ...... ساس کچن جاتی

تو یہ چیخ مار کر لپکتی ...... ماں جی نہ، ماں جی نہ...... آپ کی بیٹی آپ کی نوکر ہے، خادمہ ہے، مجھے حکم فرمائیں...... ساس جھاڑو اٹھاتی تو آنسو بنا کر پہنچ جاتی...... ماں جی! خادمہ سے کوئی غلطی ہوگئی؟...... آپ میرے ہوتے ہوئے جھاڑو دیں یہ مجھ سے برداشت نہیں...... مختصر یہ کہ خوب خدمت، دلجوئی، پاؤں دبانا اور ساتھ زہر کا قطرہ...... ساس پہلے حیران...... پھر خوش...... پھر شکر گزار...... اور پھر واقعی ماں بن گئی...... اس کو تو ویسے ہی بیٹی کی پیاس تھی...... ایک بار بہو چائے لا رہی تھی پاؤں پھسلا اور دھڑام سے گری...... ساس بے تاب ہو کر لپکی، گود میں سر لیا...... ہائے میری بیٹی!......... آنسو ٹپ ٹپ...... مالک اس کی قسمت میں جو تکلیف لکھی ہو مجھے دے دے...... بیٹی چوٹ تو نہیں لگی؟...... دفع کرو برتنوں کو...... بہو کے چہرے پر ساس کے ممتا والے آنسو گرے تو دل بدل گیا...... بھاگ کر سہیلی کو بلایا کہ میں نے ماں جی کو نہیں مارنا...... ہائے! پندرہ دن کا زہر ان کے جسم میں ہے، جلدی کوئی علاج، دواء اور تریاق لاؤ...... ان کو کچھ ہوا تو میں مر جاؤں گی...... سہیلی مسکرائی اور ہنسی ...... بہنا! وہ زہر نہیں عام پانی تھا، بے فکر رہو...... اور تمہیں نئی زندگی، نئی ماں، نیا گھر مبارک...... غلطی تمہاری تھی تم نے جب اپنے اخلاق ٹھیک کئے تو ساس ماں بن گئی۔

اب اس قصے سے حاصل ہونے والا سبق سمجھیے...... جہاد اور مجاہدین کے خلاف مسلمانوں کی بہت ذہن سازی کی گئی ہے...... کھلے چھپے قادیانی، منکرین حدیث، مغربی ادارے، صلیبی مشنریز اور اہل بدعات...... یہ سب دن رات جہاد کے خلاف محنت کرتے ہیں ...... اس لئے مسلمان جہاد کے خلاف ہیں ...... کئی تو مانتے بھی نہیں، کئی معنٰی بدل دیتے ہیں...... اور کئی یہ نعرہ لگاتے ہیں

کہ جالوت اور طاغوت کا مقابلہ کرنے کی ہم میں استطاعت کہاں؟......

اب مسلمانوں کا ذہن کس طرح سے ٹھیک کیا جائے؟...... یہ قصہ سمجھاتا ہے کہ...... محبت، خدمت اور اکرام سے ذہن بدلا جاسکتا ہے...... بہو نے اکرام کیا ساس ماں بن گئی...... اور ساس نے محبت کا سچا آنسو گرایا تو قاتلہ بہو فوراً جانثار بیٹی بن گئی...... یہی مسئلہ دراصل قرآن مجید نے سمجھایا ہے...... چوبیسویں پارے میں دیکھیے:

{وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ} [حٰمٓ السجدۃ:۳۴]

''اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی (برائی کا) دفعیہ اس بات سے کیجیے جو اچھی ہو پھر ناگہاں وہ شخص جو تیرے اور اس کے درمیان دشمنی تھی ایسا ہوگا گویا کہ وہ مخلص دوست ہے''

تم اچھا بدلہ دو تو تمہارا دشمن تمہارا جگری دوست بن جائے گا...... میں اور آپ ہزاروں بار یہ آیت بھی پڑھ چکے ہیں...... {اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ}[الفتح:۲۹]...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سب سے بڑی خوبی، سب سے اونچی صفت...... کفار کے لئے سخت، آپس میں ہمدرد، مہربان...... بھائیو! میں نے غور کیا...... یہ انتہائی مشکل صفت ہے...... یہ صفت نصیب ہو جائے تو دنیا فتح ہو جاتی ہے اور آخرت پکی کامیاب...... مگر یہ صفت آسانی سے نہیں ملتی...... بہت محنت، بہت قربانی، بہت رونا دھونا اور بہت ماریں کھا کر نصیب ہوتی ہے...... ہر مسلمان کے لئے دل میں ایسا رحم کہ اپنی ذات پر اس کو ترجیح دیں...... یا کم از کم اپنے جیسا سمجھیں...... کافر اسی لئے مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے ملک بنوا رہے ہیں تاکہ مسلمان کٹ جائیں...... لسانی تنظیموں کو کھڑا کیا جاتا ہے تاکہ کلمے کا رشتہ

دوسرے نمبر پر چلا جائے...... ہم مجاہدین کفار کے لئے توالحمدللہ سخت ہیں...... مگر اہل اسلام کے ویسے ہمدرد نہیں کہ ان کے دکھوں کو اپنا دکھ سمجھیں...... ان کی خدمت دل کے شوق سے کریں...... اور ان کے عیوب کو نظرانداز کریں...... بات لمبی ہو رہی ہے...... مختصر کرتے ہیں ...... بھائیو! ہم مسلمانوں کا گھر بگڑ چکا ہے...... گمراہی، غلامی اور آپس کے جھگڑے عام ہیں...... ہمیں اس کی اصلاح کی فکر کرنی ہوگی...... اور امت کو بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میدان میں نکلنا ہوگا...... تب مخالفت ہوگی، کوئی پکڑے گا، کوئی مارے گا اور کوئی گالی دے گا مگر آپ نے ان کو زہر نہیں دینا، پیار دینا ہے...... محبت، خدمت اور اکرام دینا ہے...... دوسرا پہلو! مسلمان آپ کو مارنا چاہتے ہیں اور خود غلامی میں گرے پڑے ہیں...... آپ نے ان کا سر گود میں لے کر ان پر اپنے آنسو بہانے ہیں...... بس پھر ذہن بدل جائیں گے...... قافلے اٹھ کھڑے ہوں گے، رسے ٹوٹ جائیں گے اور فضاء تکبیر سے گونج اٹھے گی...... بھائیو! تکبر نہیں، اکڑ بازی نہیں، بحث نہیں، کسی مسلمان پر تنقید نہیں...... چمکتی گاڑی اور لشکارتے کپڑوں کی فکر نہیں...... بس دعوت، بس خدمت، بس ہر مسلمان کا اکرام اور دل میں دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا درد ...... بھائیو! کفار کے لئے ''اَشِدَّآء'' اور مسلمانوں کے لئے ''رُحَمَآء'' بن جاؤ۔

۲۵،۲۴ رمضان المبارک/۱۴۳۳ھ
13,14/07/2012

مکتوب ۲۸

مسجد نبوی شریف کی توسیعات کا بیان اور مسجد شریف کے مقام کی ایک جھلک

اللہ تعالیٰ امت مسلمہ پر رحم فرمائے...... مسجد نبوی کی ایک توسیع حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمائی...... اور دوسری بڑی توسیع حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمائی...... آپ نے توسیع سے پہلے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا...... جب سب کا اتفاق ہوگیا تو آپ نے ظہر کی نماز کے بعد بہت مؤثر خطاب فرمایا...... مسجد کی تعمیر کی فضیلت بیان کی اور توسیع کا اعلان فرما دیا...... اگلے ہی دن کام شروع ہوگیا...... اور حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی کام میں شریک ہو گئے...... حالانکہ بوڑھے تھے...... خلافت کی ذمہ داری تھی...... ہمیشہ روزہ رکھتے تھے...... اور رات کا اکثر حصہ نماز میں گزارتے تھے...... مگر مسجد کی تعمیر کی اہمیت جانتے تھے تو خلافت، بڑھاپا، روزہ، رات کی عبادت کو بھی رکاوٹ نہ بننے دیا...... اور مسجد کی مزدوری میں لگ گئے...... ہاں! بے شک مسجد کے مقام کو دل والے ہی پہچانتے ہیں۔

۶/جمادی الثانیہ/۱۴۳۶ھ
27/03/2015

مکتوب ۲۹

قرآنِ عظیم جیسی نعمت سے دور رہنے والوں پر اظہار حیرانی

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ''عقلِ سلیم'' عطاء فرمائے...... ایک مسلمان انگریزی فرفر بولتا ہو، پڑھتا ہو، مگر ''قرآن عظیم الشان'' کو نہ پڑھ سکتا ہو، یا ٹھیک نہ پڑھتا ہو تو ایسے شخص کو کیا کہیں گے؟...... جاہل، ان پڑھ، محروم، یا کم عقل...... جی ہاں! کم عقلی ہی تو ہے کہ دو، چار دن کام آنے والی چیز پڑھ لی اور ہمیشہ کام آنے والی چیز نہ پڑھی...... درست انگریزی سیکھنے میں کئی سال لگتے ہیں، جب کہ ''قرآن مجید'' بہت آسانی سے نصیب ہو جاتا ہے...... اے مسلمانو! قرآن کریم کی قدر پہچانو...... اور اس کے حقوق اداء کرنے کی فکر کرو۔

۲۱ر محرم الحرام/ ۱۴۳۶ھ

15/11/2014

مکتوب ۳۰

عزت اور رفعت پانے کے ایک مؤثر وظیفے کا بیان

اللہ تعالیٰ ہی ’’عزت‘‘ کے مالک ہیں...... اور وہ جسے چاہتے ہیں ’’عزت‘‘ عطاء فرماتے ہیں...... قرآن مجید کی ایک آیت ہے جو ’’آیۃ العِز‘‘ کہلاتی ہے...... یعنی عزت والی آیت...... جو مسلمان اس آیت کو پابندی سے پڑھتا رہے وہ عزت اور رفعت پاتا ہے...... یہ سورۃ بنی اسرائیل یعنی ’’سورۃ الاسراء‘‘ کی آخری آیت ہے...... {وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ} سے آخر تک...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت اپنے گھر کے ہر چھوٹے بڑے فرد کو سکھاتے تھے...... بعض آثار میں آیا ہے کہ یہ آیت جس گھر میں رات کو پڑھی جائے وہ گھر اس رات چوری اور آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵ / ربیع الاول / ۱۴۳۶ھ
07/01/2015

مکتوب ۳۱

اللہ تعالیٰ کی ایک نوازش اور ایک اہم نکتہ کا بیان

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی چیز عطاء فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی دعاء اس کے دل میں ڈال دیتے ہیں...... یہ بھی ”مالک الملک“ کے نوازنے کا ایک پیارا انداز ہے...... بندے کے دل پر دعاء کا الہام فرمایا، بندے نے وہ دعاء خوب جم کر مانگی اور اسے وہ نعمت مل گئی...... اور ساتھ دعاء کا اجر و ثواب بھی مل گیا، سبحان اللہ

۷ ربیع الثانی/۱۴۳۶ھ
28/01/2015

۳۲ مکتوب

دلوں کے مردہ ہو جانے کی علامات، اسباب اور علاج کا بیان

اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو زندہ فرما دیں...... قرآن مجید تنبیہ فرماتا ہے کہ بہت سے زندہ لوگ درحقیقت مردہ ہوتے ہیں...... کیونکہ ان کا دل مرجاتا ہے...... یااللہ! آپ کی امان...... حضرت ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”جسم کی زندگی روح سے ہے، جبکہ دل کی زندگی براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔“

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں سمجھاتے ہیں کہ...... جسے ہم دل کی زندگی عطاء فرماتے ہیں تو اسے ایک ”نور“ بھی دیتے ہیں...... شہداء بظاہر مردہ نظر آتے ہیں مگر ان کے دل زندہ ہوتے ہیں...... انسان کا دل مردہ ہو جائے تو اسے گناہ پر خوشی ہوتی ہے...... برے لوگوں کی صحبت سے خوشی ہوتی ہے...... نیک لوگوں سے تنگی اور گھبراہٹ ہوتی ہے...... نیکی چھوٹ جانے کا افسوس نہیں ہوتا...... اور گناہ کے بعد فوراً توبہ کی فکر نہیں رہتی...... دل کے مردہ ہونے کا ایک بڑا سبب برے لوگوں کی صحبت ہے...... اور دل کے زندہ ہونے کا بڑا ذریعہ زندہ لوگوں کے ساتھ بیٹھنا ہے...... جو بیٹری بیٹھ گئی ہو اس کے تار جب طاقتور بیٹری سے جوڑیں تو وہ بھی چارج ہو جاتی ہے۔

۱۸؍ربیع الاوّل/ ۱۴۳۵ھ
20/01/2014

مکتوب ۳۳

حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک نصیحت کا بیان

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ''مغفرت'' عطاء فرمائے...... حضرت لقمان حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی...... اے بیٹے! اپنی زبان کو ''رَبِّ اغْفِرْ لِیْ'' (یااللہ! میری مغفرت فرما) کہنے کا عادی بناؤ...... کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بعض گھڑیاں قبولیت کی ہوتی ہیں...... ایسی کسی گھڑی میں ''مغفرت'' مانگ لی تو مل جائے گی...... اور بیڑا پار ہو جائے گا۔

۱۵ر شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ
03/06/2015

مکتوب ۳۴

اشرافِ اُمت، اہل اللہ اور اللہ تعالیٰ کے خواص کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہم سب کی اولاد کو ”قرآن مجید“ کی نعمت...... قبولیت کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نصیب فرمائیں...... اور قرآن پاک کو ہم سب کے لئے قبر کا مونس اور قیامت کے دن کی حجت بنائیں...... اور قرآن پاک کے گستاخوں اور دشمنوں کو ہمارے ہاتھوں عبرتناک سزا عطاء فرمائیں...... میرے پیارے بھائیو اور بہنو! اس امت کے ”اشراف“ کون ہیں؟...... ”اشراف“ کہتے ہیں معزز لوگوں اور سرداروں کو...... کیا آپ کو معلوم ہے کہ ”اہل اللہ“ کون ہیں؟...... اللہ تعالیٰ کے ”خواص“ کون ہیں؟...... سنیے! اس امت کے اشراف، اہل اللہ اور اللہ تعالیٰ کے خواص قرآن پاک کے ”حفاظ“ ہیں...... جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس عظیم، مقدس اور عالی شان کتاب کو حفظ کرتے ہیں...... اور اس کے حقوق کو اداء کرتے ہیں۔

۸ رجمادی الثانیہ/۱۴۳۳ھ
30/04/2012

مکتوب ۳۵

ایمانی غیرت اور جہادِ فی سبیل اللہ کی اہمیت کا بیان

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ’’ایمانی غیرت‘‘ عطاء فرمائے...... ’’ایمانی غیرت‘‘ وہ عظیم نعمت ہے جس کی برکت سے اونچے، اونچے مقامات اور انعامات ملتے ہیں...... اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں کو دیکھا اور انہیں پسند فرمایا اور انہیں اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت کے لئے منتخب فرمایا...... کیونکہ ان کے دلوں میں غیرت تھی اور دین کے لیے لڑنے اور جان دینے کا جذبہ تھا...... قرآن مجید فرماتا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ سے ’’فساد‘‘ کا خاتمہ ہوتا ہے...... قرآن مجید فرماتا ہے کہ جہاد فی سبیل اللہ، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچاتا ہے...... بھائیو! قرآن مجید سچا ہے یا وہ بے وقوف لوگ جو کافروں کو خوش کرنے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کو گالیاں دیتے ہیں؟...... جہاد بمعنیٰ قتال فی سبیل اللہ اسلام کا فریضہ ہے...... اور اسلامی فریضے کے خلاف کام کرنا اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے...... یا اللہ! ایسے لوگوں کے شر سے مسلمانوں کی اور پاکستان کی حفاظت فرما۔

۲۸ ربیع الاوّل/۱۴۳۶ھ
20/01/2015

مکتوب ۳۶

ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایک ”کامیاب تاجر“ بن جائے
اس مکتوب میں ”کامیاب ترین تاجر“ بننے کا الٰہی نسخہ بتایا گیا ہے

میرے بھائیو! تاجر بن جاؤ...... پھر عرض کر رہا ہوں...... سارے کام چھوڑو، تاجر بن جاؤ...... یعنی کاروباری اور بزنس مین...... مگر تجارت وہ شروع کرو جس میں نقصان کا خطرہ ہی نہ ہو...... نفع ہی نفع ہو...... بڑی بڑی کوٹھیاں بن جائیں...... صدارتی محل سے بڑی...... وائٹ ہاؤس سے بڑی...... کیا آپ نے ایسی تجارت کرنی ہے؟...... اللہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے، نہ اس میں کوئی شبہ ہے نہ کوئی مذاق...... پارہ ۲۸ میں سورہ صفّ کھولیں...... زمین وآسمان کے مالک اور خالق اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں...... اے ایمان والو! کیا میں تم کو ایسی ”تجارت“ نہ بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے...... اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اپنی جان اور مال سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو...... اس سے تمہیں دنیا اور آخرت میں جو فائدے حاصل ہوں گے وہ یہ ہیں:

(۱) یہ تجارت تمہارے لئے بہت بڑی خیر ہے۔

(۲) اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔

(۳) تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرمائیں گے جن میں دریا بھی ہوں گے، تم ان بڑی بڑی جنتوں اور دریاؤں کے مالک بنو گے۔

(۴) تمہیں اس کی برکت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بہترین پسندیدہ محلات

ملیں گے، تمام لوازمات و بیگمات کے ساتھ۔

۵ دنیا میں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت تم پر نازل فرمائیں گے۔

۶ اور تمہیں جلد فتوحات ملیں گی۔

اے نبی! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایمان والوں کو بشارت دے دیجئے...... یعنی جو اللہ تعالیٰ کی بات اور وعدے کا یقین کر کے اس تجارت کے تاجر بن جائیں گے ان کے لئے بشارت ہی بشارت ہے...... سبحان اللہ!...... ایمان اور جہاد...... یہ ہے تجارت...... اور عذاب کا خطرہ ختم، روٹی، کپڑا، مکان کی فکر ختم...... آسمانوں کے اوپر محلات اور زمین پر مالک کی نصرت اور فتوحات کے مزے...... کوئی کم عقل ہی ہوگا جو ایسی تجارت نہ کرے...... اس تجارت میں لگانا کیا ہے؟...... وہی مال جو اللہ تعالیٰ نے دیا ہے...... اور وہی جان جو ایک دن خود ہی جانی ہے...... بھائیو! دیر نہ کرو...... تاجر بن جاؤ تاجر...... فوراً ''بیعت علی الجہاد'' اور ''جہاد میں مال لگانے'' کی نیت اور عزم کرلو...... فائدہ ہی فائدہ ہے...... خیر ہی خیر ہے...... نفع ہی نفع ہے...... کون ہے جو اپنی پوری زندگی وقف کردے؟

۲۹ / ربیع الاوّل / ۱۴۳۳ھ
22/02/2012

مکتوب ۳۷

”آج“ کا دن قیمتی سرمایہ ہے، حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک قیمتی نصیحت کا بیان

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”اے ابن آدم! تیری زندگی تین دنوں کی ہے۔ ایک وہ جو گزر گیا، وہ اب کبھی واپس نہ آئے گا، اور ایک وہ جو کل آنا ہے اس کا پتا نہیں آئے گا یا نہیں، اور ایک ”آج“ کا دن، پس اپنے ”آج“ کو نیک اعمال سے قیمتی بنالو۔“

ہاں بھائیو اور بہنو! آج کے سرمایے کو قیمتی بنانا عقلمندی ہے...... آج ہی توبہ کر کے پچھلے دنوں کو پاک کیا جا سکتا ہے...... اور آج ہی بڑی بڑی نیکیوں کی سچی نیت کر کے اپنے کل کو روشن کیا جا سکتا ہے۔

۲۲ربیع الاوّل/۱۴۳۵ھ
24/01/2014

مکتوب ۳۸

مغفرت اور جنت کا راستہ بہت کٹھن اور مشکل ہے، مگر اس راستے کو مختصر، آسان اور میٹھا بنانے کے نسخے بھی موجود ہیں، اس مکتوب میں وہ نسخے بتائے گئے ہیں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی ''مغفرت'' اور ''جنت'' کی طرف بلاتے ہیں...... مغفرت اور جنت کا راستہ کانٹوں بھرا ہے...... بہت مشکل، بہت کٹھن راستہ...... مگر آگے جنت ہی جنت، عیش ہی عیش، آرام ہی آرام، عزت ہی عزت ہے...... جبکہ شیطان آگ کے عذاب اور جہنم کی طرف بلاتا ہے...... جہنم کا راستہ عیش بھرا ہے...... راحت، آسانی، معاشرے کے ساتھ چلنا، رسومات، لذتیں اور ظاہری عزت...... مگر آگے عذاب ہی عذاب، آگ ہی آگ اور اذیت ہی اذیت ہے...... اکثر لوگ چونکہ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں تو اس لئے جہنم کے دلکش راستے کو اختیار کرتے ہیں کہ...... یہاں اچھی گزر جائے، آگے کی کس نے دیکھی ہے؟...... اس سوچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ...... جنت کے مشکل راستے کو آسان کرنے کے نسخے بھی موجود ہیں...... جہاد اس راستے کو مختصر کر دیتا ہے...... شکر گزاری اس راستے کو میٹھا بنا دیتی ہے...... دو چار دن کی بات ہے پھر سب کچھ واپس مل جائے گا...... استغفار اس راستے کو آسان بنا دیتا ہے...... ہر کانٹے کو پھول بنا دیتا ہے...... اپنے ہر گناہ پر استغفار، اپنی ہر غلطی پر استغفار، دل کی ندامت اور آنسوؤں والا استغفار۔

۱۷ رجب المرجب/ ۱۴۳۶ھ
07/05/2015

مکتوب ۳۹

وفادار بندے کی ایک صفت کا بیان
اور
اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کی ممانعت

ایک بات سمجھ لیں...... جو ملازم خود کو اپنی ملازمت کا محتاج سمجھتا ہے اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو وہ دل سے معافی مانگتا ہے...... غلطی کر کے بھاگ نہیں جاتا...... اسی طرح جو کسی سے جڑا رہنا چاہتا ہے مگر کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے تو فوراً معافی مانگتا ہے تاکہ جدائی نہ ہو جائے...... پس اسی طرح جو بندہ خود کو اللہ تعالیٰ کا محتاج سمجھتا ہے...... اور جو اللہ تعالیٰ سے جڑا رہنا چاہتا ہے...... وہ گناہ کر کے فوراً معافی مانگتا ہے، مغفرت مانگتا ہے...... وہ بھاگ نہیں جاتا...... وہ مایوس نہیں ہوتا...... اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی کبیرہ گناہ ہے...... اور آج یہ کبیرہ گناہ اکثر لوگ ہر وقت اپنے سر پر اٹھائے پھرتے ہیں...... جبکہ اللہ تعالیٰ بار بار اپنی مغفرت کی طرف بلا رہے ہیں...... آجاؤ میرے بندو! مجھ سے مغفرت مانگ لو...... دیکھو! حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایک مجلس میں ستر بار اور کبھی سو بار استغفار فرماتے یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کی مغفرت مانگتے۔

۱۲/ شعبان المعظم/ ۱۴۳۶ھ
31/05/2015

مکتوب ۴۰

دلوں کی اصلاح کے لئے ایک مؤثر عمل کا بیان

اللہ تعالیٰ ہمارے ''دلوں'' کی اصلاح فرمائے...... اَللّٰھُمَّ یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِكَ...... دل بیمار ہوجائے تو سارے اعمال خراب ہوجاتے ہیں...... منافقوں کے بارے میں فرمایا...... ان کے دلوں میں بیماری ہے...... دل پر زنگ بھی لگ جاتا ہے...... یہ زنگ نور کی شعاؤں سے دور ہوتا ہے...... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا...... دل سخت بھی ہوجاتا ہے...... فرمایا: ہلاکت ہے ان کے لئے جن کے دل سخت ہوگئے کہ ذکر اللہ ان میں داخل نہیں ہوتا...... اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِکْرِكَ...... ایک بزرگ فرماتے تھے تہجد کی نماز میں سورۃ یٰسٓ پڑھا کرو...... تین دل جمع ہوں گے تو کام جلدی بنے گا...... سورۃ یٰسٓ قرآن کا دل ہے...... رات کا آخری حصہ رات کا دل ہے...... اور تیسرا خود پڑھنے والے مؤمن کا دل۔

۹ رمضان المبارک/ ۱۴۳۶ھ
27/06/2015

٤١

مکتوب

دل سے موت کا ڈر اور خوف نکالنے کے طریقے کا بیان

مشکل حالات اور واقعات سے کوئی کلمہ گو مسلمان خوفزدہ نہیں ہوتا...... مرنا تو ضروری ہے...... موت سے کون بچ سکتا ہے...... اور مر کر اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے...... جس کا ہم ہر وقت نام لیتے ہیں...... اللہ، اللہ، اللہ...... جس کو موت سے ڈر لگے وہ کثرت سے اللہ، اللہ کا ورد کیا کرے...... بس بیٹھ جائے اور ہزاروں بار یہ عظیم نام پکارے...... ان شاء اللہ اس کے دل سے خوف نکل جائے گا اور وہ چاہے گا کہ ابھی موت کا جام پی کر اللہ، اللہ، اللہ میں گم ہو جائے...... ہمیں حکم دیا گیا کہ {وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ} کہ تمہاری موت نہ آئے مگر اسلام کی حالت میں...... یعنی اسلام پر ڈٹے رہو، اسلام پر جمے رہو، اسلام میں ترقی کرتے جاؤ تاکہ اسلام پر مرو اور ہمیشہ کی زندگی پا جاؤ...... معلوم ہوا کہ جب موت قریب نظر آئے تو کام بڑھا دو، محنت بڑھا دو، ذکر بڑھا دو...... تاکہ موت کا بہترین استقبال ہو...... یہ کونسی عقلمندی ہے کہ انسان موت کے خوف سے اپنا وقت ضائع کرتا رہے...... یہی وقت اگر دین کے کام میں لگ جائے تو کتنا قیمتی بن جائے...... اے ایمان والو! جرأتمند بنو...... کسی کافر یا منافق کو پیٹھ نہ دکھاؤ...... ہاں! بے شک یہ دُنیا بھی بہادروں کی ہے...... اور آخرت بھی بہادروں کی۔

۱۳؍شوال المکرم/ ۱۴۳۶ھ
30/07/2015

مکتوب ۴۲

”یوم مزید“ اور ”درود و سلام“ کے فضائل کا بیان

اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک بڑا احسان ”یوم مزید“ ہے...... کیا آپ جانتے ہیں کہ ”یوم مزید“ کس دن کا نام ہے...... جی ہاں! آخرت میں ”جمعۃ المبارک“ کا نام ”یوم مزید“ ہوگا...... اور اس دن اہل جنت کو اللہ رب العالمین کی زیارت نصیب ہوا کرے گی...... اور حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی صحبت بھی...... سبحان اللہ! ”یوم مزید“...... اسی دن غزوہ بدر اٹھا...... اسی دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین داخل ہوا...... ہائے کاش! ہمارے دل میں بھی دین مکمل طور پر داخل ہو جائے اور دل میں رکھے تمام بت ٹوٹ جائیں...... حرص، لالچ، شہوت، خود غرضی کے بت...... بزدلی اور حب دنیا کے بت...... غفلت، قساوت اور شقاوت کے بت...... وہ بھی جمعہ کا ہی دن تھا جب کعبہ شریف میں رکھے ہوئے سب بت ٹوٹ گئے...... ہائے کاش! ہم بھی کسی جمعہ کو روتے ہوئے مالک کے در پہ جا بیٹھیں...... اور اپنے دلوں میں رکھے ہوئے سب بت توڑ کر باہر پھینک دیں...... اور ہمارا دل ہمارے رب کے لئے خالص اور پاک صاف ہو جائے ؎

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہو گئی

دل پاک تو جہاد آسان اور مقبول...... تب ساری دنیا کے

چھوٹے، بڑے بت اور طاغوت توڑنا آسان...... اور ہر طرف ایک ہی کلمہ کا راج...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

سبحان اللہ! ”جمعۃ المبارک“ کے کیا کہنے...... ادھر جمعہ شروع ہوا اور ادھر ”حسن“ کی برسات شروع ہوگئی...... عرش سے زمین تک...... درود وسلام کا تانتا...... فرشتوں کے جھرمٹ...... خوشبو ہی خوشبو...... اللہ تعالیٰ کی برستی رحمت اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے سلاموں کا جواب...... کسی نے خوب کہا کہ درود وسلام کے وقت عالم بالا سے جو رحمت اور سکینہ مسلمان کے دل پر نازل ہوتا ہے...... اور جو اطمینان اور لذت اس کا دل پاتا ہے...... وہ اگر کافروں کو پتہ چل جائے تو وہ اسے چھیننے کے لئے ہم پر حملہ کردیں...... وہ تو ہمارے پٹرول اور تیل کے لئے ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں...... حالانکہ پٹرول اور تیل کا اس نعمت سے کیا مقابلہ جو درود وسلام سے مسلمان کو ملتی ہے...... ایک بڑے عالم دین قرآن وحدیث سامنے رکھ کر درود شریف کے فوائد اور ثمرات لکھنے بیٹھے تو قلم رکتا ہی نہ تھا...... موٹے موٹے فوائد بھی انتالیس لکھ ڈالے...... اور ہر فائدہ ایسا قیمتی کہ ساری دنیا کی دولت خرچ کرنے سے نہ خریدا جا سکے...... درود شریف میں ذکر بھی ہے، دعا بھی ہے، عشق بھی ہے، وفا بھی ہے۔

۱۳ ربیع الثانی/ ۱۴۳۵ھ
21/02/2014

مکتوب ۴۳

جمعۃ المبارک کی قدردانی کی ترغیب

ہم مسلمانوں نے ”جمعۃ المبارک“ کے عظیم دن کی ناقدری کو اپنا مستقل معمول بنالیا ہے...... ہمارے اس ظلم کی وجہ سے ہم پر دجالی فتنوں کی یلغار ہے...... جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا کئے گئے...... جمعہ کے دن وہ جنت میں داخل ہوئے...... جمعہ کے دن وہ زمین پر اتارے گئے...... صور جمعہ کے دن پھونکا جائے گا...... قیامت کا دن جمعہ کو قائم ہوگا...... پس جمعہ روشن کرو تاکہ قیامت کا دن روشن اور آسان ہو...... جمعہ سے پہلے والی رات یعنی جمعرات بعض اعتبار سے لیلۃ القدر سے افضل ہے...... آہ افسوس! جو دن مسلمانوں کے نزدیک عید سے بڑھ کر تھا اور جس پر آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر فرماتے تھے...... وہی دن ہم نے سونے، تھکاوٹ اتارنے اور غفلت منانے کا دن بنا لیا...... بھائیو! جمعہ کا دن ”سید الایام ہے“ اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”سید الانام“ ہیں...... پس ”سیّد الایام“ میں ”سیّد الانام“ پر درود وسلام کی کثرت بڑا مقبول عمل ہے...... درود شریف میں تین بڑی نعمتیں ہیں...... (۱) رحمت، (۲) مغفرت، (۳) ترقی...... ہم نے ایک بار درود پڑھا نقد دس رحمتیں ہم پر نازل، ہمارے دس گناہ معاف، ہمارے دس درجے بلند...... سبحان اللہ!...... شک وہ کرے جو بے ایمان ہو اور اپنے رب سے بدگمان ہو...... اے مسلمانو! اپنے جمعہ کو قیمتی بنالو...... بہت بڑی بڑی خیریں پالوگے...... اے کلمہ، نماز اور جہاد کی دعوت والو! اپنے جمعہ کو قیمتی بنالو...... تمہاری دعوت پورے عالم میں ان شاء اللہ پھیل جائے گی۔

۸/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۵
06/03/2014

مکتوب ۴۴

جمعۃ المبارک کے فضائل کثیرہ اور پچھلے لوگوں کے معمول کا بیان

اللہ تعالیٰ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:

''مجھ پر درود کی کثرت کرو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات۔''

[السنن الکبری للبیھقی۔حدیث رقم:۵۹۹۴ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جمعہ کا دن تمہارے دنوں میں افضل ہے، اسی میں آدم پیدا ہوئے اور اسی میں ان کا انتقال ہوا، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن بے ہوشی ہوگی، پس اس دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو، بے شک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔''

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۱۰۴۷ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

اہل علم نے اس حدیث کی سند کو صحیح فرمایا ہے...... قیامت کے دن اور اس سے پہلے کی ہولنا کیوں میں درود شریف کتنا کام آئے گا یہ اس حدیث پاک سے ثابت ہوگیا...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الاضحی سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی عظمت ہے۔''

[مصنف ابن ابی شیبۃ۔حدیث رقم:۵۵۱۶ ، ط: مکتبۃ الرشد - الریاض]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔''

[معجم الاوسط۔حدیث رقم:۲۴۱ ، طبع:دار الحرمین۔ قاہرہ]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے، حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل فرمایا ہے کہ:

"پہلے زمانے لوگ جمعہ نماز کے لئے اتنا جلدی جامع مسجد جاتے کہ راستوں میں سخت ازدحام یعنی رش ہو جاتا جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا اور لوگوں نے جمعہ نماز کے لئے جلدی جانا چھوڑ دیا تو کہا جاتا تھا کہ یہ پہلی بدعت ہے جو مسلمانوں میں آ گئی ہے۔"

بھائیو! جمعہ نماز کے لئے جلدی جایا کریں...... مسجد بند ہو تو دروازے پر بیٹھ جایا کریں اور بھیگی آنکھوں سے درود شریف پڑھتے ہوئے عرض کیا کریں...... اے رحیم مالک! گناہ گار آپ کے دروازے پر آپڑا ہے...... آج جھولی بھر دیجئے، مغفرت اور قبولیت عطاء فرما دیجئے۔

۱۱ر جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۵ھ
13/03/2014

مکتوب ۴۵

دورۂ تفسیر آیات الجہاد کی افادیت اور اہمیت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ایک قیمتی اور انمول نعمت عطاء فرمائی ہے...... یہ نعمت ہے ''دورۂ تفسیر آیات الجہاد''...... سبحان اللہ! کیسی عظیم نعمت اور سعادت ہے...... اس کی برکت سے کتنے مسلمانوں کا ایمان بچ گیا...... کتنے مسلمان انکار جہاد کے کفر سے محفوظ ہوئے...... اُمتِ مسلمہ کو کیسے کیسے جانباز فدائی نصیب ہوئے...... بھائیو! انکارِ جہاد کا فتنہ عام کرنے کے لئے دشمنان اسلام نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے ہیں...... مسلمانوں میں سے ایسے افراد خریدے جارہے ہیں جو اُس فریضۂ جہاد کو مشکوک بنا دیں جس مبارک فریضے پر حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معطر و پاکیزہ خون گرا ہے...... انکار جہاد کے اس ظالم فتنے کا تیر بہدف علاج ''دورۂ تفسیر آیات الجہاد'' ہے۔

۲۰ ؍رجب المرجب/ ۱۴۳۵ھ
20/05/2014

مکتوب ۴۶

ایک واقعہ کے ضمن میں جہاد کے بارے میں دو نکات اور جماعت کی خدماتِ جہاد کا بیان

اللہ تعالیٰ ہم سب کے اعمال کو قبولیت اور مقبولیت عطاء فرمائے...... بیس، پچیس سال پہلے کی بات ہے...... ساتھ والے ملک میں ایک بڑے عالم شیخ الحدیث بزرگ کو پتا چلا کہ فلاں شخص ایک مجاہد سے مل کر آیا ہے...... وہ فوراً اس سے ملے اور عقیدت کے ساتھ اس کی آنکھوں کا بوسہ لیا اور خوش ہوئے کہ مرنے سے پہلے یہ سعادت نصیب ہوگئی...... اس واقعہ میں دو باتیں ہیں...... پہلی یہ کہ جہاد کا مقام دل والے اور علم والے ہی سمجھتے ہیں...... اور دوسری یہ کہ کچھ عرصہ پہلے تک جہاد کتنا محدود تھا...... مگر آج ماشاء اللہ دنیا بھر میں جہاد ہی جہاد ہے...... ماشاء اللہ...... اس ترقی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور احباب جماعت کا بڑا حصہ ہے...... جماعت نے جہاد کو دلیل، زبان، دعوت، قربانی، حکمت عملی، دانش اور بے لوث خدام کے ہدایا پیش کیے...... اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

۲۳ رشعبان المعظم/ ۱۴۳۵ھ
22/06/2014

۴۷

مکتوب

جملہ مرحومین بالخصوص رشتہ داروں کے ایصال ثواب کے لئے صدقہ کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ تمام مرحوم مسلمانوں کی مغفرت فرمائے...... ایک صاحب تھے وہ جیب سے کچھ رقم نکالتے اور کہتے...... ”یااللہ! یہ ان مسلمانوں کی طرف سے قبول فرما جو قبروں میں ہیں مگر ان کے لئے ایصال ثواب کرنے والا کوئی نہیں“...... جی ہاں! کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں...... مگر ہم کم ازکم اپنے مرحوم رشتہ داروں کو تو یاد رکھا کریں...... احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جو صدقہ ان کی طرف سے کیا جائے اس کا ثواب اور فائدہ ان تک پہنچتا ہے...... مثلاً کوئی اپنے مرحوم والد کی طرف سے ایک ہزار جہاد فنڈ میں دے تو والد کو سات لاکھ کا ثواب پہنچ جائے گا...... یہ کم ازکم ہے...... رحیم مالک کی مرضی کہ اسے جتنا چاہے بڑھا دے...... اس لئے آج ہی اپنے مرحوم رشتہ داروں، دوستوں، محسنوں کی فہرست بنالیں اور پھر ان کی طرف سے صدقہ کرتے رہا کریں...... خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو...... یاد رکھیں! کل ہم نے بھی مرحومین کی فہرست میں چلے جانا ہے۔

۲۸رشعبان المعظم/ ۱۴۳۵ھ
27/06/2014

مکتوب ۴۸

”کلمہ طیبہ“ کی عظمت ورفعت کا بیان اور اس کی قدردانی کی ترغیب

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو کلمہ طیبہ نصیب فرمائے...... اسی کلمے پر ہمیں زندہ رکھے اور اسی پر موت دے اور اسی پر ہمیں مرنے کے بعد اُٹھائے...... حدیث پاک میں اس کلمے کو جنت کی چابی ارشاد فرمایا ہے...... یہی کلمہ سب سے بڑی عزت ہے...... سب سے بڑی نعمت ہے...... سب سے بڑا سچ ہے...... سب سے بڑی سعادت ہے...... اس کلمے کو اپنے دل میں اتارنے کی ضرورت ہے...... یہ نور کا خزانہ ہے...... جس کو یہ کلمہ نصیب ہوگیا اس کو پھر کوئی ڈر نہیں...... کوئی خطرہ نہیں...... کوئی محتاجی نہیں...... یہ سب سے قیمتی کلمہ ہے...... سب سے وزنی کلمہ ہے...... اور سب سے روشن کلمہ ہے...... یہ قوت کی بجلی ہے...... یہ شیطان کا توڑ ہے...... اور مسلمانوں کی وحدت ہے...... بھائیو! اس کلمے سے عشق کرو...... اس کلمے سے پیار کرو...... اس کلمے کی قدر کرو...... اور اس کلمے پر شکر ادا کر کے تشکر کے بے شمار آنسو بہاؤ...... میرے بھائیو! اس کلمے کی حفاظت کرو...... اور اسے اپنا سب سے قیمتی اثاثہ سمجھو...... جان سے بھی قیمتی...... اہل و اولاد سے بھی قیمتی...... مال و دولت سے بھی بہت قیمتی...... اس کلمے پر جینا سعادت اور اس کلمے پر جان دینا بھی سعادت...... سوچو بھائیو! اگر یہ ہمیں نصیب نہ ہوتا تو ہم کیسے ہوتے...... بدبودار خنزیر سے بدتر...... کتے سے زیادہ گندے...... اور چوہوں سے زیادہ ذلیل...... مالک نے احسان فرمایا ہمیں کلمہ طیبہ عطاء فرمایا...... سیدنا

بلال حبشی رضی اللہ عنہ سے پوچھو ان کو یہ کلمہ کس قیمت پر ملا؟...... ارے بھائیو! ہم پر وہ تکلیفیں آتیں تو نا معلوم ہم کہاں ہوتے...... ہائے اتنی عظیم نعمت کی ناقدری؟...... آج دل میں سب بڑے ہیں اور نعوذ باللہ کلمہ چھوٹا ہے...... اسی لئے ناشکری و مایوسی کے ہم پر حملے ہیں...... ارے! کلمہ مل جائے تو پھر اس کی خاطر جو کچھ چھن جائے سودا سستا ہے...... مال کیا چیز ہے؟ عہدہ کیا بلا ہے؟...... ارے! کلمہ بہت ہی عظیم ترین نعمت ہے...... بھائیو! یہ کلمہ اپنے دل میں بٹھا کر اور اپنی زبانوں پر لے کر نکل پڑو...... صلوٰۃ الحاجۃ اداء کر کے توفیق مانگو اور نکل پڑو...... اور ہر انسان تک اس کلمے کی دعوت پہنچا دو...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

۱۵ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ

09/03/2012

مکتوب ۴۹

دنیا ”دار الغرور“ ہے، ایک مثال سے اس کی وضاحت، اہل ایمان کو دلاسہ اور اس بات کی تلقین کہ کامیاب صرف وہ ہے جس کے پاس ”کلمہ طیبہ“ ہے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ایمانِ کامل و دائم نصیب فرمائیں...... یہ دنیا عجیب جگہ ہے...... فتنہ...... دھوکہ...... اور آزمائش...... اللہ تعالیٰ کے دشمن ٹھاٹھ میں...... عیش میں...... عیاشی میں...... بڑی بڑی حکومتیں...... مال کے ڈھیر...... طاقت کے نشے...... چمک دمک...... اِدھر اڑتے، اُدھر اڑتے...... دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے...... گالیاں...... غربت...... دربدری...... جیلیں...... قیدیں...... بھوک...... پیاس...... کسمپرسی...... خستہ حالی...... یہ سب دیکھ کر کمزور ایمان والوں کا ایمان لرزنے لگتا ہے...... اللہ تعالیٰ کی طاقت کہاں ہے؟...... اللہ تعالیٰ کی نصرت کہاں ہے؟...... منافق منہ بھر کر طعنے دیتے ہیں...... اور لڑو...... اسی طرح مرو گے...... سب کو مرواؤ گے...... کفر سے مقابلہ ناممکن...... سمجھوتے کرو...... صلح کرو...... جھک جاؤ...... ہوا کے رخ پر چلو...... دنیا میں اکیلے نہیں چل سکتے...... عالمی برادری کے غلام بنو...... دین چھوڑو...... جہاد چھوڑو...... ان کی طاقت دیکھو...... کون مقابلہ کر سکتا ہے؟...... حالانکہ اس وقت مسلمانوں کے پاس پھر بھی اچھی خاصی افرادی، مالی اور عسکری قوت موجود ہے...... مگر مکہ کے مسلمانوں کے پاس کیا تھا؟...... ظاہری طور پر کچھ بھی نہیں تھا...... پورے کرۂ زمین پر جب اڑتیس افراد مسلمان تھے اور صبح شام ماریں کھاتے تھے اور تشدد سہتے تھے تب بھی ان کا یقین تھا کہ اسلام برحق ہے......

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہے...... اور ہم حق پر ہیں...... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اصرار کر کے کعبہ میں دعوت دینے کی اجازت لی...... اور

پھر ایسی مار پڑی کہ قریبی رشتہ دار بھی چہرہ نہیں پہچان سکتے تھے......تب بھی کوئی شک نہیں......کوئی وسوسہ نہیں کہ نصرت کہاں ہے؟...... ہم میں سے اکثر پر کوئی آزمائش نہیں آئی...... مگر پھر بھی کافروں کی طاقت اور پھرتیاں دیکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں کہ...... اسلام کا کیا بنے گا؟...... مسلمانوں کا کیا بنے گا؟...... یاد رکھیں! یہ دین دنیا میں مٹنے کے لئے نہیں آیا...... اسے مٹانے والی نہ کوئی مخلوق پیدا ہوئی ہے اور نہ کوئی اسلحہ ایجاد ہوا ہے...... پورے دعوے اور یقین سے کہتا ہوں امریکہ، روس، یورپ اور انڈیا اپنے تمام ایٹم بم زمین پر مار دیں اور پورے کرۂ زمین کو جلا دیں تب بھی جب دھواں بیٹھے گا تو کہیں سے اذان کی آواز آ رہی ہوگی...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ...... تھوڑا سا سوچیں...... جب مسلمان کل چالیس پچاس تھے تو قرآن اعلان فرما رہا تھا...... ”اے نبی! فرما دیجئے میں تمام انسانوں کے لئے رسول ہوں“...... تمام انسان؟............ آج کے صحافی، دانشور اور ڈرپوک رہنما ہوتے تو معلوم نہیں کیا کیا بکتے...... روم کی طاقت کہاں جائیگی؟...... فارس کا کیا بنے گا؟...... امن سے ہاتھ روم جا نہیں سکتے اور باتیں ساری دنیا کی...... پھر سارے جہان نے دیکھا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کلمہ کہاں کہاں تک پہنچا...... آج کفر اندر سے لرز رہا ہے...... وہ جانتے ہیں اسلام ناقابل شکست ہے...... مسلمان ناقابل شکست ہیں...... انہوں نے اپنے ایجنٹ مسلمانوں میں پھیلا دیے کہ...... بس مسلمانوں کو ڈراتے رہو...... اور سائنس کے سامنے کلمہ طیبہ کو نعوذ باللہ حقیر دکھاتے رہو...... بھائیو! ایک ایک مسلمان تک یہ یقین پہنچا دو کہ جس کے پاس کلمہ ہے وہی بڑا ہے، وہی اونچا ہے، وہی کامیاب ہے، وہی ترقی یافتہ ہے...... اور جو کلمے سے محروم ہے وہ خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہے...... وہ چاند پر نہیں جہنم میں جا بسے...... کلمہ کے بغیر کچھ نہیں...... کچھ نہیں۔

۱۰؍ رمضان المبارک/۱۴۳۳ھ

30/07/2012

مکتوب ۵۰

نماز کے اہتمام کی تاکید اور یہود کے "عالمی معاشی نظام" کے توڑ کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ایمانِ کامل...... کلمہ طیبہ...... ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نصیب فرمائیں...... دین کی مبارک اور انتہائی قیمتی عمارت جس ستون پر قائم ہے وہ ہے "نماز"...... مسلمانو! نماز سے محبت کرو...... نماز سے عشق رکھو...... نماز نہیں تو دین نہیں...... نماز کمزور تو دین کمزور...... فرائض کے ساتھ ساتھ سابقہ قضاء نمازوں، تہجد، دیگر نوافل اور رمضان المبارک کی تراویح کی بھی فکر کرو...... مسلمان کلمہ، نماز اور جہاد پر آجائیں تو یہود کا "صیہونی معاشی نظام" کسی ناپاک گناہ کی طرح خود رسوا ہو جائے گا...... بات صرف کہنے کی نہیں عمل کی ہے...... اور میں الحمدللہ قرآن پاک اور احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات ثابت کرسکتا ہوں...... دلائل اتنے ہیں کہ ایک بڑی کتاب بن جائے...... مگر دل روتا ہے کہ عمل کی کمی ہے...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کی بے وفائی حد سے بڑھ گئی ہے...... کلمہ طیبہ کی قدر نہیں، نماز کا شوق اور ذوق نہیں، اور جہاد کا جذبہ اور ولولہ نہیں...... جس کو فرصت ملتی ہے گناہ میں پڑتا ہے...... جس کو طاقت ملتی ہے وہ اپنی ذات کا بت سجاتا ہے...... اور اپنی طاقت دین کے لئے استعمال نہیں کرتا...... اور جس کو مال ملتا ہے وہ عیاشی، اسراف، تبذیر، بخل، شح اور حرص کے پھندوں میں جا پڑتا ہے...... ہم اگر ٹھیک ہو جائیں تو یہ زمین بھی ہماری ہے اور آسمان بھی ہمارا ہے...... یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے بنایا ہے۔

۸ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
28/07/2012

مکتوب ۵۱

دنیا کی بے ثباتی اور بے وفائی کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ناکامی سے بچائے...... انسان کتنی محنت سے گھر بناتا ہے...... کتنی کوشش سے اس میں راحت کا سامان جمع کرتا ہے...... کتنی جان لڑا کر اپنا کاروبار سیٹ کرتا ہے...... کتنی بھاگ دوڑ سے گاڑی خریدتا ہے......سب کچھ بن جاتا ہے تو اچانک بیماری کا ایک جھٹکا اس انسان کو ہسپتال جا پھینکتا ہے...... معذور، بے ہوش اور پیشاب تک کے لئے محتاج...... نہ گھر کام کا، نہ گاڑی......بس یہی ہے دنیا......جس کی خاطر لوگ حلال، حرام تک کی پرواہ نہیں کرتے......خیانت اور ظلم تک سے دریغ نہیں کرتے...... مگر یہ بے وفا صرف ایک منٹ میں منہ موڑ کر بھاگ جاتی ہے...... بھائیو! دنیا کی ضرورتیں بھی ٹھیک......مگر آخرت کا گھر بھی بناؤ......آخرت کی کھیتی بھی آباد کرو۔

۹ر رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ
07/07/2014

مکتوب ۵۲

"بقاء" کا راز، ایک قرآنی نکتہ کا بیان

اللہ تعالیٰ نے قانون ارشاد فرما دیا...... {مَا عِنۡدَكُمۡ يَنۡفَدُ وَمَا عِنۡدَ اللّٰهِ بَاقٍ}...... جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ باقی رہے گا...... سبحان اللہ! باقی رہنے کا راز سمجھا دیا...... اپنا جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بھیج دو گے وہ محفوظ ہو جائے گا...... وہ باقی رہے گا...... وہ تمہارے اصل کام آئے گا...... اسی لئے تو شہید زندہ رہتا ہے...... آج ہمارے پاس موقع ہے کہ اپنا مال، اپنی جان، اپنا وقت، اپنی خوشیاں اور اپنی راحتیں سب اللہ تعالیٰ کے لئے قربان کر کے ان سب کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیں۔

۱۴ / رمضان المبارک / ۱۴۳۵ھ
12/07/2014

مکتوب ۵۳

مجاہدین کرام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکر اور دعوت اپنانے کی ترغیب

جو مسلمان نماز میں کوتاہی کرتے ہیں، نماز چھوڑتے ہیں وہ ایک طرح سے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچاتے ہیں، استغفر اللہ، استغفر اللہ...... وجہ یہ ہے کہ نماز میں کوتاہی سے ایمان، اسلام اور ملت اسلامیہ کی بنیادیں کمزور ہوتی ہیں...... تو یہ چیز حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں گوارہ؟...... اس لئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں...... بھائیو! اپنی نماز کو جاندار بنا کر اور دوسروں کو نماز کی جاندار دعوت دے کر حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک اور محبوب آنکھوں کو ٹھنڈا کرو...... یہ محبت کا تقاضہ ہے اور آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت پر ہم قربان...... اور جو لوگ جہاد کا انکار کرتے ہیں یا اس فریضے کی اہمیت کو گھٹاتے ہیں وہ ایک طرح سے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں...... استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ...... وجہ یہ ہے کہ جہاد کے انکار اور جہاد میں کوتاہی سے نفاق کا بدبودار درخت مضبوط ہوتا ہے...... ایمان پر نفاق کے منحوس سائے حملہ آور ہوتے ہیں...... اور ملت اسلامیہ اپنی عزت سے محروم ہو کر غلامی کی ذلت میں جا پڑتی ہے...... تو یہ چیز حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہاں گوارہ؟...... اس لئے درد کے ساتھ فرمادیا کہ جو جہاد اور اس کی نیت دونوں سے محروم رہا وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرے گا...... عزیز بھائیو! جہاد کی نیت تو وہی کرتا ہے جو جہاد کو سمجھتا اور مانتا

ہو...... جہاد میں تاویلات کرنے والے اور ہر چیز کو جہاد قرار دینے والے اس خون کا کیا جواب دیں گے جو احد کے دن حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک سے ٹپکا تھا...... آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہ سب کام کر رہے تھے جن کو آج لوگوں نے جہاد کا قائم مقام یا جہاد سے افضل سمجھ رکھا ہے...... پھر ستائیس غزوات لڑنے کی کیا حاجت تھی؟...... اے بھائیو! جہاد کی صاف ستھری دعوت دے کر حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو خوش کرو...... لوگ میلاد کی رسومات میں بریانی، قورمہ کھائیں، جلوس نکالیں، تم حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فکر کو اپنی فکر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کو اپنی دعوت بنالو...... اور مسلمانوں کو کافروں کی غلامی سے نکال کر واپس حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک قدموں میں لے آؤ۔

۱۲؍ربیع الاول/۱۴۳۳ھ
05/02/2012

مکتوب ۵۴

دین و جہاد کا کام آخر دم تک کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور استقامت کے ساتھ منزل تک پہنچائے...... مؤمن کی زندگی کیا ہے؟...... دنیا ''محنت''...... قبر ''راحت''...... منافق اور کافر کی زندگی کیا ہے؟...... دنیا ''راحت''...... قبر ''مشقت''...... اب بتائیں فائدہ میں کون رہا؟...... قارون نے دنیا میں کتنا وقت گزارا؟...... اب ہزاروں سال سے قبر کے عذاب میں ہے...... ہاکی اور فٹ بال میں گول تک گیند کو پہنچانا ہوتا ہے...... جو راستے میں گر جائے وہ ناکام...... ہمارا ''گول'' قبر ہے...... ایمان کو قبر تک ساتھ لے گئے تو کامیاب...... ورنہ نعوذ باللہ ناکام...... مجاہدین جس محنت میں لگے ہوئے ہیں یہ سال، دو سال کی نہیں ہے...... یہ تب کامیاب ہے جب مرتے دم تک ہو...... شیطان راستے میں گرانے کی کوشش کرتا ہے...... بے شمار لوگ جہاد سے کٹ گئے...... دنیا میں پھنس گئے...... مگر دنیا ان کے ساتھ قبر میں نہ جا سکی...... وہ دین اور جہاد پر ڈٹے رہتے تو یہ سب کچھ قبر میں ساتھ جاتا...... اور قبر کو شاہی مہمان خانہ بنا دیتا...... اللہ، اللہ، اللہ...... دین اور جہاد کے کام پر مرنے والوں کی قبر ایسی حسین، ایسی کشادہ، ایسی پرلطف اور ایسی شاہانہ ہوتی ہے کہ...... دنیا کے بادشاہ ایسی رہائشگاہ کا تصور بھی نہیں کر سکتے...... قبر ہمارے سامنے ہے...... زیادہ دور نہیں...... پس قبر تک ہم سب محنت کرلیں، پھر

ان شاء اللہ چھٹی، آرام اور عیش...... شیطان کہے گا بس کرو...... اپنا گھر، اپنی زندگی بھی کچھ سیٹ کرلو...... اسے جواب دیں...... نہ مسٹر نہ...... گول سے پہلے تو رکنا نہیں...... قبر تک کام...... پھر گھر، مکان، زندگی سب سیٹ۔

۱۸/رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ
16/07/2014

مکتوب ۵۵

جماعت کی کچھ برکات و کرامات کا بیان

اللہ تعالیٰ کلمہ، نماز، جہاد کی محنت کو پوری امت میں جاری فرمائے...... کچھ دوستوں نے عجیب بات بتائی تھی کہ...... جب ہمارا کوئی کام رکتا ہے ہم نذر مان لیتے ہیں...... ”یا اللہ! ہمارا یہ کام ہو جائے تو ”جیش“ کے بیت المال میں اتنی رقم جمع کرائیں گے“...... اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہ کام ہو جاتا ہے...... کبھی سفر میں اچانک کوئی تکلیف آئے تو ہم کہتے ہیں: ”یا اللہ! اسے دور فرما دیجئے ہم آپ کی رضا کے لئے ”جیش“ میں اتنی رقم لگائیں گے“...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشکل دور ہو جاتی ہے...... یہ بات کافی پہلے آئی تھی، مگر بندہ نے اس پر توجہ نہ دی...... اب اچانک اس کی طرف توجہ گئی اور غور کیا تو بات دل کو لگی...... ”جیش“ کے دسترخوان پر کیسے کیسے عظیم، پاکباز اور جانباز مجاہدین کھانا کھاتے ہیں...... سچ کہتا ہوں...... عطاء اللہ اور خان بابا جیسے وہ فقراء، اولیاء کہ جن کو دیکھنا بھی ثواب ہے...... ”جیش“ کی دعوت سے کیسے کیسے گناہوں میں دفن لوگ تائب ہوئے...... ”جیش“ نے اسیران اسلام تک راحت کا سامان دور، دور کال کوٹھڑیوں تک پہنچایا...... ”جیش“ کا صبح شام، رات دن کام ہی کیا ہے؟...... دعوتِ جہاد، خدمت، اصلاح، خیر خواہی، قرآن، مساجد، تعلیم، تعلم...... ماشاء اللہ جیش محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجاہدین ایسے صالح اور متقی ہیں کہ جہاں جاتے ہیں ماحول کا رنگ ہی بدل جاتا ہے......

مَاشَآءَ اللهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ...... بس جب سارے اخراجات انہی بلند کاموں پر ہوتے ہیں تو خرچ کرنے والوں کو آخرت اور دنیا دونوں کی خیریں ملتی ہیں۔

۱۶/رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ
14/07/2014

مکتوب ۵۶

اس مکتوب میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اصل چیز "آخرت کا اجر اور جنت کا حصول" ہے۔ جس کو یہ نظریہ مل گیا وہ بہت اُونچا چلا گیا اور بہت سی فضول دنیوی فکرات سے بھی نجات پا گیا

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اجر سے محروم نہیں فرماتا...... آج آپ کو ایک منظر یاد دلانا ہے...... اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی مکہ مکرمہ میں تھے...... اور دین اسلام کی روشنی مدینہ منورہ تک پہنچ چکی تھی...... اہل مدینہ کے وفود آ کر بیعت اسلام کر رہے تھے...... اور پھر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ساتھ لے جانے کی درخواست کر دی...... تب ان کو سمجھایا گیا کہ یہ کام آسان نہیں ہے...... پورا عرب تمہارا دشمن ہو جائے گا...... سرخ جنگیں تم پر حملہ آور ہوں گی...... وہ عزم کے پکے تھے...... فرمانے لگے: ہمیں ہر خطرہ منظور ہے، ہر مشکل قبول ہے، ہم اپنی جانوں پر کھیل کر آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کریں گے...... بات طے پا گئی، تب ان میں سے بعض نے پوچھا کہ اتنی بڑی قربانی کے بدلے ہمیں کیا ملے گا؟...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا...... "جنت"...... جی ہاں! جنت...... نہ حکومت کا وعدہ، نہ مال کا...... نہ کامیاب انقلاب کا وعدہ، نہ فتوحات کا...... مستقبل کے بارے میں بہت کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں تھا...... مگر کسی چیز کا وعدہ نہ فرمایا...... بظاہر یہ عجیب سا لگتا ہے...... مگر یہی اصل حکمت تھی اور اصل کامیابی کا راز...... دراصل میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے جانثاروں کو جنت کی طلب میں لگا کر اس اونچے مقام پر جا کھڑا فرمایا جہاں یہ دنیا بہت حقیر نظر آتی

ہے...... چنانچہ اس مقام پر کھڑا ہوا انسان کبھی بھی دنیا کا غلام نہیں بنتا...... سبحان اللہ!...... ایک ہی جملے نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا کی غلامی سے نکال کر آخرت کی وسعتوں میں مگن کر دیا...... اور ان کا یہ نظریہ بن گیا کہ دنیا لگانے کی جگہ ہے اور آخرت پانے کی جگہ ہے...... یوں دنیا میں انہیں کسی چیز کے پانے یا کھونے کا غم نہ رہا...... اور دنیا ایسے لوگوں کے قدموں میں گرتی ہے جو اسے دل سے نکال دیں...... اب چند مثالیں سمجھیں:

(۱) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جنت کے علاوہ اپنے کام کے ہر نتیجے سے بے فکر ہو گئے تو ان کے دل کی طاقت بڑھ گئی...... چنانچہ ان میں سے جنہوں نے اپنے کام کے دنیاوی نتائج نہیں دیکھے وہ بھی خوش اور کامیاب گئے...... اور جنہوں نے نتائج دیکھے وہ بھی نتائج میں پھنسنے کی بجائے جنت کی طرف پرواز میں رہے...... سب سے اونچا مقام بدر کے شہداء کا ہے...... ان شہداء نے نہ فتح مکہ دیکھی، نہ مسلمانوں کی قوت کا ایک دن...... مگر مطمئن تھے تو بنیاد کا مقام پا گئے۔

(۲) ہم میں سے ہر ایک پر دنیا کی کوئی فکر بھوت کی طرح سوار رہتی ہے...... کوئی اپنے ذاتی مکان کی فکر میں، کوئی اس فکر میں کہ جب بیٹیاں بڑی ہوں گی تو ان کی شادی کیسے کروں گا؟ میرے پاس تو مال نہیں...... آج آپ دل سے تجربہ کریں کہ اپنی کسی ایسی ایک فکر سے بالکل دستبردار ہو جائیں اور معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں...... دل کو ایسا سکون ملے گا جیسے کسی تنگ کوٹھڑی کے قیدی کو رہائی کے بعد ملتا ہے...... اور اگر آپ دل سے فدائی ہونے کا عزم کر لیں تو دنیا کی کوٹھیاں آپ کو گٹر کے پانی سے بھی حقیر نظر آئیں گی۔

(۳) آپ مسجد کے کسی گوشے میں بیٹھ کر اپنے رب کے سامنے اس بات

کا عزم کرلیں کہ مجھے دین کے کام اور جماعت کے کام کا بدلہ صرف جنت چاہئے اور کچھ بھی نہیں، یہ نیت جتنی حقیقی اور سچی ہوگی آپ اسی قدر خود کو مضبوط پائیں گے اور آپ کے کام میں قوت اور برکت آئے گی...... آپ کو ’’دین، جہاد اور جماعت‘‘ سے محبت پیدا ہوگی...... اور آپ کے لئے کام کے دروازے ایسے کھلیں گے کہ آپ خود حیران ہوں گے۔

دراصل دنیا کے مفادات ایک قید اور تاریکی ہیں...... جو انسان کو محرومی میں ڈالتے ہیں...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بدلہ صرف ’’جنت‘‘...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے قبول فرمایا...... تب ان کی دنیا ہماری دنیا سے اچھی اور ان کی آخرت ہماری آخرت سے اچھی ہوگئی...... اس پورے مکتوب کو ہو سکے تو چند بار پڑھیں...... اور پھر اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس نعمت کی دعاء مانگیں...... کیونکہ یہ ہماری ضرورت ہے...... بہت لازمی ضرورت۔

۵ ربیع الثانی/ ۱۴۳۳ھ
28/02/2012

مکتوب ۵۷

''کثرتِ استغفار'' کے بیس اہم فوائد وثمرات کا بیان

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''شیطان کہتا ہے میں نے اولادِ آدم کو گناہوں سے ہلاک کر دیا اور انہوں نے مجھے ''استغفار'' اور ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' سے ہلاک کیا۔''

میرے عزیز بھائیو اور بہنو! کثرتِ استغفار میں شیطان ملعون کی ہلاکت ہے...... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''استغفار کی کثرت کرو اپنے گھروں میں، اپنے دسترخوانوں پر اور اپنے راستوں میں اور اپنی مجلسوں میں، کیا معلوم کہ کس وقت مغفرت نازل ہو جائے۔''

استغفار کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً:

① یہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی حکم ہے۔

② یہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا عمل ہے۔

③ یہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

④ اس سے جنت ملتی ہے۔

⑤ یہ دل کی سیاہی کو دور کرتا ہے۔

⑥ اس سے قلبی سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

⑦ اس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

(۸) یہ قبر کا بہترین پڑوسی ہے۔

(۹) اس سے ہر طرح کی روحانی اور جسمانی قوت ملتی ہے۔

(۱۰) یہ رزق حلال میں بے پناہ وسعت کا ذریعہ ہے۔

(۱۱) یہ نفس کو غم، پریشانی، مایوسی، شہوت، وساوس اور میل کچیل سے پاک کرتا ہے۔

(۱۲) یہ صالح اولاد کا ذریعہ ہے۔

(۱۳) یہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

(۱۴) یہ انسان کو دنیا کی بہترین زندگی نصیب ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۱۵) یہ مقبول اعمال کی حفاظت ہے۔

(۱۶) اس سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں۔

(۱۷) اس کی برکت سے انسان کو اپنا اصل مقام اور فضیلت نصیب ہوتی ہے۔

(۱۸) اس سے مفید بارشیں برستی ہیں۔

(۱۹) اس سے شرح صدر ہوتا ہے۔

(۲۰) سب سے اہم فضیلت یہ ہے کہ یہ بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کیساتھ ٹھیک کرتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ

میرے بھائیو! کسی وقت کسی مسجد یا خالی جگہ کی طرف نکل جاؤ...... راستے میں روتے جاؤ اور کہتے جاؤ اے میرے محبوب رب! میں معافی مانگنے آرہا ہوں...... توبہ کرنے آرہا ہوں...... پھر وہاں پہنچ کر اپنے ہر گناہ کی معافی مانگو...... ایمان کی کمزوری...... فرائض کی سستی...... نفاق، غیبت، حسد، بغض، بے حیائی، سستی، غفلت، حبِ دُنیا، ذلت، رسوائی...... ہائے ہائے! بے شمار گناہ...... روتے جاؤ، معافی مانگتے جاؤ...... یہاں تک کہ رحمت کا نزول محسوس

ہو...... پھر دل پر جو بیتے کسی کو نہ بتاؤ، کبھی نہ بتاؤ...... ارے! مالک کے سامنے حاضر ہونا ہے...... پوری دنیا میں اسلام کے غلبے کی محنت کرنی ہے...... گناہوں سے ہلکے ہوں گے تو کچھ کام بنے گا۔

۱۵/ذوالحجہ/۱۴۳۲ھ
12/11/2011

مکتوب ۵۸

وقت جیسی قیمتی متاع کی حفاظت اور خیر و برکت کے حصول کے لیے سات آسان نسخے

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ سب کے زمانہ اور وقت میں خیر اور برکت عطاء فرمائے...... وقت میں برکت کا سب سے مفید نسخہ...... اللہ تعالیٰ کے اسم ذات ''اللہ'' کا ذکر ہے...... یہ ''اسم'' ہر جان کی جان، ہر زندہ کی زندگی اور ہر چیز کی برکت ہے...... جان نہ ہو تو بڑے بڑے لوگ لاش بن جاتے ہیں...... جان نکلی تو وہی ناک، کان، آنکھیں مگر سب کہتے ہیں لاش، میت، جنازہ اور ڈیڈ باڈی...... اسم ''اللہ'' ہر ذکر کی جان، ہر زندہ کی زندگی اور ہر چیز کی برکت ہے...... آپ سحری کے وقت یا صبح سویرے فجر کے بعد صرف ایک ہزار بار توجہ سے ''اللہ'' کا ذکر کر لیں...... پھر دیکھیں کہ چوبیس گھنٹے کتنے بڑے ہو جاتے ہیں...... آپ تمام کام کر لیں گے تب بھی وقت کی برکت ان شاء اللہ جاری رہے گی...... معمولات بھی پورے ہوں گے...... اور جس کام میں ہاتھ ڈالیں گے خیر نظر آئے گی...... آرام بھی ملے گا، بیوی بچوں کے لیے وقت بھی نکلے گا...... دین کا کام بھی ہو گا اور ایسے کام بھی جن کا فائدہ اور اثر تا دیر جاری رہتا ہے، ان شاء اللہ...... باقی اور نسخے بھی ہیں مثلاً:

① صدقہ دینے سے زندگی اور اوقات میں برکت ہوتی ہے اور سب سے افضل جہاد میں مال لگانا ہے۔

(۲) والدین کو خوش اور راضی رکھنا۔

(۳) سونے جاگنے میں فطرت کے مطابق چلنا کہ دن کو جاگیں، رات کو سوئیں...... دن کو صرف مختصر قیلولہ۔

(۴) رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔

(۵) کھانا کم کھانا۔

(۶) زبان کے استعمال پر قابو رکھنا...... یہ ظالم بہت وقت اور زمانہ برباد کراتی ہے۔

بس یہ کل سات نسخے ہو گئے...... ہمارے پاس وقت ہی واحد اثاثہ ہے...... یہ ختم تو سب ختم...... اتنے قیمتی اثاثے کی حفاظت کے لیے یہ نسخے بہت آسان اور سستے ہیں۔

۱۶/ربیع الاول/۱۴۳۳ھ
09/02/2012

مکتوب ۵۹

”دعوتِ جہاد“ کے بے حساب اجر و ثواب کا بیان اور داعیین جہاد کو انتھک محنت کی ترغیب

اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلانا بہت افضل، احسن اور بڑی عبادت ہے...... دنیا میں سات ارب سے زائد انسان بستے ہیں...... ان میں سے اکثر باتیں کرتے ہیں...... مگر سب سے اچھی اور پسندیدہ بات اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے...... یہ قرآن مجید کا فیصلہ ہے...... دعوت کا یہ عمل زمین میں بیج بونے کی طرح ہے...... آپ نے کسی ایک کو کلمہ سکھایا، نماز پر لگایا، جہاد پر اٹھایا تو یہ بیج بو دیا...... اس بیج سے جتنی فصل تیار ہوگی وہ سب آپ کی ہوگی...... ایک بار میں کیلکولیٹر لے کر بیٹھا حساب لگا رہا تھا کہ اگر ایک آدمی کو نماز پر لگایا اور وہ دس سال زندہ رہا تو کتنی رکعتیں پڑھے گا...... بھائیو! لاکھوں رکعتیں بن رہی تھیں...... پھر جب کسی ایک آدمی کو جہاد پر لگایا تو کیا ملے گا...... میرے کیلکولیٹر نے جواب دے دیا...... کوئی ایسا ترازو بنایا جائے جس کے پلڑے آسمان جتنے ہوں وہ شہید کے خون کے ایک قطرے کو نہیں تول سکتا...... ٹوٹ کر گر پڑے گا تو کسی کمپیوٹر کی کیا مجال...... جہاد میں ہر عبادت کا جو اجر بڑھ جاتا ہے اس کو کون شمار کر سکتا ہے...... تو گویا ایک مسلمان کو جہاد پر لگانا اپنے لئے عظیم عمل کا ایک جاری کارخانہ لگانا ہے...... پھر وہ مجاہد آگے جتنے افراد کو اپنی دعوت یا عمل سے کھڑا کرے گا وہ بھی آپ کا اجر بنے گا اور

خود اسے بھی پورا اَجر ملے گا...... یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا حدیث شریف کی مستند کتاب صحیح مسلم اٹھائیں......کوئی ضعیف یا بناوٹی روایت نہیں بلکہ صحیح حدیث ہے...... حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا...... جس نے ہدایت کی طرف دعوت دی تو اسے ان لوگوں جیسا اجر ملے گا جو اس کی دعوت سے عمل کریں گے اور خود ان کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی......سبحان اللہ! کتنی عظیم فضیلت ہے اور جہاد کی دعوت تو ایسی چیز ہے کہ اگر یہ اخلاص کے ساتھ ہو تو اس کے اجر اور طاقت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے......سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ چلے گئے مگر ان کی دعوت جاری ہے...... اللہ تعالیٰ نے زمانے کے نامور لوگوں کو نوکروں کی طرح ان کے کام میں لگا دیا کہ ان کی دعوت کو جاری رکھیں...... کیسے کیسے لوگوں نے ان پر کتابیں لکھیں...... ایک بڑے شاعر نے تو دو جلدوں میں ان کی پوری تاریخ اشعار میں منظوم کر دی...... ’’شاہ نامہ بالاکوٹ‘‘...... ایک بڑے مصنف نے زندگی کے بیس سال اسی کام پر لگا دیئے...... اور اسی دوران حضرت سیّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا...... وہ فرما رہے تھے آپ جو کچھ بھی لکھیں مگر زیادہ نمایاں میرے اصل کام ’’جہاد‘‘ کو کریں......بس بھائیو! اتنی محنت کرو کہ سارے گناہ مٹ جائیں اور قیامت تک عمل کے کارخانے لگ جائیں...... صبح شام، رات دن دعوت اور خود بھی عمل۔

یکم ربیع الثانی/۱۴۳۳ھ
24/02/2012

مکتوب ۶۰

اُمت مسلمہ کے عروج وزوال کے اسباب کا بیان اور اہل اسلام کو غلبے کی راہوں پر چلنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہم سب سے اپنے دین کا مقبول کام لے...... آج ذرا توجہ سے پڑھیں...... ابھی نماز کے بعد اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ کچھ عرصہ پہلے پورے برصغیر پر ہم مسلمانوں کی حکومت تھی...... بہت بڑی اور عظیم الشان سلطنت...... اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس ملک پر کبھی مشرک حکومت کریں گے اور مسلمان ان کے ظلم و ستم کا شکار ہوں گے...... اورنگزیب کے زمانے میں ہندوؤں سے قرآنی حکم کے مطابق جزیہ لیا جاتا تھا...... آہ! یہ سوچ کر دل رونے لگا اور فوراً قرطبہ کی جامع مسجد یاد آگئی...... طارق بن زیاد کا اندلس آج صلیبیوں کا اسپین بن گیا...... آہ! فلسطین...... آہ! قفقاز...... کتنے زخم ہیں...... کس کس کو یاد کروں؟...... مجھے ایک بات بتائیں کیا وہ مسلمان جنہوں نے دنیا کو فتح کیا...... کیا وہ لوہے یا اسٹیل کے تھے یا ہم جیسے؟...... آہ! ہم جیسے ہی تھے مگر ان کے مقاصد اونچے تھے، نیتیں بلند تھیں تو اللہ تعالیٰ نے ان سے بڑا اور اونچا کام لے لیا...... انہوں نے ہجرت کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کے دروازے ان پر کھول دیئے جہاں سے نصرت اُتر آئی...... انہوں نے مال قربان کیا تو غیور رب نے ان کو دنیا کے خزانوں کا مالک کر دیا...... اور انہوں نے جانیں قربان کیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی خاص رحمتوں اور فتوحات کے دروازے

کھول دیئے...... ان کے بعد ہم جیسے آگئے...... اپنے گھروں اور علاقوں تک محدود، زمین ہم پر تنگ ہوگئی...... اپنی جان بچانے والے بزدل، آسمانی نصرت ہم سے روٹھ گئی...... مال کے لالچی، حریص اور پجاری، دنیا ہم پر تنگ ہوگئی...... کیا ملا ہمیں ہجرت اور جہاد چھوڑ کر؟...... غلامی، پستی، ناکامی، نامرادی، گھریلو جھگڑے، پائی پائی کی محتاجی، جانوروں سے بدتر حکمران اور ذلتیں...... مسلمان کا وطن ساری دنیا ہے، ہم اپنے علاقوں میں پھنس گئے اور اپنے آقا ﷺ کی ہجرت بھلا بیٹھے...... تب ان تنگ سوراخوں میں قوم پرستی، علاقہ پرستی اور لسانیت پرستی کے سانپ ہمارے ایمانوں کو ڈسنے لگے...... اور ہمیں اسلام کو چھوڑ کر اپنی قوم کا وفادار بننے کی دعوت دینے لگے...... بات کو مختصر کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اسلام کے غلبے کا درد نصیب فرمائے...... آج بھی کامیابی ممکن ہے، آج بھی فتح ممکن ہے، آج بھی نصرت اترتی ہے، آج بھی زمین آسمان وہی ہیں...... اور اللہ تعالیٰ حَیٌّ قَیُّوْمٌ ہے اور اس کے وعدے سچے ہیں...... بس ہم اونچے کلمے کو دل سے پڑھ لیں...... اونچے مقاصد کو اختیار کرلیں...... اونچی نیت دل میں زندہ کرلیں اور اُونچے راستے کو اختیار کرلیں...... اور گھریلو پالتو جانور نہ بنیں...... بلکہ پوری روئے زمین کو عقابی نظروں سے دیکھیں...... کیا خیال ہے؟...... اگر دل میں جذبہ جاگا ہے تو دوڑ پڑیں مسجد اور مصلے کی طرف...... اور دو رکعت عاشقوں جیسی اور پھر دعاء...... اے عظیم رَبّ! مجھ سے کام لے لے...... میرے ہاتھوں سے اسلام کی عظمت کا کام لے لے...... دل سے دعاء کریں اور شک نہ کریں۔

۲۱ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
14/02/2012

مکتوب ۶۱

"وقت" کی اہمیت اور اسے "قیمتی" بنانے کے طریقوں کا بیان

انسان کی قدر و قیمت اس کے وقت کی قدر و قیمت سے پہچانی جاتی ہے...... جو شخص اپنے وقت کو جتنا قیمتی بناتا ہے اسی قدر اس کی زندگی مفید بنتی ہے...... اور جو شخص اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے اسے سوائے پچھتانے کے اور کچھ نہیں ملتا...... ایک نظر ماضی پر ڈالئے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ماضی کے صفحات وقت قیمتی بنانے والوں کے کارناموں اور وقت ضائع کرنے والوں کی حسرتوں سے بھرے پڑے ہیں...... خود قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانی کامیابی اور ناکامی کا معیار سورۃ "وَالْعَصْرِ" میں بیان فرماتے ہوئے پہلے زمانے کی قسم کھائی ہے...... جس میں اس طرف واضح اشارہ ہے کہ انسان کی کامیابی تبھی ممکن ہے جب وہ اپنی زندگی کے اوقات کی قدر کو پہچانے اور انہیں ضائع ہونے سے بچائے...... اسی طرح زمانے کی قسم کھانے میں یہ اشارہ بھی ہے کہ...... انسان برف کے اس تاجر کی طرح ہے جس کی پونجی اگر فروخت نہ ہوئی تو پگھل کر بیکار ختم ہو جائے گی...... جس طرح برف ہر لمحہ پگھلتی رہتی ہے اسی طرح وقت بھی آہستہ آہستہ گزرتا جاتا ہے...... اور ہماری قیمتی گھڑیوں کی خوبصورت سوئیاں ہر جھٹکے کے ساتھ ہماری زندگی کے اوقات کم ہونے کا اعلان کرتی ہیں...... پس میرے ہم سفر دوستو! ہم میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کی زندگی کا کتنا حصہ گذر چکا ہے اور کتنا باقی ہے...... لیکن ہم میں سے ہر ایک اچھی طرح جانتا ہے کہ اس کی زندگی تیزی سے گذر رہی ہے...... اور

اپنے خاتمے کی طرف بڑھ رہی ہے...... اور اگر ہم نے اپنی اس گزرتی زندگی کے اوقات کو فضول گپ شپ، چائے بازی، یاری دوستی، یا بے وقت سونے میں گزار دیا تو قیامت کے دن اس وقت پر پچھتاوا ہوگا...... اور دنیا میں بھی یہ وقت ہمیں سوائے حسرت اور بڑھاپے کی طرف دھکیلنے کے اور کچھ نہیں دے سکے گا...... اس لئے ہماری اہم ترین ضرورت یہ ہے کہ...... ہم آج ہی سے اپنے اوقات کو ترتیب سے گزارنے اور قیمتی بنانے کا عزم کرلیں، اور اپنی زندگی پر اس بات کا کڑا پہرہ بٹھادیں کہ...... ہمارا وقت کسی گناہ کے کام یا فضول مصروفیت میں ضائع نہ ہو...... آج جہاد کی تحریک جس دوراہے پر کھڑی ہے اس کا بھی اہم ترین تقاضہ یہ ہے کہ...... جہاد کو سمجھنے والے اور جہاد کے ساتھ وابستگی رکھنے والے افراد ہمہ تن اور ہمہ وقت جہاد کی محنت میں مصروف رہیں...... اور اپنے اوقات کو فضول ضائع ہونے سے بچائیں...... دیکھئے! ہماری زندگی کا ایک بہت بڑا حصہ گزر چکا ہے...... اس لیے آج ہی کاغذ قلم اٹھا کر اس بات کا جائزہ لیجئے کہ میری زندگی کی فضول مصروفیات کیا کیا ہیں:

(۱) کہیں میں فضول گپ شپ کا عادی تو نہیں ہوں؟

(۲) کہیں میں لایعنی، فحش اور بے ہودہ گفتگو میں وقت صرف کرنیوالا تو نہیں ہوں؟

(۳) کہیں میں کھانے اور سونے میں ضرورت سے زیادہ وقت تو ضائع نہیں کررہا؟

(۴) کہیں مجھے کھیل کو دیکھنے یا ان کی خبریں سننے یا کمپیوٹر پر زیادہ وقت برباد کرنے یا گانا سننے جیسے مہلک امراض تو نہیں ہیں؟

(۵) کہیں میں وقت کے بارے میں بے پرواہ تو نہیں ہوں؟

(۶) کہیں میں کسی کی ناجائز محبت میں گرفتار تو نہیں ہوں؟

اس مختصر سے جائزے کے بعد اس بات کا عزم کیجئے کہ میں آئندہ:

① اپنی زندگی کے ایک ایک منٹ کی فکر کروں گا۔

② لوگوں کو خوش کرنے اور دکھاوے والی رسومات میں وقت برباد نہیں کروں گا۔

③ اپنی زندگی کا ایک نظام الاوقات (ٹائم ٹیبل) بناؤں گا۔

④ اور گناہ کے ہر کام سے بچوں گا۔

اس عزم کے بعد اس بات کا اندازہ لگائیے کہ...... آپ کے اندر کس ضروری چیز کی کمی ہے اور جہاد کا کون سا کام آپ اچھی طرح سے کر سکتے ہیں؟...... پھر عبادات کے بعد سب سے پہلے اپنا وقت اس کمی کو پورا کرنے میں لگائیے جس کی آپ کو ضرورت ہے...... اور باقی تمام وقت دین کے اس کام پر صرف کر دیجئے جو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آپ اچھی طرح کر سکتے ہیں...... باقی رہا مسئلہ انسانی ضروریات کا تو کچھ وقت ان کے لئے بھی ضرور نکالئے...... لیکن صرف بقدر ضرورت...... اس طرح سے آپ کی زندگی میں ان شاء اللہ نکھار آئے گا...... اور آپ کو اندازہ ہوگا کہ...... ایک انسان اگر اپنے وقت کی حفاظت کرے تو وہ کیا کچھ کرسکتا ہے۔ ؎

اگر ہمت کرے پھر کیا نہیں انسان کے بس میں
یہ ہے کم ہمتی جو بے بسی معلوم ہوتی ہے

مکتوب ۶۲

مسلمانوں کی پستی اور زوال کا سبب اور امتِ مسلمہ کے محسنین کی پہچان

میرے محترم بھائیو!...... اللہ تعالیٰ نے ہماری کامیابی پورے دین میں رکھی ہے...... کیا دین جہاد کے بغیر پورا ہے؟...... دین نام ہے ”اللہ تعالیٰ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کا“...... اللہ تعالیٰ کے احکام میں جہاد اہم حکم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقوں میں جہاد اونچا طریقہ ہے...... اگر قرآن مجید سے جہاد کی آیات نکال دی جائیں تو ایسا قرآن پورا قرآن کہلائے گا؟...... آیات جہاد کی تعداد ۸۰۰ سو سے زائد ہے...... میرے بھائیو! جہاد کا انکار کفر ہے...... اور کفر کا یہ زہر گھول گھول کر امت کو پلایا جا رہا ہے...... کوئی ہے جو آگے بڑھ کر امت کے ایمان کی فکر کرے...... جو لوگ تحریف کر کے قرآن کی آیاتِ جہاد کا معنٰی بدلتے ہیں وہ غزوہ بدر کو تو نہیں بدل سکتے...... سب مانتے ہیں کہ ایک جنگ تھی جو آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑی اور جبرائیل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی لڑی...... جب نبی قتال فرما رہے ہیں بدر میں، احد میں تو جو لوگ قتال سے بغض اور نفرت رکھتے ہیں وہ خود کو کیسے مسلمان کہلواتے ہیں؟...... آج مسلمانوں کی پستی اور زوال کا یہی سبب ہے کہ وہ عقیدہ جہاد سے محروم ہیں...... یقیناً میرے بھائیو! وہ مسلمان اس دور میں امتِ مسلمہ کے محسن ہیں جو جہاد کو بغیر تحریف، تاویل اور تبدیل کے کھلم کھلا بیان کرتے ہیں...... اور خود بھی اپنے جان و مال سے جہاد کرتے ہیں۔

۱۷ محرم الحرام/۱۴۳۳ھ
13/12/2011

مکتوب ۶۳

اس مکتوب میں ایک ۳ نکاتی مؤثر ذکر بتایا گیا ہے، جو "افضل الذکر" اور "افضل الدعاء" کا مجموعہ ہے...... نیز اعمال و اذکار کی قبولیت کی بنیادی شرط بھی بیان کی گئی ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں...... کوئی "الٰہ" نہیں...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ...... ہم پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں...... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ...... ہمارے گناہ بہت زیادہ ہیں...... اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ...... یہ تین نکاتی ذکر بڑا مؤثر ہے...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب سے افضل ذکر ہے...... "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" سب سے افضل دعاء ہے...... اُن کے لئے جن کو نیکیوں کی توفیق زیادہ ہے...... اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" بھی سب سے افضل دعاء ہے...... اُن کے لئے جن کے گناہ زیادہ ہیں...... یا اس طرح کہہ لیں جن پر مایوسی، ناشکری کا حملہ زیادہ ہوتا ہے ان کی افضل دعاء "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ہے...... اور جن پر تکبر، عجب اور خود پسندی کا حملہ زیادہ ہوتا ہے ان کے لئے "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" افضل دعاء ہے...... یہ سب کچھ تب قبول ہوگا جب ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مانیں گے...... اور ان کی شریعت کو اختیار کریں گے...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے بغیر نہ کلمہ مکمل، نہ دین مقبول، نہ نماز درست، نہ جہاد قبول...... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد...... سارے دین منسوخ...... اب کامیابی کا صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے لوگوں پر لازم تھا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانیں...... اسی طرح بعد والوں پر بھی لازم ہے...... کیونکہ آخری نبی کا زمانہ دنیا کے آخری دن تک ہے...... پس اے ایمان والو! اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مضبوط جڑ جاؤ۔

۸/ جمادی الاولیٰ/ ۱۴۳۷ھ

18/02/2016

٦٤

مکتوب

حسنِ خاتمہ کی فکر رکھنا اور اس فکر کو سب فکروں پر غالب رکھنا حقیقی عقلمندی کی علامت اور بہت سی فضولیات سے نجات کا ذریعہ ہے

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو حسن خاتمہ نصیب فرمائے...... کیا آپ میں سے کسی نے قید کاٹی ہے؟...... چند دن، چند ماہ یا چند سال؟...... اگر کاٹی ہے تو آپ کو تجربہ ہوگا کہ قیدی کی سب سے بڑی فکر کیا ہوتی ہے؟...... رہائی، رہائی اور بس رہائی...... باعزت، باعافیت رہائی...... اور یہ کہ مجھے اس سے کسی سخت ٹارچر والی قید میں نہ ڈالا جائے...... اور یہ کہ مجھے عمر قید، پھانسی یا لمبی سزا نہ ہو...... یہی فکر ہوتی ہے نا؟...... جب بھی دعاء کو ہاتھ اٹھتے ہیں تو رہائی کی دعاء...... جب بھی کوئی عبادت، وظیفہ کیا تو ''رہائی'' کی دعاء...... اللہ تعالیٰ معاف فرمائے بعض لوگوں پر تو ''رہائی'' کی فکر اپنے ایمان اور دین سے بھی زیادہ سوار ہوتی ہے...... اب اگلی بات سمجھیں...... یہ دنیا بھی قید خانہ ہے...... اور اس قید خانے کے بعد یا باعزت رہائی ہے اور وہ ہمیشہ کی نعمتیں جو رہائی کے بعد ملتی ہیں...... اور یا اس قید خانہ کے بعد سزا ہے اور مزید عذاب...... یہ سب باتیں انہوں نے بتائی ہیں جن کے فرمان میں شک کرنا بڑا گناہ بلکہ کفر کی طرح ہے...... یعنی یہ یقینی ہیں اور ہم نے اس قید خانہ سے یا تو جنت میں رہا ہونا ہے یا جہنم کی پھانسی لگنی ہے...... تو پھر ہم قیدیوں پر باعزت ''رہائی'' کی فکر کیوں سوار نہیں ہو رہی؟...... یہاں کار ملے...... یہاں کوٹھی ملے...... یہاں مالداری ملے...... عجیب کم عقلی اور بدنصیبی ہے کہ جانا کہیں اور ہے اور فکر یہاں

کی...... میرے بھائیو اور بہنو! ہم سب کو حسنِ خاتمہ اور ایمان پر خاتمہ کی فکر اور دعاء اس طرح سے کرنی لازمی ہے جس طرح جیل کے قیدی کو ''رہائی'' کی فکر ہوتی ہے...... حسنِ خاتمہ...... حسنِ خاتمہ...... اور حسنِ خاتمہ...... یاد کریں صحابئ رسول کے یہ الفاظ جو انہوں نے تختِ کسریٰ کے تاجدار کو اس کے محل میں فرمائے...... ''اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھڑا فرمایا ہے تاکہ ہم انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر اسلام کے عدل میں لے آئیں، اور دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی وسعتوں میں لے آئیں''...... سبحان اللہ! آج انہی مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے کلمہ، نماز اور جہاد کی دعوت دی جارہی ہے...... تاکہ ہمیں اور تمام انسانوں کو ایک اللہ کی بندگی نصیب ہو اور دنیا میں اسلام کا عدل و انصاف والا دین نافذ ہو...... اور ہم دنیا کی تنگی سے نجات پاکر، آخرت کی وسعتوں میں گم ہوکر اپنی زندگی کو قیمتی بنائیں...... یہ سب حقائق ہم خود بھی سمجھیں اور پھر یہی بات اوروں کو بھی سمجھائیں...... اپنے دل پر آخرت کی فکر سوار کریں تب دنیا کی لاکھوں تنگ اور فضول فکروں سے ''رہائی'' مل جائے گی...... اور حسنِ خاتمہ کی فکر کو اپنے اوپر سوار کریں تب دنیا اور آخرت دونوں حسین ہوجائیں گی، ان شاء اللہ۔

۲۰؍ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
13/02/2012

مکتوب ۶۵

آواز لگ رہی ہے.....کون ہے؟ کون ہے؟

اللہ تعالیٰ کے دین میں میرا کون مددگار ہے؟...... {مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ} یہ اعلان قرآن پاک کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... کافی مشکل وقت تھا مگر جنت نے بھی آباد ہونا ہے...... زمین کبھی اللہ تعالیٰ کے مخلص، وفادار بندوں سے خالی نہیں ہوئی...... کچھ لوگ کھڑے ہوئے...... جی ہاں! حواری...... انہوں نے اعلان کر دیا...... {نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ}...... ہم ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار......تب مشکلیں آئیں، تکلیفیں پہنچیں، جسم زخمی ہوئے، عبادت بھی کرنی تھی اور قربانی بھی دینی تھی...... ظاہر بات ہے خوب تھکے، پھر موت کا وقت آگیا......خوشبودار منور فرشتے اترے اور ان کی روحوں کو اکرام کے ساتھ لے گئے...... زمین، آسمان سب ان کے لئے راحت کدہ بن گئے...... ان کے تھکے ہارے زخمی جسموں کو قبر کی مٹی نے شفیق ماں کی طرح گود میں لیا، روحیں اوپر گئیں تو آسمان کے فرشتوں نے مرحبا کہا، دروازے کھول دیئے اور علیین میں جابسایا...... جہاں مزے ہی مزے ہیں...... اور سکون ہی سکون...... کتنے دن تکلیف اٹھائی؟......بس چند سال...... اور اب کتنے عرصے سے نعمتیں لوٹ رہے ہیں؟...... دو ہزار سال اور اسی طرح قیامت تک اور پھر جنت......سبحان اللہ! کیسا نفع کا سودا کیا......مگر جنہوں نے نبی کی آواز کو نہ سنا نہ مانا...... اپنی لذتوں میں پڑے رہے، کھانا پینا، عیش کرنا اور آزاد زندگی...... نہ عبادت کی

تھکاوٹ، نہ قربانی کے زخم...... جسم پالتے رہے، ہر دن نئی لذت، نیا مزا...... پھر ان کی موت کا وقت آیا سخت اور کرخت فرشتے ان کی روح کو جسم سے نوچ کر لے گئے...... بدبو ہی بدبو...... عذاب ہی عذاب...... ان کے تروتازہ جسموں کو قبر نے تہس نہس کر دیا...... مار پیٹ، ریزہ ریزہ...... جب ان کی روحیں آسمان کے دروازے تک پہنچیں تو فرشتوں نے دروازے کھولنے سے انکار کر دیا...... تب روح قبض کرنے والوں نے ان کو وہیں سے نیچے پھینک دیا...... توبہ، توبہ...... آسمان سے زمین پر گرے اور زمین کو پھاڑ کر ان کی زخمی روحیں سجین کے قیدخانے میں جا گریں...... سب کھیل تماشے ختم...... عیاشیاں، آزادیاں، مالداریاں ختم...... اب عذاب ہی عذاب...... کتنے دن دنیا کے مزے لوٹے؟...... چند سال...... اور اب کتنے عرصہ سے قید ہیں؟...... دو ہزار سال اور پھر قیامت تک اور پھر جہنم...... یااللہ! آپ کی پناہ! میرے بھائیو! دین عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نصرت بڑا کام تھا مگر دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اس سے بھی بڑا کام ہے...... بہت افضل، بہت سعادت والا...... دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سوروں، کتوں، بھیڑیوں نے حملہ کر دیا ہے...... اور مدینہ پاک سے آواز آ رہی ہے...... کون ہے میری نصرت کرنے والا؟...... کون ہے میرے دین کا اللہ تعالیٰ کی خاطر مددگار؟...... کون ہے؟...... کون ہے؟

۱۷/ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
10/02/2012

مکتوب ۶۶

اس مکتوب میں دو رکعت ''صلوٰۃ الحاجۃ'' اور ''دعاء'' کے فضائل، معارف، ثمرات اور انوارات کو بیان کیا گیا ہے

دو رکعت نماز میں چار سجدے ہوتے ہیں اور یہ چار سجدے انسان کو ساری مخلوق کے سامنے جھکنے، بِکنے اور ناک رگڑنے سے بچالیتے ہیں...... جی ہاں! دو رکعت ''صلوٰۃ الحاجۃ'' پڑھنے، رب کے حضور ماتھا بچھانے اور ہاتھ پھیلا کر دعاء مانگنے سے انسان غنی بھی ہو جاتا ہے اور مستغنی بھی...... غنی اس طرح کہ یا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا فرمادیتے ہیں...... یا اس کی ضرورت ہی کو ختم فرمادیتے ہیں...... انسان کا کام ہو جائے یا وہ اس کا محتاج ہی نہ رہے، یہ دونوں باتیں انسان کیلئے نعمت ہیں...... اور مستغنی اس طرح کہ جسے اپنے رب سے مانگنے کا سلیقہ اور طریقہ آ جائے اسے کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی...... بلکہ سچ یہ ہے کہ جو خالق و رزّاق سے مانگتے ہیں انہیں مخلوق کے سامنے جھولی پھیلانے سے گھن آتی ہے...... اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو مخلوق سے نہیں مانگتا وہ مخلوق کے شر سے بچا رہتا ہے...... اور خالق کی نوازشات کے مزے لوٹتا رہتا ہے...... آج کا انسان نفس اور اسباب کا غلام ہے، چنانچہ اس دور میں دو رکعت ''صلوٰۃ الحاجۃ'' کے ذریعے مسائل کا حل ہونا ایک مذاق معلوم ہوتا ہے...... حالانکہ یہ مذاق نہیں حقیقت ہے کہ دعاء وہ طاقت رکھتی ہے جو ہوا، آگ، اور پانی میں نہیں ہے...... دعاء کی بدولت لوہا تک نرم ہو جاتا ہے اور ہوائیں تابع ہو جاتی ہیں...... وہ خوش قسمت افراد جو نفس

کے غلام نہیں بنے بلکہ انہوں نے نفس کو اللہ تعالیٰ کا غلام بنایا ہے اور جو اسباب کے غلام نہیں بنے، بلکہ انہوں نے اسباب پر قابو پایا ہے، وہ جانتے ہیں کہ دعاء کتنی بڑی طاقت ہے...... خود سوچیے! اللہ تعالیٰ نے انسان اور جنات جیسی عظیم الشان مخلوقات کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا ہے [الذاریات: ۵۶]...... اور حضور اکرم ﷺ نے دعاء کو عین عبادت قرار دیا ہے [ترمذی: ۳۳۷۲]...... جبکہ بعض روایات میں دعاء کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے [ترمذی: ۳۳۷۱]...... اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی بندہ جب اس نکتے پر غور کرے گا تو پھر اسے دعاء کی اہمیت کا اندازہ خود بخود ہو جائے گا...... پھر یہ بات بھی سمجھ میں آنے والی ہے کہ مسائل کو حل کرنے کی طاقت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ دعاء سے راضی ہوتا ہے اور دعاء نہ کرنے سے ناراض...... جیسا کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔''

[ترمذی۔حدیث رقم: ۳۳۷۳، ط: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

جبکہ ایک اور روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''اللہ تعالیٰ کے ہاں دعاء سے زیادہ عزیز کوئی عمل نہیں ہے۔''

[ترمذی۔حدیث رقم: ۳۳۷۰، ط: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

دعاء کی اسی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے اپنی امت کو دعاء کا اہتمام کرنے کی تاکید فرمائی...... اور انہیں طرح طرح کی خوبصورت دعائیں خود سکھائیں اور یاد کرائیں...... اس کے بالمقابل شیطان کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمان دعاء سے غافل رہیں یا دعاء کو ایک رسم سمجھ کر ادا کریں...... چنانچہ اہل دل کا تجربہ ہے کہ ''دعاء'' اور ''مسواک'' سے روکنے کیلئے شیطان طرح طرح کے حربے آزماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو ان دو عظیم المنفعت نعمتوں سے

محروم رکھتا ہے...... چنانچہ آج نماز پڑھ کر لوگ اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح نعوذ باللہ کسی مصیبت سے بھاگا جاتا ہے...... اسی طرح دینداروں کا زور بھی وسائل و اسباب پر زیادہ اور دعاء پر بہت کم ہے...... یہ صورت بہر حال سوائے محرومی کے اور کچھ نہیں ہے...... اور اس بارے میں کسوٹی یہ ہے کہ کوئی کام یا ضرورت پیش آنے کے بعد جس شخص کا ذہن پہلے ''دعاء'' اور ''صلوٰۃ الحاجۃ'' کی طرف اور پھر اسباب کی طرف جاتا ہے، یہ شخص ایمان کی مضبوط اور تسلی بخش حالت پر ہے...... لیکن جو شخص پہلے اسباب و وسائل میں سر مارتا ہو اور صرف مایوسی اور پریشانی کے وقت اس کی نظر دعاء پر جاتی ہو وہ شخص قابل اصلاح ہے...... اسے چاہئے کہ اپنی سوچ کا زاویہ سیدھا کرے، ورنہ یہ بھینگی سوچ کسی بھی وقت اسے اسباب کے بارے میں اندھا کر سکتی ہے...... مجاہدین کرام تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں، چنانچہ انہیں دعاؤں کا زیادہ اہتمام کرنا چاہئے اور ہر حاجت کے لئے ''صلوٰۃ الحاجۃ'' کو معمول بنانا چاہئے...... اگر یہ اچھی عادت پڑگئی اور سوچ کا زاویہ اسباب سے مڑ کر مالک الاسباب کی طرف ہوگیا تو پھر دنیا، آخرت میں وارے نیارے ہو جائیں گے...... ''دعاء'' ایک قوت ہے، ایک نعمت ہے اور ایک سعادت ہے...... لیکن تب، جب اسے مسلسل مانگا جائے، توجہ سے مانگا جائے، رب کی قوت کا یقین رکھ کر مانگا جائے اور ''لا'' کا جھاڑو پھیر کر دل کو غیر اللہ سے پاک کر کے مانگا جائے...... یا اللہ! ہم سب جہاد کے نام لیواؤں کو دعاء سکھادے، دعاء سمجھادے اور دعاء کو ہماری غذا بنادے۔ آمِیْنَ یَارَبَّ الشُّھَدَاءِ وَالْمُجَاھِدِیْنَ۔

مکتوب ۶۷

”سجدہ“ کی فضیلت کا بیان اور کثرتِ سجود کی ترغیب

اللہ تعالیٰ محرومی سے بچائے...... کئی لوگ ”سجدہ“ نہیں کر سکتے...... اور بہت سے لوگ سجدہ کر سکتے ہیں مگر نہیں کرتے...... شکر کریں الحمدللہ ہمیں ”سجدہ“ کی توفیق ملتی ہے...... سجدہ مشکل ہونے سے پہلے پہلے اپنے نامۂ اعمال کو زیادہ سے زیادہ ”سجدوں“ سے وزنی کر لیں...... بندے کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب کہاں ملتا ہے؟...... سجدہ میں، سجدہ میں...... کیا اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب سے بھی کوئی اونچا اور میٹھا مقام ہے؟...... بھائیو اور بہنو! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پکی نسبت چاہتے ہو تو زیادہ سجدے جمع کرو...... {سِيۡمَاهُمۡ فِي وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ}...... اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگیں...... مالک! مال کی لالچ دل سے نکال دے اور مقبول سجدوں کی لالچ نصیب فرما دے...... تلاوت، ذکر، سب بڑے کام، مگر سجدہ تو سجدہ ہے...... یاد رکھیں! مال کی لالچ گراتی ہے، ذلیل کرتی ہے، رزق میں تنگی لاتی ہے، کمینوں کے سامنے جھکاتی ہے...... جبکہ سجدوں کی لالچ انسان کو بلند کرتی ہے، عزت اور آزادی کا مقام دلاتی ہے...... شیطان کو سجدے سے خوف آتا ہے...... وہ نماز کو بھاری بناتا ہے...... ہمت کریں...... اپنی کمر سے شیطانی لاک کھولیں...... لمبے سجدوں والے نبی کے غلامو! سجدہ پا کر دنیا و آخرت کی سرفرازیاں لوٹ لو۔

۲۵ رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ
23/07/2014

مکتوب ۶۸

ترقی کیا ہے اور تنزل کیا؟ جو چاہتا ہو کہ مرتے دم تک ترقی کرتا رہے وہ کیا کرے؟

اللہ تعالیٰ اُمتِ مسلمہ کو ’’خلافت‘‘ اور ’’آزادی‘‘ عطاء فرمائے۔

ترقی:

جب کوئی دنیادار مسلمان یا غافل اور گناہ گار مسلمان دین کی طرف آجائے، توبہ اور مسجد کی طرف آجائے، غیرت اور جہاد کی طرف آجائے تو یہ ’’ترقی‘‘ ہے...... پہلے وہ سب کچھ ضائع کر رہا تھا اور نیچے کی طرف جا رہا تھا...... اب وہ ہمیشہ کی نعمتیں خرید رہا ہے اور اوپر کی طرف جا رہا ہے۔

تنزل:

جب کوئی دین دار مسلمان یا مجاہد مسلمان ’’دُنیا‘‘ میں پھنس جائے...... دُنیا کی مالداری، دنیا کی عیاشی اور دنیا کی ظاہری عزت کو اپنا مقصد بنالے...... یا اپنے قیمتی دین اور انمول ماضی کو عارضی دنیا کی خاطر بیچ دے تو یہ ’’تنزل‘‘ ہے...... اُوپر سے نیچے گرنا...... ہمیشہ کو چھوڑ کر فانی کے پیچھے پڑنا۔

مقابلہ:

ہم میں سے ہر ایک کے اندر ترقی اور تنزل کا ’’مقابلہ‘‘ جاری رہتا ہے...... جو چاہتا ہے کہ مرتے دم تک ترقی کرتا رہے وہ کلمہ طیبہ سے مکمل

یاری لگائے...... کیونکہ یہ کلمہ ''عرش'' کے ساتھ بندھا ہوا ہے...... ہم اسے پکڑ کر چڑھتے رہے، چڑھتے رہے تو ترقی پاتے چلے جائیں گے...... اور جہاں ہم نے کلمہ چھوڑا ہم گر جائیں گے...... کلمہ سمجھیں، کلمہ سیکھیں، کلمہ سکھائیں، کلمہ پھیلائیں، کلمہ کی خاطر اپنا مال دیں، اپنی جان دیں، کلمہ سے پیار کریں اور کلمہ بہت پڑھیں۔

۲۱؍شعبان المعظم/۱۴۳۷ھ
29/05/2016

مکتوب ٦٩

دن رات کا آنا جانا اہل ایمان کو مضبوط اور طاقتور بناتا ہے جبکہ ظالموں کو بوسیدہ اور کمزور کرتا ہے

اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ''رات دن کا آنا جانا''...... مشکل دن چلا جاتا ہے، کٹھن رات گزر جاتی ہے...... دنیا میں نہ خوشیوں کے دن رکتے ہیں نہ غم کے......''دن رات کا آنا جانا'' ظالموں کو بوسیدہ اور کمزور کرتا رہتا ہے......بش، ٹونی، مشرف کل کیا تھے اور آج کیا ہیں؟......''دن رات کا آنا جانا'' اہل ایمان کو مضبوط اور طاقتور کرتا جاتا ہے...... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے زندگی میں چند ہزار شاگرد تھے...... آج یہ تعداد کروڑوں، اربوں تک جا پہنچی ہے......''دن رات کا آنا جانا'' جہاد کو اٹھاتا ہے اور مجاہد کے اجر کو پھیلاتا ہے......سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا قافلہ آج کہاں تک جا پہنچا ہے؟......''دن رات کا آنا جانا'' غموں کو دھوتا ہے...... غفلتوں کو مٹاتا ہے......ظالموں کو غیر معتبر اور مظلوموں کو معتبر بناتا ہے......حکمرانوں کے ظلم والے دن بھی گزر جائیں گے......جیلوں کے قیدی بدل جائیں گے......اور کرسیاں اپنے نئے سوار ڈھونڈ لیں گی......''دن رات کا آنا جانا'' تخت والوں کو تختے تک اور تختے والوں کو تخت پر لے جاتا ہے...... دن اور رات میں جو چیز نہیں بدلتی وہ ایمان کی دولت ہے...... لاکھوں سال سے اس کا ریٹ نہیں گھٹا...... اس کا رنگ نہیں ڈھلا......بس جس کو ایمان مل گیا......دن بھی اس کے اپنے، راتیں بھی

اس کی دوست...... ہر آنے والا جانے والے سے بہتر...... ہر منظر میں نیا مزہ، نیا نشہ...... ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ''...... سُکھ والے دنوں کا الگ نشہ...... ''اَلْحَمْدُ لِلّٰه''...... دُکھ والے دنوں کا الگ نشہ۔

۲۹/جمادی الثانیہ/۱۴۳۷ھ
08/04/2016

مکتوب ۷۰

اس مکتوب میں طہارت، پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور مزاج کو پاکی وصفائی کا عادی بنانے کی ترغیب دی گئی ہے

اللہ تعالیٰ پاک ہے...... اس نے ہمیں پاک دین دیا ہے...... اور وہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ ہم خوب سے خوب تر پاکی حاصل کریں...... ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ}

''بے شک اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے توبہ کرنے والوں سے اور محبت فرماتا ہے پاک وصاف رہنے والوں سے۔'' [البقرۃ:۲۲۲]

مدینہ منورہ کے مضافات میں ''قباء'' نامی بستی ہے...... یہ اب مدینہ منورہ شہر کا حصہ ہے...... اس علاقے کے مردوں کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید جیسی کتاب میں تعریف فرمائی ہے...... ''اہل قباء'' کو یہ قابل رشک عظیم سعادت ان کی طہارت پسندی کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے...... جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ}

''اس (بستی) میں ایسے مرد ہیں جو بڑے پاکیزگی پسند ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک و صاف رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' [التوبۃ:۱۰۸]

قرآن مجید کی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک احادیث میں بھی طہارت اور صفائی دونوں پر خوب زور دیا گیا ہے...... اور بعض صحیح احادیث میں تو

طہارت کو ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے...... اسی طرح ایک روایت میں اسے نصف ایمان بھی قرار دیا گیا ہے...... پھر قرآن وسنت نے صرف طہارت اور پاکی کے فضائل ہی بیان نہیں فرمائے، بلکہ اس کے طریقے اور اس سے غفلت کے نقصانات بھی بتائے ہیں...... مثلاً حدیث شریف میں پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کو عذابِ قبر کا ذریعہ بتایا گیا ہے...... آپ اسلام کے احکامات کو غور سے دیکھئے، آپ کو اندازہ ہوگا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کے ظاہر اور باطن دونوں کو پاک وصاف رکھنے کیلئے بہت اعلیٰ ترتیب بنائی ہے...... مثلاً:

١. پیشاب وغیرہ کے بعد استنجے اور مکمل صفائی کا تاکیدی کا حکم
٢. وضو کا حکم اور عام حالات میں باوضو رہنے کی فضیلت
٣. غسل کی اہمیت، ضرورت، فضیلت اور احکام
٤. مسواک کے ذریعے منہ کی پاکی اور خوشبو کا انتظام
٥. غسل کے دوران جوڑوں کو خاص طور پر دھونے اور رگڑنے کی تاکید
٦. کپڑوں اور جگہوں کو پاک رکھنے کا حکم
٧. خوشبو کے استعمال کی ترغیب وفضیلت
٨. کتے کے منہ مارنے کی صورت میں برتنوں کو دھونے کی خاص ترتیب
٩. نفاست کی مستقل ترغیب
١٠. طہارت کو ایمان کا جزو قرار دینا

یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ...... جو مسلمان جتنا ایمان والا ہوگا، اسی قدر اس کے دل میں طہارت، پاکیزگی اور صفائی کی اہمیت ہوگی...... پس اسی مختصر مگر جامع بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے

مجاہدین کرام کو چاہئے کہ وہ طہارت اور صفائی کا بھرپور خیال رکھیں اور اپنے مزاج کو اس ایمانی نعمت کا خوگر بنائیں...... ابتدائی طور پر اپنے مزاج کو پاکی اور صفائی کا عادی بنانے کیلئے ان شاء اللہ درج ذیل اقدامات مفید ثابت ہوں گے۔

(۱) پیشاب اور قضائے حاجت کے بعد اچھی طرح سنت کے مطابق استنجاء کیا جائے اور اپنے کپڑوں اور جسم کو گندگی کے چھینٹوں اور قطروں سے بچانے کا خاص اہتمام کیا جائے۔

(۲) اپنے کپڑوں کو پاک اور صاف رکھا جائے، میلا ہونے یا بدبودار ہونے سے پہلے انہیں اتار کر دھولیا جائے...... یاد رہے کہ بدبودار کپڑوں میں نماز پڑھنا ہماری نماز کو خراب کر دیتا ہے اور دل سے عبادت کی اہمیت نکل جاتی ہے...... اسی طرح بدبودار جسم یا کپڑوں کی وجہ سے ساتھ رہنے اور ملنے جلنے والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے...... ایک مجاہد کسی مسلمان کیلئے تکلیف کا باعث بنے، یہ بات قطعاً مناسب نہیں ہے۔

(۳) ہفتے میں کم از کم ایک بار ضرور غسل کیا جائے اور اپنے جوڑوں کو مَل مَل کر دھویا جائے...... اسی طرح اپنی داڑھی اور بالوں کی صفائی اور ستھرائی کا خاص خیال رکھا جائے اور خصوصی طور پر اپنی پگڑی اور ٹوپی کو صاف رکھا جائے...... یاد رہے کہ یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں ہیں...... اس لیے ان کا اکرام یہی ہے کہ انہیں خوب صاف ستھرا رکھا جائے۔

(۴) مسواک کا خاص اہتمام کیا جائے...... ہر وضو کے ساتھ، کھانے کے بعد، سونے سے پہلے اور دیگر مقامات پر اس دینی نعمت کا بھرپور نفع اٹھایا جائے...... مسواک کے ستر سے زائد فوائد کو کتابوں میں ذکر کیا گیا ہے...... اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ معمول بھی مذکور ہے کہ وہ مسواک کو اس طرح اپنے کان پر رکھتے تھے جس

طرح کاتب قلم کو رکھتا ہے، تاکہ مسواک سے غفلت نہ ہو جائے...... کیونکہ منہ کی بدبو کی وجہ سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور رفقاء کو بھی، اور طرح طرح کی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں...... مجاہدین کو چاہئے کہ مسواک کی حفاظت اپنے اسلحہ کی طرح کریں...... پھر چونکہ شیطان کو مسواک سے چڑ ہے اور وہ مسواک سے غافل کرتا رہتا ہے، اس لیے جماعت کے منتظمین کو چاہئے کہ خود بھی مسواک کا اہتمام کریں اور ترغیب و نگرانی کے ذریعے اسے مجاہدین میں رواج دیں...... مرکزی ناظمین اپنے شعبوں میں ہر ہفتے کم از کم ایک بار مسواک کے اہتمام کا جائزہ لیں...... جب کہ صوبائی اور ضلعی منتظمین بھی اس بارے میں ترغیب اور نگرانی کا اہتمام کریں۔

۵ اپنے دفاتر، مراکز اور رہائش گاہوں کو خوب صاف، ستھرا اور پاک رکھیں اور اس سلسلے میں ہر ساتھی صفائی کرنے کو اپنی سعادت سمجھے...... دفاتر میں بستر سے اٹھتے ہی اسے لپیٹنے، کمروں اور برتنوں کی صفائی کرنے، جوتوں کو ان کی جگہ پر سلیقے سے رکھنے اور بیت الخلاء و غسل خانوں کو صاف رکھنے کی ترتیب بنائی جائے...... ہم نے اپنے بعض اکابر کے بارے میں سنا ہے کہ وہ خود رات کو اٹھ کر مدارس کے بیت الخلاء صاف فرمایا کرتے تھے...... جماعت کے ذمہ داروں کو ان اکابر سے سبق لینا چاہئے اور صفائی کے معاملہ میں خود آگے بڑھ کر پہل کرنی چاہئے...... آج کل مجاہدین کے بعض دفاتر جنگل کے شیروں کی کچھاریں نظر آتے ہیں...... یہ صورتحال شریعت کے منافی اور بے حد ناپسندیدہ ہے...... مجاہدین کی مصروفیات اپنی جگہ، لیکن اسلام کے اس حکم کو بھی بھرپور طریقے سے بجا لانا سب کی ذمہ داری ہے...... اسی طرح دفتر کے بستروں اور چادروں کو پاک رکھنا، فرش کو پاک رکھنا، یہ بھی بہت ضروری ہے...... کیونکہ ناپاکی پر شیطان کا سایہ پڑتا ہے...... جبکہ فرشتے پاک جگہوں کو پسند

کرتے ہیں...... سب مسلمان بھائیوں، بہنوں اور بالخصوص مجاہدین کرام سے تاکیدی گزارش ہے کہ یہ مکتوب پڑھتے ہی صفائی، ستھرائی اور پاکی کا نظام بنائیں اور اسلام کے اس اہم حکم کو حقیر نہ سمجھیں۔

(۵) زیادہ سے زیادہ باوضوء رہنے کا اہتمام کریں اور غسل جنابت کے بارے میں زیادہ تاخیر قطعاً نہ کیا کریں...... اسی طرح رات کو باوضوء سونے کی کوشش کیا کریں۔

یہ ہے پاکی اور صفائی کا مختصر نصاب...... جبکہ مونچھوں کو کترنا، ناخنوں کو کاٹنا، زائد بالوں کو مونڈنا اور اپنے گردو پیش کو پاک رکھنا بھی ایسی چیزیں ہیں جن سے غفلت سخت نقصان دہ ہے...... یااللہ! تو ہم سب کو ظاہری اور باطنی پاکی اور پاکیزگی عطاء فرما اور ہمیں ''تَوَّابِیْنَ'' (توبہ کرنے والوں) میں سے بنا، تاکہ ہمارا باطن پاک ہوتا رہے...... اور ہمیں ''مُطَّهِّرِیْنَ'' (طہارت اور پاکی کا خوب اہتمام کرنے والوں) میں سے بنا، تاکہ ہم تیرے محبوب بن جائیں...... یااللہ! تو ہمیں توفیق عطاء فرما کہ ہم اپنے دل کو، جسم کو، کپڑوں کو، دفاتر و مراکز کو اور پورے معاشرے کو پاک بھی رکھیں اور صاف بھی...... آمِیْنَ یَارَبَّ الشُّھَدَاءِ وَالْمُجَاھِدِیْنَ۔

مکتوب ۱۷

”درودوسلام“ میں حسن ہی حسن اور جمال ہی جمال ہے

اللہ تعالیٰ نے خود حضرت آقا مدنی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کا حکم فرمایا...... بس یہی ”مقابلۂ حسن“ کی بنیاد ہے...... اللہ تعالیٰ کا ہر حکم حسین ہے...... اللہ تعالیٰ ہی حسن کا خالق ہے...... وہ ”اَلْجَمِیْلُ“ ہے، وہ ”اَلْمُصَوِّرُ“ ہے، وہ ”جمال“ سے محبت فرماتا ہے...... اللہ تعالیٰ ہی ”حسن“ عطاء فرماتا ہے...... کفر اور انکار میں کوئی ”حسن“ نہیں، کوئی جمال نہیں...... کفار میں نہ جمال ہے نہ حسن...... جہاں حسن و جمال کے خالق پر ایمان نہیں تو وہاں حسن اور جمال کہاں سے آجائے گا؟...... جس دل میں اللہ تعالیٰ نہ ہو اس دل کو کیا پتا کہ حسن کیا ہے، جمال کیا ہے...... درود وسلام میں اتنا حسن اور اتنا جمال ہے کہ اس کی ایک جھلک گناہوں کو دھو دیتی ہے...... بدصورتی کو بھگا دیتی ہے...... میل کچیل اور گندگی کو دور کر دیتی ہے...... اور انسان کو حسن و جمال میں رنگ دیتی ہے...... درود وسلام میں عقیدہ بھی ہے، توحید والا حسین عقیدہ...... اور عمل بھی ہے، عشق و وفا والا حسین عمل...... درود وسلام میں یاری بھی ہے، حسین یاری...... اور تعلق بھی ہے، حسین تعلق...... درود وسلام میں رحمت بھی ہے، حسین رحمت...... اور مغفرت بھی ہے، حسین مغفرت...... درود وسلام میں سیر بھی ہے، حسین سیر...... اور پرواز بھی ہے، حسین پرواز...... درود وسلام میں نور بھی ہے، ہدایت بھی...... روشنی بھی ہے، خوشبو بھی...... پیار بھی ہے، محبت بھی...... ترقی بھی ہے، حفاظت بھی...... عزت بھی ہے، لذت بھی...... حسن ہی حسن، جمال ہی جمال۔

۷؍ جمادی الثانیہ/ ۱۴۳۷ھ

17/03/2016

مکتوب ۷۲

جہاد سے غفلت بڑا گناہ ہے

اللہ تعالیٰ ''بے ایمان'' ہونے سے ہم سب کی حفاظت فرمائے...... ہماری سب سے بڑی فکر یہ ہونی چاہیے کہ ہم ''ایمان'' پر رہیں اور ''ایمان'' پر مریں...... نماز کا انکار ''بے ایمانی'' ہے...... جہاد فی سبیل اللہ کا انکار ''بے ایمانی'' ہے...... جبکہ نماز اور جہاد سے غفلت ''بے ایمانی'' کی طرف لے جانے والا عمل ہے...... کل میں حضرت اقدس مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کا ایک بیان سن رہا تھا...... حضرت نے یہ الفاظ ارشاد فرمائے:

''تیسرا نمبر یہ کہ جس کی طرف اچھے اچھے لوگوں کی بھی توجہ نہیں جاتی وہ یہ کہ سب سے بڑا جرم، سب سے بڑا گناہ جہاد سے غفلت ہے، اس جیسا بڑا گناہ تو دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں۔''

حضرت والا کے ان الفاظ پر غور کریں...... وہ علم کی گہرائیوں اور بلندیوں سے بولنے والے ''فقیہ'' تھے...... ہم سب نے اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے...... اس لئے دین کو سمجھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

۱۰ر جمادیٰ الاولیٰ/۱۴۳۷ھ
20/02/2016

مکتوب ۴۳

گذرے وقت کے داغ دھونے کا اکسیر نسخہ

اللہ تعالیٰ میری اور آپ سب کی باقی زندگی قیمتی بنائے......اور گزری ہوئی عمر میں جو وقت ہم نے ضائع کیا وہ معاف فرمائے، آمین......تھوڑا سا سوچیں...... روزانہ ہماری زندگی کا ایک دن گزر جاتا ہے...... یہ دن اب کبھی واپس نہیں ملے گا......بس گزر گیا اور زندگی کا ایک دن کم ہو گیا...... قارون کا خزانہ دے کر بھی یہ دن واپس نہیں لایا جا سکتا...... یہ دن اچھا گزرا تو اجر بن گیا...... برا گزرا تو عذاب کی آگ بن کر قبر اور جہنم میں جا بیٹھا......تھوڑا سا سوچیں...... ہمیں ہر دن، رات بھوک لگتی ہے اور ہم کھاتے پیتے ہیں...... اگر حلال کھایا تو ٹھیک اور حرام کھایا تو وبال بن کر آگے چلا گیا......اب یہ قبر اور جہنم کا عذاب بن کر کھانے والے کا انتظار کرتا ہے......تھوڑا سوچیں...... ہم جو بولتے ہیں، جو دیکھتے ہیں، جو سنتے ہیں، جو خرچ کرتے ہیں، سب لکھا ہوا قیامت کے دن ہاتھ میں دے دیا جائے گا کہ اسے پڑھو اور خود دیکھو کہ تم کس سلوک کے مستحق ہو...... ہاں! یہ سب کچھ سوچنا ضروری ہے...... کیونکہ زندگی تیزی سے ختم ہو رہی ہے...... گزرا وقت واپس نہیں آسکتا...... مگر اللہ کریم کا فضل کہ گذرے وقت کے داغ دھوئے جا سکتے ہیں...... استغفار...... بہت استغفار...... ہمیں چاہیے کہ ہم سب اپنی ماضی کی زندگی میں جو غلطیاں ہوئیں اور جو وقت ضائع ہوا اس پر استغفار شروع کر دیں......تھوڑا نہیں کثیر استغفار......اور اگلی زندگی ایمان پر گزارنے کا عزم کریں......اور سارے کھیل تماشے،

ناجائز اور فضول یاریاں دوستیاں ختم...... ایک بہترین ماضی کے کفارے کا ذریعہ ”دعوت“ ہے...... صبح شام، رات دن دعوت...... تاکہ اپنا دین پختہ ہوجائے اور صدقہ جاریہ کے کھیت لگ جائیں جو قیامت تک پھل دیتے رہیں...... بخاری، مسلم کی روایت ہے، حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا معاملہ اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق ہے۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل میں اپنی گمشدہ سواری پالے، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مجھ سے ایک بالشت قریب آتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب آتا ہوں اور جو میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے میں اس کے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ بندہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔“

(مسلم۔ حدیث رقم: ۲۶۷۵۔دار الکتب العلمیہ۔ بیروت)

اللہ تعالیٰ تو انسان سے اس کی شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے...... حدیث پاک میں اشارہ قبولیت، توفیق اور محبت کی طرف ہے...... وقت گزر رہا ہے...... آگے حساب ہے اور قبر...... پچھلی زندگی پر استغفار اور اگلی زندگی کیلئے بھرپور عزم۔

۱۲/ربیع الثانی/۱۴۳۳ھ
06/03/2012

مکتوب ۷۴

اس مکتوب میں مقبول اور شرعی جہاد کی شرائط ولوازمات بیان کئے گئے ہیں اور مجاہدین کرام کو ان کی روشنی میں اپنا جائزہ لینے کی ترغیب دی گئی ہے

اس بات میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے کہ...... ''جہاد فی سبیل اللہ'' مسلمانوں کیلئے اس دور میں سانس لینے سے زیادہ اہم اور ضروری ہے، اور اسی فریضے کے عمومی احیاء میں امت مسلمہ کے مسائل کا حل پوشیدہ ہے، اور اسی فریضے میں موت کے دہانے پر کھڑی مسلمان قوم کی زندگی ہے...... لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ صرف وہی جہاد یہ سب کچھ کرسکتا ہے جو شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہو...... بلکہ جہاد ہے ہی وہی جو اسلامی احکامات کے مطابق ہو...... ورنہ جہاد کے خالی خولی نعرے، بغیر عمل کے جہاد کا دعویٰ اور جہاد کے نام پر اسلامی اصولوں کے خلاف چلنے والی تحریکیں مسلمانوں کے کسی کام کی نہیں ہیں...... اس مسئلہ کو اگر مثال سے سمجھنا ہو تو نماز کی مثال لے لیجئے...... نماز اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے اور مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی فلاح اور کامیابی کا اس فریضے سے بے حد گہرا تعلق ہے...... نماز مؤمن کے دل کو زندہ رکھتی ہے اور اس میں صفتِ حیاء پیدا کرتی ہے...... اسی طرح اہل ایمان کے اخلاق کی اصلاح بھی بغیر نماز کے ممکن نہیں ہے...... نماز کے اور بھی بے شمار فائدے ہیں...... لیکن یہ فائدے صرف وہی نماز دے سکتی ہے جو شریعت کے مطابق ہو...... بے وضو پڑھی جانے والی نمازیں یا رکوع، سجدے کے بغیر ادا کی جانے والی نمازیں مسلمانوں

کے کس کام کی ہیں؟...... اسی طرح اگر نماز میں خشوع کا اہتمام نہ ہو تو وہ نماز بھی مؤمن کے دل اور اخلاق پر اثر انداز نہیں ہوتی...... اس لیے ضروری ہے کہ نماز کو اس کے جملہ ارکان، شرائط، واجبات، سنن اور آداب کے ساتھ اداء کیا جائے...... تب نماز اپنا رنگ دکھائے گی اور مؤمن کو مخلوق کے سامنے جھکنے سے بے نیاز کر دے گی...... جہاد کا معاملہ بھی اسی طرح ہے...... جہاد مؤمن کو عظیم ترین بلندیوں پر بآسانی لے جا سکتا ہے...... بشرطیکہ وہ جہاد شریعت کے اعلیٰ اور سنہری اصولوں کے عین مطابق ہو...... پس تمام مجاہدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ نہایت اہتمام کے ساتھ اس بات کا ازسرنو جائزہ لیں کہ ان کا جہاد شریعت کے عین مطابق ہے یا نہیں؟...... اس کے لیے سب سے پہلے اپنی نیت کو ٹٹولیں کہ جہاد کیوں کر رہے ہیں؟...... پھر اس بات کو دیکھیں کہ ان کے دل میں امیر کی اطاعت کا جذبہ کس قدر موجود ہے؟...... اس کے بعد اس بات کا جائزہ لیں کہ ان کا اپنے ہم سفر مجاہدین کے ساتھ تعلق کیسا ہے؟...... اور آخر میں اپنے دل سے پوچھیں کہ وہ جہاد کے راستے میں کتنی قربانی دینے کے لیے تیار ہے؟...... اگر نیت اللہ تعالیٰ کے کلمہ کو بلند کرنے کی ہو...... اور امیر کی شرعی اطاعت پر دل مکمل طور پر آمادہ ہو...... اور اپنے تمام رفقاء مجاہدین کے لیے خدمت، خیر خواہی اور ایثار کا جذبہ دل میں موجزن ہو...... اور اسلام کی عظمت کی خاطر سب کچھ قربان کرنا محبوب ہو چکا ہو...... تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور اس بات کا یقین کر لیں کہ ان شاء اللہ ان کا جہاد خود ان کے لیے اور پوری امت مسلمہ کے لیے عظیم نعمت ہے...... لیکن اگر نیت میں مال کا سانپ اور نام و نمود کا بچھو بیٹھا ہو...... اور اطاعت امیر کے مقابلے

میں اپنا ”نفس“ اور اپنی ”میں“ موجود ہو...... اور مجاہد رفقاء کے لیے دل نفرت اور زبان غیبت میں ملوث ہو...... اور قربانی دینے کی بجائے ذاتی حقوق، مال جمع کرنے کا نشہ دماغ پر سوار ہو......تو پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کیجئے اور اپنی اصلاح کی فکر کیجئے...... یاد رکھیے! کہ جس طرح مسجد میں گندگی اور غلاظت پھینکنا قابل نفرت جرم ہے...... اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے غیر شرعی طرز عمل سے جہاد اور مجاہدین کو نقصان پہنچانا انتہائی قابل نفرت جرم ہے...... ایسا جرم جس کا انجام ذلت اور خسارہ ہے...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس جرم عظیم سے بچنے کی توفیق عطاء فرمائے۔

رمضان المبارک/۱۴۲۱ھ
0/12/2000

مکتوب ۷۵

ایک ہنستا مسکراتا دلچسپ قصہ بعنوان ''ستر شیطانوں کی ماں''

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو...... کمال کی تفسیر لکھی ہے ''تفسیر عزیزی''...... یہ مکمل نہیں ہے، بس چند پاروں کی ہے...... تفسیر کے حاشیہ پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ لکھا ہے...... دل لگی کی غرض سے وہ واقعہ پیش خدمت ہے:

''ایک واعظ نے اپنی مجلس میں کہا: جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے لئے صدقہ کرنا چاہتا ہے تو اس کو صدقہ سے روکنے کے لئے ستر شیطان حاضر ہو جاتے ہیں۔ بعض اس کے ہاتھوں سے لٹک جاتے ہیں، بعض اس کے پاؤں پر اور بعض دل پر۔ یوں وہ اس کو صدقہ دینے سے روک دیتے ہیں۔ ایک صاحب جو یہ وعظ سن رہے تھے، کہنے لگے: آج میں ان ستر شیطانوں سے لڑوں گا، ان کو شکست دوں گا اور صدقہ آپ کی مجلس میں لاؤں گا۔ وہ اپنے گھر آئے، بوری میں سے گندم نکال کر اپنے دامن میں بھری اور مضبوطی سے پکڑ کر باہر جانے لگے کہ یہ گندم صدقہ کر دیں۔ اچانک ان کی بیوی ان پر جھپٹ پڑی کہ یہ کہاں لے جا رہے ہو؟ صدقے کا پتا چلا تو وہ لڑنے لگی اور گندم چھین کر واپس بوری میں ڈال دی۔ وہ صاحب خالی ہاتھ مجلس میں آئے، واعظ نے حال پوچھا تو کہنے لگے: ستر شیطانوں کو تو میں نے بھگا دیا تھا مگر پیچھے سے ان کی ماں آگئی، وہ مجھ پر غالب ہوئی اور مجھے صدقہ سے روک دیا۔''

۴ رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ
22/06/2015

مکتوب ۷۶

انڈیا کی بڑھکیں اور رسوائی، انڈیا کی حقیقی اندرونی صورتحال کا منظر نامہ

اللہ تعالیٰ کافروں کو رسوا فرماتا ہے...... یہ بات قرآن مجید میں صراحت سے آئی ہے۔

بڑھکیں

کچھ دن پہلے انڈیا نے دعویٰ کیا کہ اس نے ایک ساتھ بیس سیٹلائٹ سیارچے فضا میں چھوڑے ہیں اور ساتھ یہ بڑھک بھی اچھالی گئی کہ اب ’’مودی‘‘ اپنے دفتر میں بیٹھ کر ’’اوبامہ‘‘ کے گھر کے باہر کھڑی گاڑیاں دیکھ سکتا ہے، گن سکتا ہے۔

طیارہ غائب

ابھی تین دن سے انڈین فضائیہ کا ایک طیارہ غائب ہے...... نہ مودی کو نظر آ رہا ہے نہ اس کے سیارچوں کو۔

خوشنما مناظر

مودی جب اپنے دفتر میں بیٹھ کر ان سیارچوں سے اپنا طیارہ ڈھونڈنے بیٹھتا ہوگا تو اسے تیس کروڑ بھارتی سڑکوں، راستوں اور پٹریوں پر قضائے حاجت کرتے نظر آتے ہوں گے...... مودی یہ خوشنما منظر دیکھ کر کتنا خوش ہوتا ہوگا کہ...... وہ کتنے مہان دیش کا پردھان منتری ہے...... یہ منظر دیکھ کر اس کی بھوک بھی مٹ جاتی ہوگی...... البتہ پیاس ضرور لگتی ہوگی تب وہ کیا پیتا ہوگا؟...... یقینی بات ہے کہ گائے کا موت...... گاؤ ماتا کا پیشاب......

جو مودی اور آرایس ایس کا من پسند مشروب ہے۔

قابل نفرت

بھارت میں تیس کروڑ سے زائد افراد کو باپردہ بیت الخلاء میسر نہیں...... بھارت میں روزانہ اوسطاً بیس عورتیں جہیز نہ ملنے یا کم ملنے پر جلا کر ماری جاتی ہیں...... بھارت میں بیس کروڑ دلتوں کو اچھوت، نجس اور ناپاک سمجھا جاتا ہے اور ان کے ساتھ جانوروں سے بدترین سلوک کیا جاتا ہے۔

۱۸/شوال المکرم/۱۴۳۷ھ
24/07/2016

مکتوب ۷۷

’’سکینہ‘‘ اور ’’آیاتِ سکینہ‘‘ کے فوائد و معارف پر مشتمل ایک پرُنور مکتوب

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ’’سکینہ‘‘ ہے...... گناہوں کے بہت سے منفی اثرات ہوتے ہیں...... ان میں سے ایک خطرناک اثر دل کی بے چینی، سخت اضطراب، دل کی گھٹن اور شدید غم ہے...... آدمی نہ جیتا ہے نہ مرتا ہے...... بلکہ غصے یا شہوت میں جلتا ہے...... پھر لوگ اس بے سکونی اور اضطراب کو ختم کرنے کے لیے مہلک نشے اور گناہ کرتے ہیں...... مگر جب ہوش واپس آتا ہے تو دل اسی طرح زخمی اور بے چین ہوتا ہے...... یہ کیفیت بعض اوقات کام اور ذمہ داری کے بوجھ سے بھی ہو جاتی ہے...... اور بعض اوقات لوگوں کے تنگ کرنے، دھوکہ دینے، ایذاء پہنچانے سے بھی انسان بے سکونی اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے...... دنیا میں کوئی ایسی دوائی نہیں جو دل کو ایسا سکون دے کہ خوف بھی دور، غم بھی دور، بے چینی اور گناہ کا تقاضا بھی دور...... ہے کوئی ایسی دواء؟...... لیکن قرآن کریم میں موجود ہے...... اور اس دواء کا نام ہے ’’سکینہ‘‘...... قرآن پاک میں ’’سکینہ‘‘ کا تذکرہ چھ جگہ آیا ہے...... فتح الجواد میں ’’سکینہ‘‘ کا معنیٰ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ قرآن پاک کی جن چھ آیات میں اس نعمت کا تذکرہ ہے ان تمام آیات کا تعلق جہاد سے ہے...... ’’سکینہ‘‘ نام ہے دل کی مضبوطی، ہمت، بہادری، برداشت اور راحت کا...... اہلِ علم نے بارہا تجربہ کیا، حتیٰ کہ علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ تک نے بھی...... کہ اگر ان آیات کو توجہ اور یقین سے پڑھا جائے تو غم، بے

چینی، بزدلی، اضطراب، قلق اور رنج دور ہوجاتا ہے...... ایک عالم فرماتے ہیں کہ میں ہسپتال میں اپنی ایک رشتہ دار خاتون کی عیادت کو گیا...... وہ اتنی سخت بے چین اور بے قرار تھیں کہ اپنے نومولود بیٹے تک کو نہیں دیکھ اور اٹھا سکتی تھیں...... میں نے ان پر یہ چھ آیات پڑھیں تو وہ فوراً سو گئیں اور جب جاگیں تو طبیعت ٹھیک تھی...... حیرانی سے پوچھا وہ دم تھا یا نیند کا انجکشن؟...... وہ چھ آیات یہ ہیں:

① "سورۃ البقرۃ" کی آیت (۲۴۸)...... اس میں بنی اسرائیل کے جہاد کا تذکرہ ہے۔

② "سورۃ التوبہ" کی آیت (۲۶)...... اس میں غزوۂ حنین میں نازل ہونیوالا سکینہ ہے۔

③ "سورۃ التوبہ" کی آیت (۴۰)...... اس میں غزوۂ تبوک کے موقع پر وہ سکینہ یاد دلایا گیا جو ہجرت والی غار میں نازل ہوا۔

④ "سورۃ الفتح" کی آیت (۴)...... اس میں غزوۂ حدیبیہ کا سکینہ بیان ہوا ہے۔

⑤ "سورۃ الفتح" کی آیت (۱۸)...... اس میں بیعت علی الجہاد پر نازل ہونے والا سکینہ مذکور ہے۔

⑥ "سورۃ الفتح" کی آیت (۲۶)...... اس میں جہاد کے دوران قوّتِ برداشت اور اطاعت امیر کی برکت سے نازل ہونے والا سکینہ بیان ہوا۔

میرے بھائیو! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ سے سکینہ مانگتے تھے...... اور بار بار سکینہ جیسی نعمت کا سکون چکھ اور دیکھ چکے تھے...... سکینہ اگر ایک بار دل پر نازل ہوجائے تو اس کا اثر پوری زندگی تک رہتا ہے...... اس لئے دین کی محنت کے دوران اگر پریشانی آئے...... یا ویسے ہی اُلجھنوں، پریشانیوں کا شکار ہوجائیں...... تو ان مبارک آیات کا فیض پالیا کریں۔

ذیل میں بغرضِ آسانی مکمل آیاتِ سکینہ بھی نقل کی جارہی ہیں۔

{وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ
سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ} [سورۃ بقرہ۔آیت رقم:۲۴۸]

{ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ} [سورۃ التوبہ۔آیت رقم:۲۶]

{اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي
الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ
وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ط وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ
الْعُلْيَا ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ} [سورۃ التوبہ۔آیت رقم:۴۰]

{هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ط
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا} [سورۃ الفتح۔آیت رقم:۴]

{لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ
قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا} [سورۃ الفتح۔آیت رقم:۱۸]

{اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا} [سورۃ الفتح۔آیت رقم:۲۶]

۸،۹ / ربیع الثانی / ۱۴۳۳ھ

2,3/03/2012

مکتوب ۷۸

مجاہدین کرام اور جماعت کے کارکنان کی حوصلہ افزائی اور انہیں شکر اداء کرنے کی تاکید

اللہ تعالیٰ کا شکر اداء کریں وہ تمام ساتھی جو جہاد اور امورِ جہاد میں محنت کر رہے ہیں...... ہاں! سچ کہتا ہوں شکر اداء کریں...... آپ لوگوں سے اللہ تعالیٰ بہت اونچا کام لے رہے ہیں...... جہاد کے برابر کوئی عمل نہیں، کوئی عمل نہیں...... آپ کو ہر قدم پر پورے اسلام کی خدمت اور حفاظت کا اجر ملتا ہے...... کوئی امانت داری سے جہاد کے فضائل پڑھے اور سمجھے تو وہ آپ کے پاؤں چوم لے...... آج غیر فرض کاموں کو چمکایا جا رہا ہے، جبکہ فرض جہاد کو نعوذ باللہ حقارت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے...... ہاں! اُن کاموں میں ظاہری ٹیپ ٹاپ ہے...... پرفیوم، عطر اور استری شدہ کپڑے ہیں...... بڑے بڑے القاب اور طرح طرح کے خواب ہیں...... اونچے دعوے اور ظاہری کشش ہے...... مگر ان کاموں میں نہ بدر کی عزیمت ہے، نہ احد کے زخم...... نہ احزاب والا خوف ہے، نہ حدیبیہ جیسا جوش...... ان میں نہ حمراء الاسد کی مشقت ہے، نہ تبوک والی قربانی...... بھائیو! ہمارا کوئی کمال نہیں...... مگر یہ بات پکی ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جہاد اور جہاد کی محنت کے لئے قبول فرمایا ہے وہی لوگ امت کا اصل سرمایہ ہیں...... شکر کرو شکر...... ہاں! آپ کے کام

میں ''ظاہری روحانیت'' محسوس نہیں ہوتی...... گرمی، پسینہ، زخم، بھاگ دوڑ، خوف، دھول، مٹی...... مگر یہی کام ''روح'' کی طرح ہے...... اگر جہاد نہ ہو تو زمین سے ہر خیر گم ہو جائے اور زمین فساد سے بھر جائے...... اور کوئی مسجد باقی نہ رہے...... یہ میری نہیں قرآن کی بات ہے...... سلام ہو اے مجاہدین اسلام!...... سلام ہو اے دین کے دیوانو!

۲۷ رمضان المبارک/۱۴۳۵ھ
25/07/2014

مکتوب ۷۹

''استغفار'' اور ''محاسبہ'' کی ترغیب اور گناہوں کے ایک بڑے نقصان کا بیان

اللہ تعالیٰ کو ہم سب نے ''حساب'' دینا ہے...... اپنی عمر کا، جوانی کا، مال کا، علم کا...... یہ بڑا مشکل کام ہے...... اگر چوبیس گھنٹے کا حساب بھی باریکی سے لیا گیا تو مارے جائیں گے...... اس مشکل سے بچنے کے دو طریقے ہیں:

① استغفار ② محاسبہ

محاسبہ کہتے ہیں اپنا حساب لینے کو...... اس کا ثبوت قرآن مجید سے ہے...... {وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ}...... ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے...... کل یعنی قیامت، آخرت...... فرمایا کہ یہ دیکھتے رہو کہ تم نے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کے لئے کیا بھیجا ہے؟...... جو اپنا حساب اور محاسبہ کرتے رہتے ہیں وہ ہمیشہ ''ترقی'' پاتے ہیں ...... پھر محاسبہ میں جو گناہ، کوتاہیاں اور کمزوریاں نظر آئیں ان پر خوب استغفار...... جب ''استغفار'' ہوگا تو دل کھلے گا، دماغ کھلے گا، قسمت کھلے گی...... گناہ کا پہلا نقصان دماغ کو ہوتا ہے...... گناہ انسان کو بے عقل، بے وقوف اور ناسمجھ بنا دیتا ہے...... جب ''استغفار'' آتا ہے تو عقل ٹھیک ہوتی ہے اور اچھے اور برے کو پہچان سکتی ہے۔

۲۲/رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ

10/10/2015

مکتوب ۸۰

مجاہدین کرام کو دعوتِ استقامت واستغفار اور آخری زمانے میں دین وایمان کو بچانے کے لئے دو ضروری کاموں کا بیان

اللہ تعالیٰ ''غنی'' ہے...... اگر ہم جہاد نہیں کریں گے تو اسے کیا پرواہ؟...... وہ ہماری جگہ دوسرے افراد کو اس مبارک کام پر لے آئے گا......کوئی فخر نہ کرے...... اپنے چندے گنوانا، اپنی خدمات جتلانا، تھوڑی سی قید، زخم یا مشقت آجائے تو چیخ چیخ کر بے صبری سے اپنے تمام اعمال کو ضائع کر دینا یہ اہل وفا کا شیوہ نہیں، اہل اخلاص کا طریقہ نہیں...... دین حق پر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تک نے اپنی قیمتی جانیں دیں...... ان کو آروں سے کاٹا گیا...... ان کے گوشت کو لوہے کی زنبوروں سے نوچا گیا...... بھائیو! اپنے گناہوں پر استغفار...... صرف ''زبان'' کے گناہ ہی یاد کرنے بیٹھو تو چیخیں نکل جائیں...... جھوٹ، غیبت، چغلی، طعنے، تنقید، فخر، کلماتِ کفر، بے حیائی وغیرہ...... یہ چھوٹی سی زبان کے چند گناہ ہیں...... خوش نصیب ہیں وہ جو اپنے ایک ایک گناہ کو یاد کر کے روتے ہیں...... اور غفلت میں ہیں وہ جن کو اپنے گناہ نظر نہیں آتے...... دنیا میں بڑی جنگ شروع ہو چکی ہے...... اس جنگ میں وہی مسلمان اپنا دین اور ایمان بچا سکے گا جس میں لڑنے، مرنے کا جذبہ ہو گا...... اس لئے جہاد بھی فرض ہے اور دعوتِ جہاد بھی فرض ہے...... اور

پھر لڑنے، مرنے والے مجاہدین میں بھی وہی کامیاب ہوگا جو اخلاص، امانت اور شریعت پر ہوگا...... اس لئے دو کام ضروری ہوئے...... پہلا یہ کہ خود کو اور امت کو جہاد پر لانا ہے...... جہاد کے بغیر ذلت ہے، ایمان کو خطرہ ہے...... اور دوسرا یہ کہ مجاہدین کو اخلاص، امانت اور شریعت پر رکھنا ہے تاکہ جہاد قبول ہو، مقبول ہو۔

۲۴رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ
12/10/2015

مکتوب ۸۱

دین کے ان خدام کو ایک اہم نصیحت جنہیں وظیفہ اور تنخواہ دی جاتی ہے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ''مغفرت'' عطاء فرمائے...... کتنے بے شمار گناہ ہمارے کندھوں پر سوار رہتے ہیں مگر شیطان ہمیں ان کا احساس نہیں ہونے دیتا...... دوسری طرف دل اتنے سخت ہو گئے کہ ندامت کے چار آنسو ٹپکانا بھی مشکل...... دین کے کام پر اجرت، تنخواہ یا وظیفہ لینا جائز نہیں...... ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید اور سزا ہے جو اپنے دین کو دنیا کے بدلے بیچتے ہیں...... مگر اسلامی حکومت نہ رہی...... ریاستی بیت المال نہ رہا تو اہل علم نے تنخواہ اور وظیفے کی اجازت دے دی...... اور ساتھ یہ سمجھا دیا کہ یہ دین کے کام کی تنخواہ نہیں بلکہ وقت دینے کا معاوضہ ہے...... تب ایمان والوں نے ایسی احتیاط کی کہ...... پورا وقت دینے میں ایک منٹ کی بھی خیانت نہ ہو...... دینی سبق پڑھانے کے دوران ذاتی مہمان آگیا تو اس کے ساتھ جو چند منٹ گزرے وہ بھی لکھ لئے اور اپنے وظیفہ میں سے کٹوتی کرائی...... ایسے اہلِ امانت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اونچی نسبتیں عطاء فرمائیں اور تھوڑی آزمائش کے بعد ان کے لئے رزق کے غیبی دروازے کھول دیئے...... بے شک اہلِ امانت کو رزق کی کبھی تنگی نہیں آتی...... وظیفہ لینا اور پھر وقت پورا نہ دینا کتنا سخت گناہ ہے...... کیا کبھی دو آنسو اس گناہ کی معافی کے لئے ٹپکے؟...... اور

ایسے بے شمار گناہ ہمارے لئے سانپوں کی طرح پلتے رہتے ہیں ...... اگر توبہ، استغفار کا مستقل معمول ہو اور اسے اپنی اہم ضرورت سمجھا جائے تو ...... ایک ایک گناہ سامنے آتا چلا جاتا ہے اور اس سے توبہ کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے ...... اور پھر رب العالمین ان گناہوں کو بھی نیکیوں سے بدل دیتے ہیں۔

۲۶؍رمضان المبارک/ ۱۴۳۶ھ
14/10/2015

مکتوب ۸۲

عاشوراء کے روزے کی فضیلت کا بیان اور روزہ رکھنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا شکر گزار بندہ بنائے...... شکر اداء کرنے کا ایک بہترین طریقہ یعنی شکرانہ یہ ہے کہ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے "روزہ" رکھا جائے...... حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرعون کے غرق ہونے اور قوم کو آزادی ملنے کا شکر روزہ کے ذریعہ اداء فرمایا...... حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی "عاشوراء" کا روزہ شکرانے کے طور پر رکھا کہ ان کو اور ایمان والوں کو نجات ملی...... عاشوراء کے روزہ کی بڑی فضیلت ہے...... یہ روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روزے کا بہت اہتمام فرماتے تھے...... اس روزے کی سب سے افضل صورت یہ ہے کہ تین روزے رکھے جائیں......نو، دس اور گیارہ محرم...... اس کے بعد افضل یہ کہ دو روزے رکھے جائیں...... نو اور دس محرم...... ورنہ کم از کم "عاشوراء" کا ایک روزہ رکھنے کی ہمت ضرور کی جائے کہ یہ مبارک و مقدس دن سال میں ایک بار آتا ہے...... روزہ شکر ہے اور شکر سے ہر نعمت بڑھتی ہے...... اور روزے سے "صبر" نصیب ہوتا ہے اور صبر کا اجر و بدلہ بے حساب ہے...... "عاشوراء" اہل ایمان کے لئے فتوحات اور رحمتوں کا دن ہے...... اور شہادت بھی بہت بڑی رحمت ہے کہ اس سے انسان کو کامیابی اور راحت والی زندگی ملتی ہے...... شہداء کے قاتل مر کھپ جاتے ہیں جبکہ شہداء زندہ رہتے ہیں اور ہر دکھ اور ناکامی سے بچے رہتے ہیں...... حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء شہدائے کربلا کو سلام۔

۵ شوال المکرم/ ۱۴۳۶ھ
22/10/2015

سستی، کم ہمتی اور داڑھی منڈوانے کی مذمت

اللہ تعالیٰ ''کم ہمتی'' اور ''سستی'' سے ہم سب کی حفاظت فرمائے...... ایک مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ ''سستی'' کو برا سمجھے، بیماری سمجھے، عیب سمجھے اور آفت سمجھے...... کیونکہ ہمارے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''سستی'' سے نفرت فرماتے تھے...... پس ہمیں چاہئے کہ ''سستی'' سے بار، بار اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں...... اور تو اور ہم نے خود حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقوق میں کتنی غفلت اور سستی کر رکھی ہے...... اب تو داڑھی منڈوانے اور کتروانے والوں کو احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سنت سے بغاوت کر رہے ہیں...... جب سے دینداروں میں فوٹو، ویڈیو، موبائل، ٹی وی ٹاک شو اور فیس بک کی وبا آئی ہے تو...... اب داڑھی کی دعوت دینے والے بھی بہت کم رہ گئے ہیں۔

۲۲ رمحرم الحرام/ ۱۴۳۷ھ
05/11/2015

مکتوب ۸۴

''سنت'' کی تعریف اور ''مسواک'' کے فضائل کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اپنی ''محبت'' اور ''پسند'' کے اعلیٰ طریقے اپنے محبوب نبی ﷺ کو عطاء فرمائے...... آپ ﷺ نے ان طریقوں کو ''محبت'' کے ساتھ اپنایا...... یہ طریقے ''سنت'' کہلاتے ہیں...... ان میں خیر ہی خیر اور خوشبو ہی خوشبو ہے...... ''مسواک'' بہت اعلیٰ اور محبوب سنت ہے...... حضرت اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں...... حضور ﷺ جب گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک فرماتے...... اور آپ ﷺ نے اپنے وصال کے وقت جو آخری کام فرمایا وہ بھی ''مسواک'' تھا...... یہ مسواک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چبا کر نرم فرمایا تھا...... حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا مسواک فرما رہی ہیں...... بہت خوش ہوئے اور محبت کے اشعار پڑھے...... افسوس کہ آج بہت سے مسلمان مرد و عورت اس عظیم سنت سے محروم اور غافل ہیں...... شیطان کو مسواک سے بہت تکلیف ہوتی ہے...... کیونکہ مسواک کی برکت سے نماز ستر گنا زیادہ اجر والی ہو جاتی ہے...... اور دیگر اعمال کا اجر بھی اسی طرح بڑھ جاتا ہے...... دوسری طرف مسواک کی شان یہ ہے کہ ایک بار حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں حضرات کو مسواک کا ہدیہ دیا۔

۱۴ر صفر الخیر/ ۱۴۳۷ھ
27/11/2015

’’مسواک‘‘ کے بیس فوائد کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ہر ’’سنت‘‘ میں صحت اور برکت رکھی ہے...... اور قبر کی خوشبو اور آخرت کا نور...... مسواک بڑی اہم اور پاکیزہ سنت ہے...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف نے مسواک کے جو فوائد ارشاد فرمائے ہیں...... ان میں سے چند ملاحظہ فرمائیں:

① مرتے وقت کلمہ نصیب ہوتا ہے۔

② روح نکلنے میں آسانی ہوتی ہے۔

③ منہ خوشبودار ہوتا ہے۔

④ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

⑤ بلغم ختم ہوتا ہے۔

⑥ دانتوں کے کیڑے مرتے ہیں اور ان کی جڑوں کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

⑦ معدے کی اصلاح ہوتی ہے۔

⑧ آواز صاف ہوتی ہے۔

⑨ کھانا جلد ہضم ہوتا ہے۔

⑩ تجوید کے مخارج ادا کرنا آسان ہوتا ہے۔

⑪ نیند اور سستی دور ہوتی ہے۔

⑫ نماز اور ذکر میں نشاط ہوتا ہے۔

⑬ فرشتوں کو پسند آتا ہے۔

⑭ زیادہ نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔

⑮ دانت سفید ہوتے ہیں۔

⑯ منہ اور گلے کے زخم درست ہو جاتے ہیں۔

⑰ سگریٹ، چرس کا نشہ چھوڑنے میں آسانی ہوتی ہے۔

⑱ عبادات کا اجر بڑھ جاتا ہے۔

⑲ انسان اپنی فطرت پاتا ہے۔

⑳ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت پر عمل ہوتا ہے۔

اور بھی بہت سے فوائد اور فضائل ہیں...... شرط یہ ہے کہ سنت کی نیت سے کریں اور مستقل کریں...... اور ایسی عادت بنائیں کہ جب کبھی چھوٹے تو دل بے قرار ہو جائے...... اے مسلمان بھائیو اور بہنو! سنت مسواک، سنت مسواک، سنت مسواک۔

۱۶ رصفر الخیر/ ۱۴۳۷ھ
29/11/2015

مکتوب ۸۶

امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی نوازش کا بیان

کئی جگہیں ایسی ہیں جہاں "ہدیہ" پیش کرنے کا اجر و مقام "صدقہ" سے بہت زیادہ ہے، بہت ہی زیادہ...... ان جگہوں میں سب سے اونچی جگہ "بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے...... اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھیں کہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کو یہ سہولت دی ہے کہ...... وہ اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب چاہیں ہدیہ پیش کر سکتے ہیں...... سبحان اللہ! حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ...... دل عش عش کر اٹھتا ہے...... پھر دیر کیسی؟...... "درود و سلام" کے ہدایا بھیجیں...... صبح، شام بھیجیں...... دن، رات بھیجیں۔

۸/ذوالقعدہ/۱۴۳۵ھ
04/09/2014

مکتوب ۸۷

جو آخرت کا سیٹھ بننا چاہے اس کے لئے ایک خصوصی عمل کا بیان

اللہ تعالیٰ توفیق کے دروازے کھولے...... کیا آپ ''سیٹھ'' بننا چاہتے ہیں؟...... انگریز منحوس کا جب برصغیر پر راج تھا تب ''سیٹھ'' اسے کہتے تھے جس کے پاس ایک لاکھ روپے ہوں...... روپیہ اس وقت مضبوط تھا...... ہمارے مرشد سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کا پورا لشکر دو روپے میں دو وقت کا کھانا کھا لیتا تھا...... آج کل سیٹھ وہ ہے جس کے پاس بے شمار روپے ہوں...... اب آپ کے پاس ہمت ہو تو ایک کام کریں...... بال مونڈنے والی مشین لیکر کسی بکرے، دنبے اور گائے کے صرف ایک ہاتھ برابر بال کاٹیں...... ان کو شاپر میں ڈالیں...... اور گھر لے جا کر ان کو شمار کریں کہ کتنے ہیں؟...... بہت مشکل ہے نا!...... ہمارے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھایا کہ...... قربانی کرنے والے کے لئے ہر ایک بال کے بدلے ایک نیکی ہے...... سبحان اللہ!...... اتنی بے شمار نیکیاں...... حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وعدہ میں شک کرنا کفر...... پس اخلاص کے ساتھ ایک قربانی کی تو سیٹھ بن گئے سیٹھ...... بے شمار نیکیوں کے مالک سیٹھ...... بھائیو! یہ عظیم موقع سال میں صرف ایک بار آتا ہے...... اس لئے قربانی کے موقع پر دل کھول کر قربانی کیا کریں...... اور زیادہ سے زیادہ قربانی کیا کریں۔

۲۴ رذوالقعدہ/۱۴۳۵ھ
20/09/2014

مکتوب ۸۸

وہ مجاہدین جنہوں نے خود کو جہاد کے لئے وقف کیا پھر دنیا کے چکروں میں پھنسنے چل نکلے انہیں نصیحت اور ایک اہم نکتہ کا بیان

اللہ تعالیٰ ہماری ''عمر'' کا آخری حصہ پہلے حصے سے زیادہ بہتر بنائیں، آمین...... ہجری سال سنہ ۱۴۳۵ھ اپنے اختتام پر ہے...... یعنی ہماری عمر کا ایک اور سال بیت گیا...... اب معلوم نہیں کتنے دن یا منٹ کی زندگی باقی ہے...... اچھا ہوگا کہ اب ہم اپنے اگلے گھر کی فکر کریں اور دنیا کی فکریں بہت کم کر دیں...... افسوس کہ بہت سے مجاہدین جنہوں نے اپنی زندگیاں ''جنت'' کے بدلے بیچ دی تھیں، اب بازاروں میں گم ہو رہے ہیں...... پلاٹوں کے جھگڑوں میں وقت لگا رہے ہیں...... اور دنیا کے چکروں میں پھنس رہے ہیں...... کیا یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے اپنے سودے سے ''بے وفائی'' نہیں؟...... بھائیو! ان چیزوں سے کچھ ہاتھ نہیں آتا...... یہ دنیا کا فریب اور دھوکہ ہے...... وہ جو کُل وقتی جہاد میں تھے اور اب کاروباروں میں پھنس رہے ہیں وہ خود پر ظلم نہ کریں...... انہوں نے اگر توبہ نہ کی تو نہ جہاد کے رہیں گے اور نہ کاروبار کے...... کل کوئی یہ نہ کہے کہ ہمیں کسی نے سمجھایا نہیں تھا...... کاروبار حرام نہیں مگر آپ نے تو خود کو وقف کر دیا تھا...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی کاروبار کرتے تھے، مگر وہ اپنے عہد پر بہت پختہ تھے...... وہ دنیا کا کام بھی دین کے لئے کرتے تھے...... وہ شریعت کے پابند تھے...... وہ جب روئے

زمین کے خلیفہ بن گئے......تب بھی ان کا یہ حال تھا کہ زمانے کا خلیفہ ایک یہودی سے اپنی زرہ وصول کرنے کے لئے عدالت میں حاضر ہوا......تاکہ دین کی طاقت دین ہی کے لئے استعمال ہو، اپنے مال اور اپنی ذات کے لئے نہیں...... بھائیو! اللہ کے لئے دل کی ہمدردی سے کی ہوئی میری اس وصیت کو قبول کریں...... میں آپ کے لیے اپنے دل میں سوائے خیر خواہی اور قلبی محبت کے اور کچھ نہیں رکھتا...... نہ حسد، نہ تنگی، نہ نفرت، نہ سازش...... یہ وصیت قبول کریں گے تو سب سے پہلے خود آپ کا بھلا ہوگا...... پھر آپ کی اولاد کا، دین کا، جماعت کا اور امت کا...... ہاں! جو پہلے سے کاروبار اور ملازمت کرتے ہیں اور جز وقتی جماعت کا کام کرتے ہیں وہ شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے کاروبار کرتے رہیں۔

۲۵/ذوالحجہ/۱۴۳۵ھ
20/10/2014

مکتوب ۸۹

جمعۃ المبارک کے فضائل و برکات اور دو اہم اعمال کا بیان

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ’’احیاء علوم الدین‘‘ میں ’’جمعۃ المبارک‘‘ کے فضائل اور اعمال لکھے ہیں...... کیا آپ نے وہ پڑھے ہیں؟...... وہ لکھتے ہیں...... جان لو! یہ بڑا عظیم دن ہے، اس دن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو عظمت دی اور یہ دن خاص طور پر مسلمانوں کو عطاء فرمایا...... یہی وہ دن ہے جس میں اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوا کرے گی...... اور جو جمعہ کے دن جمعہ نماز کے لئے جتنا جلدی مسجد جائے گا وہ ’’زیارتِ الٰہی‘‘ میں اسی قدر آگے ہوگا...... روایت ہے کہ...... حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے، ان کے ہاتھ میں ایک سفید آئینہ تھا...... فرمایا یہ ’’جمعہ‘‘ ہے، جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطاء فرمایا ہے، تاکہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے بعد آپ کی امت کے لئے ’’عید‘‘ ہو...... اور روایت ہے کہ ہر جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ چھ لاکھ افراد کو جہنم سے آزادی عطاء فرماتے ہیں...... فرمایا: جس کا جمعہ سلامت اس کے باقی دن بھی سلامت...... جمعہ کے دن جب پرندے اور حشرات آپس میں ملتے ہیں تو کہتے ہیں...... سَلَامٌ سَلَامٌ وَیَوْمٌ صَالِحٌ...... جمعہ کا اصل فائدہ وہ پاتے ہیں جو ایک دن پہلے سے ہی جمعہ کا انتظار اور تیاری شروع کر دیتے ہیں...... اسی لئے بعض اسلاف جمعہ کی رات مسجد میں

گزارتے تھے...... جمعہ کی نماز کے بعد دو اعمال بہت وزنی ہیں:

① سورۃ الفاتحہ، سورۃ الاخلاص اور معوذتین ......سب سات سات بار۔

② سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ......ایک سو بار۔

۱۹،۲۰/محرم الحرام/۱۴۳۶ھ
[13,14/11/2014]

مکتوب ۹۰

جماعت کے ساتھیوں کو ایک اہم نصیحت

اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فضیلت اور افضلیت عطاء فرمائی ہے...... وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے قربانی دیتے ہیں...... جان کی بھی ،مال کی بھی...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’مجھے دنیا آباد کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا‘‘...... بھائیو! اللہ تعالیٰ کا دین قربانی مانگتا ہے اور یہ قربانی اللہ تعالیٰ کے پیارے اور خاص بندوں سے لی جاتی ہے...... شہادت ، گرفتاری ،خوف ، دربدری ،گھروں کی بے ترتیبی...... اہل و اولاد سے دوری...... بھوک ، پیاس ، فاقہ...... اولاد کی تعلیم و تربیت میں بے نظامی...... ان تمام قربانیوں کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت ہے...... ان قربانیوں سے پورے دین کو قوت ملتی ہے...... اسی لئے مجاہد کا اجر بے شمار ہے...... الحمدللہ! آپ حضرات کی قربانیوں سے محاذ آباد ہیں...... دعوت جہاد کا گلشن پُر بہار ہے...... ہزاروں مسلمان ایمان اور جہاد پر آرہے ہیں...... ایسے میں اگر آپ کو بار بار اپنا علاقہ اور اپنی رہائش بدلنی پڑتی ہے...... آپ کے بچوں کی تعلیم ،تربیت کا نظام درہم برہم ہوتا ہے تو اپنی اس قربانی پر شکر اداء کریں کہ...... آپ کو دین کے راستے کی تکلیف اور آزمائش کی نعمت ملی ہے...... دیکھیں! رب کریم فرما رہے

ہیں ......''جو ہمارے راستے میں تکلیفیں اٹھاتے ہیں، ہم ان کے لئے اپنے راستے کھولتے ہیں''...... بھائیو! سودا مہنگا نہیں...... اگر یہ سب کچھ نہ ہوتو پھر کونسا جہاد اور کونسی قربانی؟

۲۳ر صفر الخیر/۱۴۳۶ھ
16/12/2014

مکتوب ۹۱

تعمیر مسجد کتنا بڑا کام ہے؟ اس کی اہمیت کا بیان اور ایک نفسانی و نفاقی فتنے کی تردید

اللہ تعالیٰ نے ''مسجد'' کو بڑی شان عطاء فرمائی ہے...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے فوراً بعد ''مسجد نبوی'' تعمیر فرمائی...... اور خود تعمیر میں حصہ لیا...... پھر غزوۂ خیبر کے بعد دوبارہ تعمیر فرمائی...... تب بھی خود اینٹیں اٹھائیں، گارا بنوایا اور کام میں حصہ لیا...... اندازہ لگائیں...... جس کام پر حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیمتی وقت لگا وہ کام کتنا اونچا اور ضروری ہوگا...... پھر صرف وقت مبارک ہی نہیں...... محنت بھی اور پسینہ بھی...... ارے! ان کے پسینہ مبارک کا ایک قطرہ آسمان، زمین کے تمام خزانوں سے قیمتی ہے...... یہ تو شیطان اور کفار کی محنت ہے کہ آج مسجد کے کام کو چھوٹا سمجھا جاتا ہے...... یہ نفس اور نفاق کا فتنہ ہے کہ بعض مجاہد کہلوانے والے افراد بھی تعمیر مسجد کی محنت پر تنقید کرتے ہیں...... حالانکہ سچا مجاہد مساجد کا عاشق اور خادم ہوتا ہے...... آج مسجد کی تعمیر میں خود حصہ لینے کی سنت مسلمانوں نے ترک کر دی ہے...... ارے دین کے دیوانو! تم ہی آگے بڑھو...... کسی دن ذوق، شوق سے جا کر اینٹیں اٹھاؤ...... اور کام کرتے کرتے، گارے، مٹی، سیمنٹ اور پسینہ میں لت پت ہو جاؤ...... یہ حقیقی حسن کا ''بیوٹی پارلر'' ہے۔

۵/ جمادیٰ الثانیہ/ ۱۴۳۶ھ
26/03/2015

مکتوب ۹۲

”بہادر“ بننے کے سب سے طاقتور نسخے کا بیان

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا خوف نصیب فرمائے...... اللہ تعالیٰ کا خوف انسان کو بہادر بنانے کا سب سے طاقتور نسخہ ہے...... اللہ تعالیٰ کا خوف...... اللہ ،اللہ...... جو مخلوق سے جس قدر ڈرتا ہے اسی قدر مخلوق سے نقصان اُٹھاتا ہے...... دن، رات دکھ پاتا ہے...... مگر اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے خوف سے روتے ہیں۔

۴/صفر الخیر/۱۴۳۶ھ
27/11/2014

مکتوب ۹۳

’’مسجد‘‘اور’’مجاہد‘‘ کے باہمی تعلق اور یارانے کا بیان

اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس طرف بھی جہاد کے لیے تشریف لے گئے...... راستے میں مسجدیں بناتے گئے...... سب سے زیادہ مساجد غزوۂ تبوک میں بنائیں...... ۱۶ یا ۲۰...... اور کئی مساجد غزوۂ خیبر میں...... غزوۂ احزاب قریب تھا مگر اس میں بھی مسجد بنائی...... کائنات کی سب سے بڑی اور عظیم مسجد کعبہ شریف، مسجد الحرام بھی جہاد کی برکت سے آزاد ہوئی اور اہل اسلام کو نصیب ہوئی...... سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے جہادی لشکر کے سامنے یہودیوں نے ہتھیار ڈالے اور مسجد اقصیٰ مسلمانوں کو نصیب ہوئی...... پھر صلیبیوں نے اس پر قبضہ کرلیا تو سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کی جہادی تلوار نے یہ نعمت مسلمانوں کو واپس دلوائی...... دنیا میں سب سے زیادہ مساجد مجاہدین نے بنائیں...... اور مجاہدین کو سب زیادہ فائدہ ہمیشہ ’’مساجد‘‘ سے پہنچا...... خلاصہ یہ کہ مسجد اور مجاہد کی بہت پکی، بہت پرانی، اور بہت میٹھی یاری ہے۔

۹؍ جمادی الثانیہ/۱۴۳۶ھ
30/03/2015

مکتوب ۹۴

اللہ تعالیٰ کے راستے میں قربانیاں دینے والوں کے اجر، آزمائش کی حکمت اور دعاءِ استقامت کا بیان

اللہ تعالیٰ کے ہاں جب بندوں کی پیشی ہوگی...... اور یہ ضرور ہوگی...... تو اس دن ان لوگوں کے مزے ہوں گے، جنہوں نے دین کی خاطر قربانی دی...... کوئی زخم...... کوئی خون کا قطرہ...... قید کا کوئی دن...... خوف کے لمحات...... غم اور پریشانی...... اس دن یہ اعمال اتنے قیمتی، اتنے وزنی اور اتنے مقبول ہوں گے کہ دوسرے لوگ کہیں گے...... یا اللہ! ہمیں واپس دنیا میں بھیج...... وہاں ہم پر ایسی آزمائش آئے کہ ہمارے جسم قینچیوں سے کاٹے جائیں...... تاکہ ہمیں بھی قیامت میں ایسا انعام اور ایسا اکرام ملے...... ہاں! بے شک دین کے راستے کی آزمائش کے برابر اور کوئی نیکی نہیں...... اللہ تعالیٰ دین والوں پر آزمائش لاتے ہیں...... تاکہ کھوٹے، کھرے اور سچے، جھوٹے میں امتیاز ہو جائے...... جو جھوٹے اور کھوٹے ہوتے ہیں وہ بھاگ جاتے ہیں...... اور جو سچے ہوتے ہیں وہ آزمائش کی بھٹی میں پک کر اور مضبوط ہو جاتے ہیں...... اسی لئے ہمیں سکھایا گیا کہ جب آزمائش شروع ہو تو نہ گھبراؤ، نہ بھاگو اور نہ ڈھیلے پڑو...... بلکہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہو کر تین چیزیں مانگو:

① مغفرت، معافی

② ثابت قدمی

③ نصرت

دعاء یہ ہے:

{رَبَّنَا اغۡفِرۡلَنَا ذُنُوۡبَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡۤ اَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ}

دین کے خدام اور اہل آزمائش یہ دعاء خوب مانگا کریں...... دل سے مانگا کریں اور سینکڑوں بار مانگا کریں۔

۵؍ربیع الثانی/۱۴۳۶ھ
26/01/2015

مکتوب ۹۵

منکرین جہاد کے لئے دعاءِ ہدایت اور جہاد میں مال خرچ کرنے کے ایک عظیم فائدے کا بیان

۱ اللہ تعالیٰ ان تمام لوگوں کو ہدایت عطاء فرمائے...... جو خود کو مسلمان کہتے ہیں مگر جہاد فی سبیل اللہ کا انکار کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کے فریضے جہاد یعنی "قِتَال فِي سَبِيلِ الله" کا...... یہ لوگ بہت خطرے میں ہیں...... جہاد کا انکار دین، قرآن، شریعت اور سیرت کا انکار ہے...... کم از کم درجہ میں ہر مسلمان پر اس معاملہ میں دو باتیں لازم ہیں...... پہلی یہ کہ وہ جہاد یعنی "قِتَال فِي سَبِيلِ الله" کو اسلام کا فریضہ مانے...... اور دوسری یہ کہ وہ بھرپور محنت کرے کہ اس کی ذات سے جہاد کو نقصان نہ پہنچے۔

۲ یاد رکھیں! جہاد فی سبیل اللہ سے دین کے ہر شعبہ کو قوت ملتی ہے...... اس لیے جو جہاد میں مال خرچ کرتا ہے اس کو پورے دین پر خرچ کا اجر ملتا ہے...... یہ مقام کسی اور کام پر خرچ کرنے کا نہیں...... جو جہاد میں پہرہ دیتا ہے وہ پورے دین کی چوکیداری کرتا ہے۔

۱۹ر جمادیٰ الثانیہ/ ۱۴۳۶ھ
09/04/2015

مکتوب ۹۶

قرآن پاک میں تبدیلی ممکن نہیں خواہ کافر خوش ہوں یا ناراض

اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید اس لئے نازل ہوا کہ ہم اسے پورا پورا مانیں...... مکہ کے مشرک کہتے تھے کہ ہم ماننے کے لئے تیار ہیں اگر قرآن میں تھوڑی سی تبدیلی کر دی جائے...... فرمایا گیا یہ ممکن نہیں...... جس کو کامیابی چاہیے وہ دین میں پورا پورا داخل ہو...... جو کچھ دین مانے، کچھ کا انکار کرے...... جو قرآن کے بعض احکام مانے، بعض کا انکار کرے...... اسے دنیا میں ذلت اور آخرت میں دردناک عذاب ملے گا...... آج بھی یہی مطالبہ ہے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کو حالات کے مطابق بناؤ...... فلاں حکم بیان کرو، فلاں کو بیان نہ کرو...... یعنی دو دن زندہ رہ کر مر جانے والے کافروں کو خوش کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام کو بدل ڈالو...... کیا کوئی مخلص مسلمان یہ کافرانہ مطالبہ تسلیم کر سکتا ہے؟...... نہیں، ہرگز نہیں...... اگر ساری دنیا میں صرف ایک مسلمان باقی رہ جائے تو بھی اس پر لازم ہے کہ پورا قرآن مانے اور قرآن کے کسی حکم پر شرمندہ نہ ہو اور ہرگز شک نہ کرے...... قرآن پاک کی آیاتِ جہاد اس وقت کافروں اور منافقوں کو زیادہ کھٹکتی ہیں...... اس لئے دورۂ تفسیر آیاتِ جہاد وقت کی اہم ضرورت اور دینی غیرت کا اہم تقاضا ہے۔

۵؍شعبان المعظم/ ۱۴۳۶ھ
24/05/2015

مکتوب ۹۷

شہداء کرام کی زندگی کی قوت اور وسعت کا بیان

اللہ تعالیٰ ’’شہداء کرام‘‘ کو بڑی شان والی زندگی عطاء فرماتے ہیں...... ہمارے وہم وگمان سے بھی زیادہ طاقتور زندگی...... آج سے دوسو سال پہلے موبائل فون لوگوں کے وہم وگمان میں نہ تھا کہ ایک بٹن دباؤ اور ہزاروں میل دور بیٹھے آدمی سے باتیں کرو اور اسے دیکھو...... یہ دنیا کی ایجاد ہے...... دنیا میں مزید ایجادات بھی ہوں گی...... ان ایجادات کی جو آخری حد ہوگی وہاں سے شہید کی زندگی کا آغاز ہوگا...... اس لئے ہم اس زندگی کی طاقت کا وہم وگمان بھی نہیں کرسکتے...... بندے نے اپنے رب کو جان دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جان میں بڑی جان ڈال دی...... اور جو اپنے رب کو جان نہیں دینا چاہتے ان کی جان بہت کمزور ہوجاتی ہے...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اپنے وعدوں کا یقین عطاء فرمائے...... شہادت کا سچا شوق اور جنون عطاء فرمائے...... دنیا سے تنگ ہوکر نہیں...... صرف اپنے محبوب کی محبت میں شہادت کا شوق۔

۹؍شعبان المعظم/۱۴۳۶ھ
28/05/2015

مکتوب ۹۸

شہدائے کرام کے لئے جنت مہکائے جانے کا بیان اور ایک ایمان افروز واقعہ

اللہ تعالیٰ ’’شہداء‘‘ کے لئے جنت کو مہکاتے ہیں...... رمضان المبارک کے لئے بھی جنت کو مہکایا جاتا ہے...... آپ سوچیں گے کہ جنت تو خود خوشبودار ہے...... پھر مہکانے کا کیا مطلب؟...... دراصل اللہ تعالیٰ کا عرش جنت سے بہت اوپر ہے...... وہاں سے ایک خاص ہوا چلائی جاتی ہے...... سبحان اللہ!......عرش سے آنے والی ہوا...... وہ کیسی خوشبودار ہوگی؟...... اس سے جنت کو مہکایا جاتا ہے تو جنت کے درخت اور در و بام بھی جھومنے لگتے ہیں...... جہادِ افغانستان کے پہلے زمانہ میں خوست کے علاقے ’’باڑی‘‘ میں مجاہدین کا خط (یعنی فرنٹ مورچہ) تھا...... کچھ افغان مجاہدین نے وہاں ایک بڑی توپ لگا کر مورچہ بنایا ہوا تھا...... وہ اپنے قریب کسی اور گروپ کے مجاہدین کو مورچہ بنانے کی اجازت نہ دیتے تھے...... ایک دن کچھ عرب مجاہدین آ گئے...... تھوڑی سی بات چیت کے بعد ان کو قریب مورچہ بنانے کی اجازت دے دی...... ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ آپ کھانا نہ بنائیں...... کھانا ہم آپ کو بھیجیں گے...... دونوں مورچوں کے مجاہدین آپس میں گھل مل گئے...... عرب مجاہدین افغانوں کو نسوار وغیرہ سے روکتے تھے...... دو دن بعد افغان مورچے پر اسکڈ میزائل گرا، سب شہید ہو گئے...... عرب

ساتھی بھاگ کر گئے...... وہاں شہداء کے ٹکڑے دور دور تک بکھرے پڑے تھے......ایک عربی مجاہد جو بہت متقی تھا رو، رو کر درختوں سے گوشت کے ٹکڑے جمع کر رہا تھا......رات کو غمزدہ، تھکا ہارا سویا تو خواب میں دیکھا وہ سب مجاہد جنت میں خوش پھر رہے ہیں۔

۲۸ رشعبان المعظم/ ۱۴۳۶ھ
16/06/2015

مکتوب ۹۹

ایک قرآنی علمی نکتے کا بیان اور جماعت کو ایک اہم فہمائش

اللہ تعالیٰ ہمیں ''ظالم'' بننے سے اور ''مظلوم'' ہونے سے بچائے...... اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء مانگتے رہنا چاہیے...... حدیث شریف میں پوری دعاء آئی ہے...... گمراہ ہونے، دوسروں کو گمراہ کرنے...... پھسلنے یا دوسروں کو پھسلانے...... ظلم کرنے، ظلم جھیلنے...... جہالت کرنے، جہالت کا نشانہ بننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ...... ایک چیونٹی کی زبان سے ایک زبردست علمی نکتہ بیان ہوا...... جو اللہ تعالیٰ کو پسند آیا...... انعام کے طور پر اسے ''کلام اللہ'' کا حصہ بنایا اور چیونٹی کو سورۃ کا نام بنا دیا...... اَلنَّمل...... وہ علمی نکتہ یہ تھا کہ...... حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا لشکر جان بوجھ کر کسی چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کرتا...... سبحان اللہ! کیسا سچا اور کیسا گہرا نکتہ ہے...... دنیا میں جس کو بھی طاقت ملتی ہے وہ ظلم کرتا ہے، اکڑتا ہے، استحصال کرتا ہے...... مگر حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جتنی بھی طاقت مل جائے وہ ظلم نہیں کرتے...... حتیٰ کہ جانوروں پر بھی نہیں...... اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں گھس جاؤ...... کہیں سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے...... {وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ}...... یعنی وہ بے خیالی اور لاعلمی میں تمہیں کچل نہ دیں...... جان بوجھ کر تو وہ ایسا نہیں کریں گے...... کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان کے لشکر جان بوجھ کر کسی چیونٹی پر بھی ظلم نہیں

کرتے...... یہ جملہ بار بار لکھ رہا ہوں تاکہ جیش محمد کو ظلم سے نفرت ہو جائے...... اللہ تعالیٰ آپ کو بہت طاقت دے، شان دے...... مگر کسی پر ظلم نہ کرنا...... انسان تو انسان جانور پر بھی نہیں...... کیونکہ ظلم سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں......ظلم حرام ہے،ظلم اندھیرا ہے۔

۲؍رمضان المبارک/۱۴۳۶ھ
20/06/2015

مکتوب ۱۰۰

مجاہد کے محبوب الٰہی ہونے کی وجہ کا بیان
اور بزدلی وحُبِ دُنیا سے حفاظت کی دعاء

اللہ تعالیٰ نے صاف بتا دیا کہ...... جنت لینی ہے تو آزمائشوں کے لئے تیار رہو...... کلمہ دل سے پڑھو گے تو فتنے حملہ آور ہوں گے...... قید، خوف، زخم اور بہت کچھ...... جہاد اتنا افضل عمل اس لئے ہے کہ اس میں جہد ہے، قربانی ہے، تکلیف ہے...... یہ اسلام اور جنت کی سب سے اُونچی چوٹی ہے...... اور اُونچی چوٹی تک پہنچنے میں زور لگتا ہے زور...... جہاد ''مردِ مومن'' کا کام ہے...... جو جان دے سکتا ہو...... مال لٹا سکتا ہو...... قید سہہ سکتا ہو...... نام اور مقام کی قربانی دے سکتا ہو...... بیوی بچوں سے جدا ہو سکتا ہو...... زخم جھیل سکتا ہو...... اس لئے تو اللہ تعالیٰ نے ''مجاہد'' کو اپنا محبوب قرار دیا ہے...... اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت مانگنی چاہیے...... مگر آزمائشوں سے نہیں گھبرانا چاہیے...... جب انسان کے دل میں حُبِ دُنیا آجائے تو بزدلی بھی ساتھ آجاتی ہے...... اور بزدلی بڑی خطرناک اور ناپاک بیماری ہے...... یہ بے غیرتی کا بیج ہے...... بزدل انسان پلاسٹک کی بوتل بن جاتا ہے...... اور دین کو نقصان پہنچاتا ہے...... یا اللہ! بزدلی اور حُبِ دُنیا سے آپ کی پناہ۔

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ
24/06/2015

مکتوب ۱۰۱

ایک عجیب قرآنی نکتہ کا بیان اور مشکل حالات میں جینے کا حوصلہ پیدا کرنے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان کے لئے ہر ضروری بات نازل فرمادی ہے...... ایک عجیب قرآنی نکتہ دیکھیں...... فرمایا: نہ ہمیشہ رات رہتی ہے، نہ ہمیشہ دن...... اگر اللہ تعالیٰ رات کو ہی ہمیشہ کر دے تو کون دن لا سکتا ہے...... اور دن کو ہمیشہ کر دے تو کون رات لاسکتا ہے؟...... یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ رات، دن آتے جاتے رہتے ہیں...... عجیب نکتہ یہ کہ جب رات آجائے تو وہ اپنا وقت پورا کرتی ہے...... کوئی ہزار دعاء مانگے، کوئی لاکھ وظیفے کرے، کوئی لاکھ بے چینی دکھائے...... رات اپنے وقت پر ہی جاتی ہے...... اس لئے رات میں بھی جینا سیکھو، دن میں بھی جینا سیکھو...... پاکستان پر کفر پرستی، نفاق اور ظلم کی جو رات پرویز مشرف کے دور سے آئی وہ رات اب تک جاری ہے...... اسلام دشمن خفیہ ایجنسیوں نے مشرف کو استعمال کیا...... تاکہ پاکستان ٹوٹ جائے، بکھر جائے...... روس ہو یا امریکہ یہ سب اپنی عبرتناک شکست کا ذمہ دار پاکستان کو سمجھتے ہیں...... مشرف نے اس ملک میں خود دہشتگردی کھڑی کی...... تاکہ اس کی آڑ میں دینی جماعتوں، دینی اداروں اور دینی شخصیات کو کچلا جاسکے...... مشرف چلا گیا...... کفریہ طاقتوں نے زرداری لا بٹھایا...... وہ کام پورا نہ کرسکا تو لوہار برادران کو لایا گیا...... یہ سب امریکہ

سے تشکیل پر آتے ہیں...... موجودہ حکومت کچھ زیادہ سرگرم ہے...... یوں لگتا ہے راجا رنجیت سنگھ کا دور ہو...... رات جاری ہے...... یقیناً ضرور ختم ہوگی...... مگر اندھیرے کے خوف سے ایمان والے اپنے فرائض نہیں چھوڑتے...... مغرب، عشاء اور تہجد رات کو ہی اداء کرنی ہوتی ہے...... اور پھر فجر آجاتی ہے...... اذان گونجتی ہے...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

۲۵/رمضان المبارک/ ۱۴۳۶ھ
13/07/2015

امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل وخصائل کا بیان اور ان کے لئے ایصال ثواب کی ترغیب

اللہ تعالیٰ حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا مزید ''قرب'' عطاء فرمائیں...... وہ ہمارے شرعی امیر تھے...... امیر سے محبت اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ''محبت'' ہے...... کیونکہ امیر کی اطاعت کا حکم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے...... اور امیر کو مسلمانوں کے لئے ڈھال، سایہ اور رحمت بنایا ہے...... اللہ تعالیٰ نے ان کو اس زمانے میں اسلام کی عزت اور شوکت کا ذریعہ بنایا...... ان کے زمانے میں جہاد ایسا طاقتور ہوا کہ چالیس ملکوں کے مشترکہ لشکر سے ٹکرایا اور فتح یاب ہوا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت امیر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فتنوں سے بچائے اور ہمیں ان کے روحانی فیض سے محروم نہ فرمائے...... اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ...... حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے لکھا ہے کہ...... ان کے والد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ تھے...... بالکل اسی طرح ہمارے حضرت امیر المؤمنین رحمۃ اللہ علیہ بھی بلا مبالغہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ نظر آتے ہیں...... انہوں نے ماشاء اللہ وہ سب کچھ کر دکھایا جو بظاہر اس زمانے میں ناممکن بنا دیا گیا

ہے...... اسلام کو اس کی اصل شکل میں نافذ کرنا......کوئی آج صرف اپنے گھر پر تو کر کے دکھائے؟......دُنیا کے جدید وسائل کی محتاجی کے بغیر دنیا کی جدید ٹیکنالوجی کو شکست دینا...... یہاں تک کہ تیرہ سال تک دشمن ان کے قریب بھی نہ پھٹک سکا......اتنے طاقتور دشمن کے دل میں ان کو پکڑنے اور شہید کرنے کی حسرت ایک زخم کی طرح رستی رہے گی...... جبکہ ”حضرت رحمۃ اللہ علیہ“ نے صدیقین والی ”شہادت“ پائی جو عام شہادت سے بہت اونچی ہوتی ہے......ان کے لئے ایصال ثواب خود ہمارے لئے بڑی سعادت ہے...... روئی کو عطر میں بھگو کر کسی کو خوشبو لگائیں تو اپنا ہاتھ اور اپنی روئی پہلے ہی خوشبودار ہو جاتی ہے...... اور پھر اتنے عظیم مسلمان کے لئے ایصال ثواب......اور پھر فرشتوں کی ہمارے لئے واپس دعاء......سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

۱۸، ۱۹/ شوال المکرم/ ۱۴۳۶ھ
4,05/08/2015

’’تکبر‘‘ کی مذمت

اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں...... اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا...... ہم بہت چھوٹے ہیں...... جو بڑا ہے اس کو ’’تکبر‘‘ اور ’’بڑائی‘‘ کا حق ہے اور یہ اس کو زیبا ہے...... اور جو چھوٹے ہیں ان کی کامیابی ’’تواضع‘‘ میں ہے ’’بندگی‘‘ میں ہے...... انسان ہو کر جو بڑائی اور تکبر کرے وہ برباد ہو جاتا ہے...... ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہیے...... یااللہ! نفس کے تکبر سے بچا...... یااللہ! تکبر کی ذلت سے بچا...... ہر وہ چیز جو تکبر میں ڈالنے والی ہو فوراً چھوڑ دینی چاہیے...... کوئی عہدہ تکبر میں ڈالے تو اسے چھوڑ دیں...... ایسے عہدے کا کیا کرنا جو جہنم میں لے جائے...... شیطان تو ایسا ظالم ہے کہ جوتے اور کپڑے جیسی چیزوں سے بھی انسان کو تکبر میں ڈالتا ہے...... جس کو یہ مرض ہو وہ سادہ جوتا اور سادے کپڑے پہنے...... تاکہ آگ کے انگاروں سے بچ سکے...... اور جس کو ان چیزوں سے شکر نصیب ہوتا ہے وہ جیسے چاہے استعمال کرے...... گاڑی تکبر میں ڈالے تو فوراً موٹر سائیکل، سائیکل یا گدھے پر جا بیٹھیں...... اور اچھی گاڑی کو اپنی عزت نہ سمجھیں...... ہماری عزت اللہ تعالیٰ کی بندگی، اسلام سے وفاداری اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ہے......

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ نَبِیًّا......

بھائیو! اور بہنو! تکبر سے بچنا فرض ہے...... دعاء کریں، محنت کریں۔

۱۱/ ذوالقعدہ/ ۱۴۳۶ھ
27/08/2015

مکتوب ۱۰۴

سورۃ یٰسٓ شریف کے ایک مجرب عمل کی تلقین

اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان نعمتوں میں سے ایک نعمت ''سورۃ یٰسٓ'' ہے...... اس سورۃ کا ایک مجرب عمل ہے...... پہلے یہ عمل ''خصوصی'' تھا...... اب سب کے لئے ہدیہ کیا جاتا ہے...... جادو ہو یا نظر، دل کی کمزوری ہو یا بے چینی، شیطانی حملہ ہو یا جناتی، بیماری ہو یا کوئی حاجت، غم ہو یا الجھن و پریشانی...... ایک مجلس میں باوضو پانچ بار ''سورۃ یٰسٓ'' پڑھیں اور پھر کچھ درود شریف پڑھ کر دعاء کریں...... یہ لاعلاج مسائل کا حل ہے، ان شاء اللہ...... تین دن مسلسل عمل کریں تو عجیب تاثیر ظاہر ہوگی...... بہترین وقت تہجد یا عصر کے بعد کا ہے...... ویسے جب بھی کریں مؤثر ہے، ان شاء اللہ۔

۲۸ ؍صفر الخیر/ ۱۴۳۷ھ
11/12/2015

مکتوب ۱۰۵

اصل عشق نبوی اور حقیقی وفاداری کا بیان

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ہوں حضرت آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام کی کثرت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی خدمت اور اس دین کے لئے قربانی...... یہ ہے عشق، یہ ہے وفا، یہ ہے کامیابی...... نہ نقلی گنبد، نہ قمقمے...... نہ دیگیں، نہ مٹھائیاں...... اور نہ عشق ومحبت کے جھوٹے زبانی دعوے...... عشق میں جان دی جاتی ہے، جان پالی نہیں جاتی...... ہر سنت روشنی ہے، سورج سے بڑھ کر...... ہر بدعت اندھیرا ہے، اندھا اندھیرا...... اس لئے حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو علم لائے اسے اپنائیں...... جو تلوار لائے اسے اٹھائیں...... جو نور لائے اسے پھیلائیں...... جو مسواک لائے اسے نبھائیں...... اور جو دین لائے اسے چلائیں...... نہ واشنگٹن، نہ پیرس...... نہ دلی، نہ لندن...... بس مدینہ، مدینہ...... مدینہ، مدینہ...... اور مدینہ سے مکہ کو پالیں...... کعبہ کو پالیں...... اپنے رب کے دین، گھر اور جنت کو پالیں...... شکل وصورت مدنی...... تہذیب مدنی...... معیشت مدنی...... معاشرت مدنی...... چہرہ مدنی...... حیاء مدنی...... خوشبو مدنی...... کامیابی مدنی۔

۱۲ ربیع الاوّل/ ۱۴۳۷ھ
24/12/2015

۱۰۶

مکتوب

زندگی اور گھر کو "سلامتی" سے بھرنے والے عمل کا بیان

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ سب پر سلامتی ہو اے اہل اسلام!...... اللہ تعالیٰ کا ایک اسم مبارک "السلام" ہے...... جس کے معنیٰ ہیں "سلامتی"...... سلام اور سلامتی بڑی نعمت ہے...... اس لیے پکارا کریں...... یاسلام، یاسلام، یاسلام...... اور دعاء مانگا کریں...... اَللّٰھُمَّ یَاسَلَامُ سَلِّمْ...... اور حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام بھیجا کریں...... اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ...... گھر میں داخل ہو کر خوب محبت سے سلام کیا کریں...... کافی دیر بعد آئیں تو تین بار سلام کیا کریں...... آپ کا گھر سلامتی سے بھر جائے گا، ان شاء اللہ۔

۱۹/محرم الحرام/۱۴۴۱ھ
19/9/2019

مکتوب ۱۰۷

''ذکر اللہ'' اور ''تہجد'' کی ترغیب

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں عجیب مزہ ہے...... اللہ، اللہ، اللہ...... عجیب شان ہے...... اللہ، اللہ، اللہ...... اگر ایمان والے صرف ایک منٹ کے لئے کفار کے دلوں کی اصل حالت دیکھ لیں تو...... شکر کرتے کرتے جان دے دیں کہ...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا نام لینے کی اجازت اور توفیق دے کر ہم پر کتنا عظیم احسان فرمایا ہے...... اللہ، اللہ، اللہ...... مگر ہم مسلمان ان کافروں اور غافلوں کی دنیاوی شان وشوکت اور ٹیپ ٹاپ دیکھتے ہیں...... جسے دیکھنے سے ہمیں قرآن مجید میں منع فرمایا گیا ہے...... مسلمانو! شکر ادا کرو شکر...... اللہ، اللہ، اللہ...... دنیا کی ہر آبادی نے بس چند روز بعد قبرستان بن جانا ہے...... ''ذکر اللہ'' بڑی عظیم دولت ہے...... یہ نہ دل کو مرنے دیتی ہے اور نہ انسان کو...... بس آپ ایک بات مان لیں...... زندگی، زندگی بن جائے گی...... تہجد کی نماز کا کبھی ناغہ نہ کریں...... رات کے آخری تہائی حصے میں...... ہمارے عظیم، محبوب رب تعالیٰ خاص نزول فرماتے ہیں...... خاص اعلان فرماتے ہیں...... خاص نظر فرماتے ہیں...... خاص تجلی فرماتے ہیں...... اس وقت جاگا کریں...... مانگا کریں...... سجدے لٹایا کریں...... آنسو بہایا کریں...... راز دل سنایا کریں...... غم بھلایا کریں...... بیماری اور نحوست بھگایا کریں...... جائے نماز آنکھوں کے پانی سے بھگویا کریں...... سب کچھ مل جائے گا، سب کچھ...... اللہ، اللہ، اللہ۔

۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ
29/9/2019

مکتوب

جماعت کے رفقاء کو بھرپور محنت اور تیز ترین کام کرنے کی ترغیب اور جماعت کے تین نکاتی نصاب کلمہ، نماز، جہاد کی فضیلت، اہمیت اور جامعیت کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو تکبر، عجب اور ریاکاری سے بچائے...... بہت پیارے بھائیو!...... کام بہت زیادہ ہے اور وقت بہت کم ہے...... صحیح مسلم کی روایت ہے، حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جلدی جلدی اچھے اعمال کرلو کہ عنقریب تاریک رات جیسے فتنے آجائیں گے، آدمی صبح کو مسلمان اٹھے گا اور شام کو کافر ہوگا اور شام کو مسلمان ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا، وہ اپنا دین سامانِ دنیا کے بدلے بیچ دے گا۔''

[صحیح مسلم ۔ حدیث رقم:۱۸۶ ، ط:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

میرے بھائیو! تیز تیز کام کرو...... حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سات باتوں کے پیش آنے سے پہلے جلدی جلدی اچھے اعمال کرلو۔ دماغ اڑا دینے والا فقر و فاقہ، سرکش کردینے والی مالداری، سخت بیماری، بے عقل کرنے والا بڑھاپا، اچانک آنے والی موت، دجال کا شر اور قیامت۔''

[سنن ترمذی ۔ حدیث رقم:۲۳۰۶ ، ط:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

میرے بھائیو! کسی بھی وقت ان میں سے کوئی چیز آجائے گی...... تب پچھتانے کا کیا فائدہ ہوگا؟...... آج زبان چل رہی ہے...... اس سے اپنی آخرت بنالیں...... کیا پتہ کس ٹائم اچانک بند ہوجائے...... اور اسے کوئی بیماری

لگ جائے...... ایمان والے بھائیو!...... دنیا عمل اور محنت کی جگہ ہے اور آخرت، بدلے، عیش اور راحت کی جگہ ہے...... قرآن مقدس میں حوروں کی صفات کا بیان کس لئے ہے؟ ...... ان کی آنکھوں، صورتوں سے لے کر ان کے جسمانی حسن و جمال کی باریکیوں تک کا بیان...... جنت کے محلات، باغات کا بار بار تذکرہ...... تاکہ مؤمن یہاں دنیا کی عورتوں اور مکانوں میں ہی نہ کھو جائے...... یہاں گزارا اور وہاں بادشاہی...... فرمایا: {وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا} بہت بڑی بادشاہی...... کوئی ہے جو اس بڑی بادشاہی، جی ہاں اللہ تعالیٰ کی رضا والی بڑی بادشاہی کے لئے جان کی قربانی، مال کی قربانی دے...... اور مرتے دم تک محنت کرے...... بھائیو! آج مسجد جاؤ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے دو آنسو بہا کر ایمان مانگو اور مقبول کام کی توفیق مانگو...... دیکھو تو سہی مالک نے کتنا پیارا نصاب عطاء فرمادیا...... کلمہ، نماز اور جہاد...... سچی بات ہے اس نصاب کے تذکرے سے منہ میٹھا ہو جاتا ہے اور دل محبت سے دھڑکنے لگتا ہے...... مسلمان کلمہ پڑھتا ہے تو کتنا پاک اور کتنا اونچا ہو جاتا ہے...... ہمیں یہ حق حاصل نہیں کہ ہم کسی چیز کو اپنی مرضی سے فرض قرار دیں...... ہاں علاج کے لئے...... جیسے حکیم اور ڈاکٹر دوائی تجویز کرتے ہیں اور تاکید کرتے ہیں...... اسی طرح خوفناک فتنوں کے دور میں بارہ سو بار ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کا روزانہ ورد ایمان کی حفاظت کے لئے بے حد ضروری ہے...... بھائیو! سختی سے خود بھی اہتمام کرو اور دوسروں کو بھی اس میں لگاؤ...... مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کا تلفظ ٹھیک کراؤ...... اس کلمہ کا ترجمہ، معنیٰ، مطلب یاد کراؤ...... اور اس کلمے کی ایسی عظمت ان کے دل میں بٹھاؤ کہ وہ جان سے زیادہ اس کلمے کی حفاظت کریں...... اور نماز دین اسلام کا سر ہے...... بے نمازی پکے نمازی بن جائیں......

ادھورے نمازی پورے نمازی بن جائیں......گھروں میں اداء کرنے والے باجماعت اداء کرنے والے بن جائیں...... عورتیں تمام نمازیں اوّل وقت میں اداء کرنے والی بن جائیں...... پکے نمازی خشوع وخضوع سے نماز اداء کرنے والے بن جائیں...... اور تمام مسلمان نماز کو ہر کام سے زیادہ اہمیت دیں...... اور جہاد تو ماشاء اللہ جہاد ہے...... محکم فریضہ...... عظمت، عزت، مغفرت، سعادت اور بلندی کا دروازہ...... ایمان کا محافظ اور مؤمن کی شان...... جہاد کے بارے میں آپ حضرات ماشاء اللہ کافی جانتے ہیں...... اس نصاب پر جو مسلمان آجاتا ہے وہ فطرت پر آجاتا ہے...... ایمان یافتہ طبقے کے راستے پر آجاتا ہے...... مسجدوں اور محاذوں کے ماحول میں آجاتا ہے...... خود غرضی سے اٹھ کر قربانی اور ایثار کے مقام پر آجاتا ہے...... تو پھر پورے دین پر عمل کرنا صرف آسان ہی نہیں خود اس کا شوق بن جاتا ہے، ان شاء اللہ۔

۱۳/ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
07/03/2012

مکتوب ۱۰۹

ایک تمثیل سے اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی وسعت اور مجاہدین وداعین کے نہ ختم ہونے والے اجر کا بیان اور اخلاص کی دعوت

اللہ تعالیٰ کے خزانے بے شمار ہیں...... گندم کا وہ دانہ جو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتارا اس میں سے اب تک دانے ہی دانے نکل رہے ہیں...... ایک سے سو، پھر سو سے سات سو...... ایک دانے میں اللہ تعالیٰ نے کتنے خزانے چھپا دیئے کہ ختم ہی نہیں ہو رہے...... کیا کوئی دنیا میں ایسی چیز ایجاد کر سکتا ہے؟...... اللہ، اللہ، اللہ...... ایک گندم کے دانے پر غور کریں اور اپنے عظیم رب کی عظمت کو پہچانیں...... وہ پہلا دانہ جس سے اب تک ساری دنیا گندم، روٹی، آٹا کھا رہی ہے، اپنا خزانہ اگلے دانے میں ڈال گیا اور اگلا اپنے اگلے میں...... ہم تک دین کیسے پہنچا؟ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محنت سے...... وہ خزانہ اب تک آگے جا رہا ہے اور اجر ان کو پہنچ رہا ہے...... سب سے تیز فصل جہاد کی ہے...... اس کا پھل جلدی لگتا ہے، جلدی پکتا ہے اور قیامت تک جاتا ہے...... دعوت کا پھل وہاں تک پہنچتا ہے جہاں تک ہمارا وہم اور گمان تک نہیں پہنچ سکتا...... ہم مر جائیں گے کام اور خزانہ چلتا رہے گا تو ان شاء اللہ اجر بنتا جائے گا...... اس لئے تو جنت اتنی بڑی ہے...... دعوت اور جہاد کی توفیق اللہ تعالیٰ ان کو دیتے ہیں جن پر انہوں نے اپنا فضل فرمانا ہو اور جن کو اس مبارک سلسلے کی کڑی بنانا

ہو...... داعی اور مجاہد کبھی نہیں مرتا بلکہ موت کے بعد اس کے اعمال اس کی زندگی کے اعمال سے بھی زیادہ ہوتے ہیں...... بس شرط یہ ہے کہ اخلاص ہو...... کوئی غیرت مند انسان گوارہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کسی اور کو دیکھے...... تو غیرت کو پیدا فرمانے والا رب بھی اسے پسند نہیں فرماتا کہ اس کے بندے اس کے علاوہ کسی اور کے لئے اعمال کریں اور کسی اور کو دیکھیں...... دنیا دھوکے کی جگہ ہے، یہاں یہ دھوکہ بھی ہوتا ہے کہ فلاں ہمیں دے رہا ہے یا دے سکتا ہے...... نہیں، نہیں، ہرگز نہیں...... اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا...... وہی ہمیں کھلاتا ہے، پلاتا ہے، عزت اور رزق دیتا ہے، زندگی اور موت دیتا ہے...... بھائیو! بہت نفع کی تجارت ہے...... دنیا اور آخرت کے مالک سے ہم سب سودا کرلیں...... اور اپنی زندگی اسی کی خاطر اس کے کام کے لئے وقف کردیں...... اور اپنی جان اور مال اس کو دے کر اس سے اس کی رضا اور جنت خرید لیں۔

۱۶/ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
10/03/2012

مکتوب ۱۱۰

جماعت کی دعوت کے خدوخال کا بیان اور احبابِ جماعت کو شرحِ صدر سے کام کرنے کی تلقین

پیارے بھائیو! پورے اطمینان سے اور شرح صدر سے کام کرو...... یہ خالص دین کا کام ہے...... ہم لوگوں کو کسی شخصیت کی طرف نہیں بلا رہے اور نہ کسی غلط عقیدے کی طرف...... ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں...... رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بلاتے ہیں...... قرآن پاک اور سنت کی طرف بلاتے ہیں...... ہم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو عادل اور جنتی اور کامیاب مانتے ہیں...... اہلِ بیت اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان سب کا اعزاز و احترام ایمان کا تقاضا ہے...... ان کی اقتداء میں ہدایت ہے اور ہم ان کو کسی تنقید کا ہدف بنانا درست نہیں سمجھتے...... ہم حضرات علماء کرام کا ادب و احترام کرتے ہیں...... اور ان سے دینی رہنمائی لیتے ہیں...... ہم قرآن پاک کی طرف اور اتباعِ سنت کی طرف امت کو بلاتے ہیں...... ہم ایمان، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور جہاد کی دعوت دیتے ہیں...... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی محنت کرتے ہیں...... ہمارے ہاں نہ ملحدانہ گستاخی کی گنجائش ہے اور نہ شرکیہ عقیدت کی...... ہم بیعت علی الجہاد کو بڑی سعادت و نعمت سمجھتے ہیں...... ہم مسلمانوں کو جماعت بننے کی دعوت دیتے ہیں...... کیونکہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے...... ہمارے پاس

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ پورے دین کی دعوت اور دین کے عملی میدان موجود ہیں...... اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کوئی فخر نہیں، کوئی ذاتی غرض نہیں ...... کوٹھی، کار، منصب کی کوئی خواہش نہیں ...... وہ جو اپنی جان ہتھیلی پر لئے پھرتے ہیں اور ہر دعاء میں شہادت مانگتے ہیں ان کو کسی سے کیا دنیاوی غرض ہو سکتی ہے...... ہم اپنی کوتاہیوں پر نادم اور شرمندہ ہیں...... اور خود کو اور اُمت کو استغفار کی طرف بلاتے ہیں...... ہم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور بندوں کا کام ہے عاجزی، تواضع اور مسکینی...... ہم اس عاجزی، تواضع، مسکینی پر مرنے جینے کی دعاء کرتے ہیں...... ہاں! جو اسلام کے دشمن ہیں...... جو میرے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گستاخ ہیں...... اور جو مسلمانوں پر ظلم کرنے والے ہیں، وہ ہم سے ہرگز کسی عاجزی، تواضع اور مسکینی کی اُمید نہ رکھیں...... ان کے لئے ہم تلوار والے نبی کے تلوار والے امتی اور گھمسان کی جنگیں لڑنے والے نبی کے جنگجو امتی ہیں...... پورا پورا ناپ تول کر ہر ظلم کا جواب دینے والے۔

۱۷/ربیع الاوّل/۱۴۳۳ھ
11/03/2012

مکتوب 111

مردوں کو اپنی خواتین کی اصلاح کی فکر کرنے کی تاکید اور عورتوں کو بہت سی قیمتی نصائح

اللہ تعالیٰ اسلام کو پورے عالم پر غلبہ اور مسلمانوں کو قوت، اتحاد اور شوکت عطاء فرمائیں۔

میرے بھائیو! اپنی خواتین پر ایسی محنت کرو کہ ان کو جان سے زیادہ ایمان عزیز ہو جائے...... بے شک ایمان جان سے زیادہ قیمتی ہے...... اور ان کو مال سے زیادہ اعمال سے محبت ہو جائے...... وہ اپنی ناک سے زیادہ اپنے فرائض کی فکر کریں...... اور غیبت چھوڑ کر دعوت میں اور غفلت چھوڑ کر ذکر میں لگ جائیں...... میرے بھائیو! خواتین کو سمجھاؤ کہ انسان صرف جسم کا نام نہیں...... جسم، روح اور عقل کا نام ہے...... صرف جسم کی فکر کرنے والے حیوان بن جاتے ہیں...... اپنی روح اور عقل کو عبادت، ریاضت اور اخلاق سے مزین کریں...... ہر قدم پر بیوٹی پارلر...... نمائش، نمائش اور صرف نمائش...... ذلت ہے میرے بھائیو! ذلت...... کہ بناوٹ کی اتنی فکر...... کتنے جوڑے تھے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور اماں فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس؟...... جوڑے تو خاک میں مل جاتے ہیں...... ان کے پاس تو جو کچھ تھا وہ آج تک روشن ہے، چمک رہا ہے، مہک رہا ہے...... کاش! عورتوں پر محنت ہو تو یہ بہت کام والی بن جاتی ہیں...... دورِ نبوت کا مطالعہ

کریں، اسلامی تاریخ پڑھیں...... عورت جب بھی کپڑے، جوتے، مکان اور مال کی خواہشات سے آزاد ہوئی تو اس نے مردوں سے زیادہ دین کی خدمت کی...... آج کی مسلمان بہن کو اس کا مقصدِ حیات سمجھانے کی ضرورت ہے...... اسے یہ یاد دلانا چاہیے کہ قرآن پاک پر عمل اس کے لیے بھی ضروری ہے...... اور وہ بھی اپنی گھریلو ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ دین کی بڑی خدمت کر سکتی ہے...... مگر یہ اس وقت ممکن ہوگا جب وہ اپنے نفس، اپنی ذات اور اپنی ادنیٰ خواہشات کی فکر سے آزاد ہو، اور اپنے ایمان اور حیاء میں پکی ہو...... تھوڑا سا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بے انتہاء رحمتیں خواتین پر ہیں...... حدیث شریف میں ہے جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے، وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے...... کتنا آسان نصاب ہے...... گھر بیٹھے بیٹھے ہمیشہ کی جنت...... اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ہر معاملے میں آسانی عطاء فرمائی...... مجبوری کے دنوں میں نماز معاف مگر اجر وثواب پوری پوری نماز کا ملتا ہے...... سونا اور ریشم پہننا جائز، جنت میں بھی ملے گا...... خاوندوں کے ذمہ لازم کہ نفقہ دیں، رہائش دیں اور حسن سلوک کریں...... بیٹوں کے ذمہ لازم کہ ماں کے قدموں میں جنت ڈھونڈیں...... پورے قرآن میں کسی سورۃ کا نام ''رجال'' یعنی مرد نہیں، جب کہ سورۃ ''النساء'' موجود ہے...... ''نساء'' کے معنیٰ ''عورت'' ہیں...... جہاد پر نکلنا عورتوں پر فرض نہیں لیکن اگر بیٹھ کر تعاون کریں تو جہاد کا پورا اجر پائیں...... اور اگر گھر کے کونے میں نماز ادا کریں تو جامع مسجد کی نماز باجماعت سے زیادہ اجر پائیں...... آسانیاں ہی آسانیاں...... رحمت ہی رحمت...... خواتین کو

سمجھائیں کہ وہ ان رحمتوں کو سمیٹیں اور اپنے دل یعنی اپنی روح کو طاقتور بنائیں...... دنیا کی روزی خود آتی ہے، وہ اپنی آخرت کی فکر کریں...... اکیلی قبر، خوفناک اندھیرے، لمبا سفر، برزخ، آخرت، وہاں یہ حسن کام آئے گا نہ زینت...... نہ چالاکی کام آئے گی نہ حیلے...... وہاں بیٹے ماؤں سے اور خاوند اپنی بیویوں سے بھاگ رہے ہوں گے...... وہاں اپنا ایمان کام آئے گا، سچا ایمان...... دیکھو بہنو! وہ ایمان موجود ہے یا نہیں؟...... وہاں اعمال کام آئیں گے، خالص اعمال، ریا سے پاک اعمال...... دیکھو بہنو! وہ اعمال موجود ہیں یا نہیں؟...... بہنو! اپنی ذات کے خول اور فکر سے باہر آ کر اپنی آخرت اور اپنے دین کا سوچو...... تب رحمت الٰہی بارش کی طرح برسے گی...... اے بہنو! نصرت دین محمد ﷺ کے لیے خود کو تیار کرو...... ہاں بہنو! نصرت دین محمد ﷺ۔

۱۴/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۳ھ
07/04/2012

دوسروں کے عیب ڈھونڈنے کی مذمت اور پردے کی اہمیت وضرورت کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو حسن خاتمہ نصیب فرمائیں اور بُرے خاتمے سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی کہ:

''خبردار! دوسروں کے عیبوں کے پیچھے مت پڑو۔''

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۴۸۸۰ ، ط:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

عیبوں کے پیچھے پڑنے کا مطلب، عیب تلاش کرنا، ڈھونڈنا، اور پھر پھیلانا...... دوسروں کے عیبوں کے پیچھے پڑوگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں گھر بیٹھے رسوا کردیں گے...... مدینہ منورہ میں ایک بزرگ تھے، پرانے زمانے کی بات ہے...... ان کی ایک بہن کا انتقال ہوگیا...... تدفین کے بعد کسی ضرورت سے قبر دوبارہ کھولنی پڑی، دیکھا کہ آگ کے شعلوں میں جل رہی ہے...... بظاہر نیک تھی، بھائی حیران...... والدہ سے پوچھا کہ کیا گناہ تھا اس میں؟...... بتایا: نماز سستی سے پڑھتی تھی، اور کان لگا کر عورتوں کی باتیں سنتی اور پھر ان کو پھیلاتی تھی...... بھائیو اور بہنو! غیبت، چغلی، بہتان اور فحش باتیں، زبان کے یہ گناہ کتنے عام ہوگئے ہیں...... کبھی آپ نے اپنی اور اپنے گھروں کی فکر کی؟...... دوسروں کو حقیر سمجھنے کا مرض اور اپنی ذات کا تکبر اور فخر، یہ سب ناپاک

چیزیں ہیں...... انسان کے انجام اور خاتمہ کو خراب کرنے والی......
اور اللہ بچائے خاتمہ خراب ہوگیا تو کیا بنے گا؟...... اگر ہم نے خود کو اور اپنی خواتین کو ذکر میں لگایا ہوتا، تلاوت میں لگایا ہوتا، دعوت میں کھپایا ہوتا، تو زبان کی یہ مہلک بیماریاں عام نہ ہوتیں۔

میں نے ایک خاتون کا واقعہ پڑھا...... وہ حج ادا کر کے بحری جہاز پر واپس اپنے ملک جارہی تھیں...... راستے میں جہاز غرق ہونے لگا...... اس وقت کسی کو ہوش نہیں تھا...... سب چیخ چلا رہے تھے، مگر اس خاتون کو اتنے سخت لمحات میں صرف دو باتوں کی فکر تھی...... ایک تو یہ کہ پردہ اور حجاب پورا ہو...... دوسرا یہ کہ میرا خاوند مجھ سے راضی ہے کہ نہیں؟......لوگ جانیں بچارہے تھے، وہ اللہ کی بندی ایمان کی فکر میں تھی...... اس نے اطمینان سے حجاب اوڑھا اور اپنے خاوند سے پوچھا: آپ مجھ سے راضی ہیں؟...... جب دونوں کاموں کا اطمینان ہوگیا تو ذکر کرتی، ہنستی، مسکراتی اپنے رب سے جاملی...... دنیا سے جان چھوٹی، اور جنت کی ملکہ بن گئی، کیسا اچھا خاتمہ ہے؟

عورت کے لیے پردہ عجیب شان ہے، عجیب عزت ہے، عجیب نور ہے، عجیب لذت ہے، عجیب طاقت ہے، عجیب وقار ہے، بلکہ اس کے ایمان کا حصہ ہے، اور اس کی بلند شخصیت کی تکمیل ہے...... عورت کو جب پردہ کی حقیقت سمجھ آجاتی ہے تو اس کی قلبی تمنا یہ ہوتی ہے کہ مرنے کے بعد بھی کوئی غیر محرم مجھ پر نظر نہ ڈالے...... پردہ عورت کی وہ سلطنت ہے جس میں بیٹھ کر وہ بڑے بڑے عظیم الشان کام کرتی ہے، اور ایک الگ دنیا کی حکومت چلاتی ہے...... شرط یہ ہے کہ پردہ پکا اور پورا ہو، مجبوری سمجھ کر نہیں بلکہ دل کی خوشی سے ہو اور ہر

مسلمان عورت پردے کو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان سمجھے...... آپ یقین کریں جس عورت کو پردے سے قلبی محبت ہو وہ ایمان کی ایسی لذت، حلاوت اور سکینت پاتی ہے کہ بے پردہ یا پردے میں خیانت کرنے والی عورتیں اس کا تصور بھی نہیں کرسکتیں۔

۱۶/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۳ھ
09/04/2012

مکتوب ۱۱۳

خواتین کو اہم نصائح اور ان کی دینی ذمہ داریوں کی یاد دہانی

اللہ تعالیٰ مسلمان خواتین کو با مقصد زندگی اور فلاح دارین نصیب فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ہم نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔'' [الطور:۵۶]

کیا صرف مردوں کو؟...... انسان تو سب ہیں، مرد ہوں یا عورت...... معلوم ہوا کہ عورت کی زندگی کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے...... عبادت کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لیے پورا کرنا...... زیورات مقصد نہیں، کپڑے مقصد نہیں، مکان، رونا دھونا مقصد نہیں، کھانا پینا، عیش اڑانا مقصد نہیں...... آپ جانتے ہیں کہ جو اپنے مقصد سے ہٹ جائے وہ جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے...... مرد کی طرح عورت کے لیے بھی قبر ہے، حشر اور حساب وکتاب ہے، اس کے لیے بھی ثواب وعذاب ہے...... قرآن پاک صرف مردوں کے لیے نہیں، عورتوں کے لیے بھی راہنما اور ہدایت ہے...... دین کا لازمی اور ضروری علم عورتوں پر بھی فرض ہے...... ہم ایک امت ہیں، کچھ اس میں مرد ہیں اور کچھ عورتیں...... بعض احکامات میں فرق ہے، مگر بنیادی کام سب کا ایک ہے...... اسلام نے کام بھی سمجھا دیئے اور شرعی حدود بھی مقرر فرما دیں...... آج دین

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر طرف سے حملے ہیں...... آج اُمتِ مسلمہ ساری دُنیا میں مظلوم ہے...... مسلمان خواتین کو چاہیے کہ وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا درد محسوس کریں...... کیونکہ سب مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں اور ایمان والے آپس میں بھائی، بہنیں ہیں۔

اے مسلمان بہنو! خود کو گھریلو جھگڑوں سے اُونچا کرو...... اپنی قبر اور آخرت کا سوچو...... اپنی ذمہ داری محسوس کرو...... اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرو...... اور دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انصار بن جاؤ...... کب تک ساس بہو کے جھگڑے؟...... کب تک حقیر دُنیا کی زیب و زینت کا شوق؟...... کب تک اپنے خاوندوں پر مکمل قبضے اور کنٹرول کی فضول، بے کار اور ناجائز سوچ؟...... خود کو اُونچا کرو...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو اونچے مقاصد کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

۱۷ر جمادی الاولیٰ/۱۴۳۳ھ
10/04/2012

مکتوب ۱۱۴

”مساجد اللہ“ کی صفائی ستھرائی کی زوردار ترغیب اور اس کی برکات و ثمرات کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب اپنے قرب والے اعمال کی توفیق نصیب فرمائیں...... میرے بھائیو! ایک عجیب عاشقانہ عمل ہے...... بہت عجیب...... لوگ آج اسے چھوٹا کام سمجھتے ہیں...... حالانکہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کو اس کام کا حکم ملا...... اندازہ لگائیں...... انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مرغوب عمل...... خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا دل پسند عمل...... بھائیو! جب دلوں میں ایمان تھا تو امت کے بڑے لوگ وہ عمل کرتے تھے...... اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ اس عمل میں کوئی ان سے سبقت نہ لے جائے...... حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ جیسے جہاد اور تصوف کے امام کو اس عمل پر دو بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا اور نقد انعام ملا...... ہاں بھائیو! یہی عمل جنت کی حورعین کا مہر ہے...... سنیے! وہ عمل ہے ”مساجد اللہ“ کی صفائی، ستھرائی، دھلائی اور تطہیر کا عمل...... ہائے! عجیب بے غیرتی محسوس ہوتی ہے کہ اس عمل کے لئے آج ملازم رکھے جاتے ہیں...... ہائے افسوس! کہ اپنی خواب گاہیں چمکتی مہکتی ہیں جب کہ مسجد کی صفائی سے غفلت...... ارے! مسجد سے دل لگانا ایمان کی واضح علامت ہے...... مسجد میں مٹی، خاکہ، میل کچیل کو دیکھ کر ایمان والے ایسے بے تاب

ہوتے ہیں کہ اپنے کپڑوں، رومالوں، داڑھیوں سے صاف کرنے لپک پڑتے ہیں...... کہ ہائے! میرے محبوب رب کا گھر اس حالت میں؟...... مسلمانوں کے دل پاک تھے تو ان کی مساجد اور مدارس شیشے کی طرح چمکتی اور دلہن کی طرح مہکتی تھیں...... مگر اب کیا حال ہے؟...... ولیموں میں صاف کپڑے اور مساجد میں مسلمان میلے کچیلے آ کھڑے ہوتے ہیں اور شرم تک نہیں آتی کہ کس کے سامنے کھڑے ہیں...... بھائیو! آقا مدنی ﷺ نے مسجدوں کو پاک صاف رکھنے اور ان میں خوشبو مہکانے کا حکم دیا...... لکھنا نہیں چاہیے مگر لکھ رہا ہوں جو مساجد کو پاک صاف رکھتا ہے اور اس میں خوشبو لگاتا ہے اور مہکاتا ہے وہ دنیا میں رزق کی تنگی سے آزاد ہو جاتا ہے...... چلو چھوڑیئے دنیا کو...... سوچیے تو سہی مساجد کا مقام، مساجد کی عظمت اور مسجد کی شان...... بڑے شان والے ائمہ خود مسجدوں میں جھاڑو دیتے تھے اور کسی کو اس میں اپنے اوپر ترجیح نہ دیتے تھے...... مسلمان کو مساجد میں جانے کے لئے زینت کا حکم قرآن پاک نے دیا...... بات لمبی ہو رہی ہے...... آپ کے ساتھ دل کا غم بانٹتا ہوں تو قصہ طویل ہو جاتا ہے...... شکر ہے آپ بات سنتے ہیں...... عمل کرتے ہیں...... میرے بھائیو! اپنا ہی فائدہ ہے...... عشاء کی نماز میں جن کپڑوں میں گئے اب صدر، وزیراعظم کی دعوت آجائے تو انہی کپڑوں میں جاؤ...... رَبّ تعالیٰ سے نہ کوئی اکبر ہے نہ کوئی بڑا...... مسجد کی صفائی کا اہتمام کریں...... ہر ضلع کے ساتھی کم از کم اپنی جماعت کی مسجد کو شیشے کی طرح چمکا دیں...... اور اس کام میں بڑے چھوٹوں سے سبقت کریں...... مسجد کے ساتھ مدارس کی بھی خوب صفائی ہو...... یہی ایمان کا تقاضا ہے...... چند ساتھی مل بیٹھیں کہ یار

چلو اپنے اپنے گھروں سے سامان لاتے ہیں جھاڑو، وائپر اور محلے کی مسجد کو چمکاتے ہیں...... امت کے ائمہ مساجد اور مدارس کے بیت الخلاء تک خود صاف کرتے تھے......علماء اور قراء صاحبان اپنے شاگردوں کو ساتھ لے کر ہفتہ میں کم از کم ایک بار صفائی کریں...... اور مالک کی رضاء کے لئے کریں......بس بھائیو! اتنا ہی کافی ہے...... اللہ کرے آپ سب کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے اور مزاج کا حصہ بن جائے......تب ان شاء اللہ آپ اپنے دل میں عجیب پاکی اور ایمان کی حلاوت پائیں گے...... آخری بات یہ کہ مساجد کی صفائی کا مربوط نظام بنائیں...... اخلاص اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مبارک عمل اپنے ذاتی خرچ سے کریں......تاکہ بھرپور برکت پائیں۔

۲۰ر جمادی الثانیہ/۱۴۳۳ھ
12/05/2012

115

مکتوب

فرائض کی اہمیت وضرورت اور داعیانِ فرائض کے مقام کا بیان

اللہ تعالیٰ میرا اور آپ سب کا سینہ اسلام کے لئے کھول دیں...... اور ہم سب کو اپنی طرف سے نور عطاء فرمائیں...... چند ضروری باتیں عرض ہیں......توجہ سے غور فرمائیں:

① ایمان اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان ہے......ایمان کے بعد سب سے بڑا احسان دین کے فرائض ہیں......نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد...... یہ تمام چیزیں انسان کی کامیابی کے لئے ضروری تھیں تو اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا اور ان کو فرض فرمادیا۔

② فرائض کی ادائیگی میں انسان کے لئے دنیا میں بھی فائدے ہیں اور آخرت میں بھی...... جب کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں......فرائض کی ادائیگی ایک انسان کے لئے روٹی، کپڑا، مکان اور علاج سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

③ فرائض ادا نہ کرنے کی وجہ سے قبر کا عذاب الگ اور جہنم کا عذاب الگ...... جب کہ دنیا میں فرائض چھوڑنے والا انسان بے شمار خیروں سے محروم ہوجاتا ہے......اور اس کا دل اور نفس کسی گندے جانور کی شکل اور صفت اپنالیتا ہے۔

④ کسی ایک انسان کو فرائض پر لانا ہزاروں بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہزاروں بیماروں کا علاج کرنے سے بہت افضل ہے...... کیوں کہ جب فرائض اٹھ جاتے ہیں تو زمین پر فساد ہی فساد، ظلم ہی ظلم عام ہوجاتا ہے......لوگ بھوکے

مرتے ہیں، بیماریاں اور آفتیں بارش کی طرح برستی ہیں...... گویا کہ لوگوں کو فرائض پر لانا پوری انسانیت پر احسان ہے۔

(۵) فرائض اللہ تعالیٰ کے لازمی اور حتمی قوانین کا نام ہے...... ایسے قوانین جن کو کوئی منسوخ نہیں کرسکتا اور نہ تبدیل کرسکتا ہے...... ان قوانین پر عمل کرنے سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ براہِ راست جڑ جاتا ہے...... جب فرائض پر عمل کا یہ مقام ہے تو ان لوگوں کا کیا مقام ہوگا جو فرائض کی دعوت دیتے ہیں...... جو معاشرے میں فرائض کو زندہ کرتے ہیں...... یقیناً بہت بڑا اور خاص مقام۔

(۶) ساری دنیا کے نوافل مل کر ایک فرض کے برابر نہیں ہوسکتے...... کروڑوں روپے کا صدقہ ایک روپیہ فرض زکوٰۃ کے برابر نہیں ہوسکتا...... ساری دنیا کے مجاہدے فرض جہاد کے ایک منٹ کے برابر نہیں ہوسکتے...... وجہ یہ کہ فرض کے بغیر ایمان کا وجود خطرے میں ہوتا ہے...... اور ایمان جان کی طرح ہے، روح کی طرح ہے۔

یہ چھ باتیں بہت اہم ہیں، ان کو یاد کرلیں، دل میں بسالیں...... ہزاروں فتنوں سے جان چھوٹ جائے گی...... لوگوں نے آج نفل، مستحب اور بدعت کاموں کو فرائض سے زیادہ اہم بنادیا ہے...... اُمت کو فرائض یعنی کلمہ، نماز، جہاد وغیرہ کی دعوت دینے والے حضرات اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا احسان دیکھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں...... اور مسلسل اداء کرتے رہیں...... بہت والہانہ شکر۔

۲۸ شعبان المعظم/۱۴۳۳ھ
19/07/2012

مکتوب ۱۱۶

دشمنانِ اسلام کی چیرہ دستیوں کا بیان اور منافقین کی دو قسموں کی نشاندہی

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انصار بنائیں...... اس وقت مسلمان دوہری تلوار سے کاٹے جا رہے ہیں...... ایک طرف دشمنانِ اسلام کافر ہیں...... جو دن رات مسلمانوں کو مار رہے ہیں، ستا رہے ہیں...... کئی علاقوں کی تو مسلمانوں کو خبر تک نہیں کہ وہاں کے مسلمانوں پر کیسے خوفناک مظالم جاری ہیں...... برما کے مسلمان...... یہ عربی النسل غیور مسلمان کتنے طویل عرصہ سے ظلم کا شکار ہیں...... ادھر افریقہ میں ایتھوپیا، اریٹیریا اور اجادین کے مسلمان...... ادھر سرخ ترکستان کے عظیم تاریخ رکھنے والے مسلمان...... آہ! میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت لٹ گئی، کٹ گئی، بکھر گئی...... دوسری طرف منافق ہیں...... ان منافقوں کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ایک وہ جو کفار کے ایجنٹ اور غلام ہیں اور وہ مسلمانوں پر مظالم ڈھا رہے ہیں...... جیسے شام کا بشار الاسد...... بھائیو! جس دن یہ مرے گا یا معزول ہوگا...... اگر میں زندہ ہوا تو شکرانہ کے نفل ادا کروں گا اور مٹھائی تقسیم کروں گا...... میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک شام کے عجیب فضائل ارشاد فرمائے...... اور اسلام کا بڑے غلبے والا دور ملک شام سے شروع ہوگا...... فلسطین بھی شام کا حصہ ہے اور اسرائیل، اردن اور لبنان بھی...... کافروں اور منافقوں نے یہ علاقہ آپس میں بانٹ لیا ہے تاکہ اسلام کے غلبے والے دور کو روک سکیں...... مگر یہ سب مل کر بھی نہیں روک سکیں گے...... یمن اور شام میں ایمان، حکمت اور اسلامی غیرت پل بڑھ رہی ہے...... ادھر خراسان کا لشکر تیار ہے...... آٹھ ہزار فدائی مرد اور چار ہزار

فدائی خواتین دنیا کا نقشہ پلٹ دیں گے...... الحمدللہ حالات تیزی سے خیر کی طرف جا رہے ہیں۔

(۲) منافقوں کی دوسری قسم وہ نام کے دین دار ہیں جو نَعُوذُ بِاللّٰہِ جہاد فی سبیل اللہ کے معنٰی بدل کر کفر کی خدمت کر رہے ہیں...... جیسے وحید الدین اور غامدی...... نہ حقیقی جہاد ہوگا، نہ کافروں کو کوئی مسئلہ ہوگا...... بھائیو! بس ایک بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانے مدینہ منورہ میں جو منافق تھے...... ان کو جہاد کے خلاف یہ تاویلیں نہ سوجھیں جو آج کے منافقین کو سوجھ رہی ہیں...... وہ بھی کہہ سکتے تھے کہ ہمیں جنگ میں جانے کی کیا ضرورت؟...... ہمارے خلاف وعیدیں کیوں اتر رہی ہیں؟...... ہم تو گھر بیٹھ کر بڑا جہاد، جہادِ اکبر کر رہے ہیں...... ہمیں تبوک جانے کی کیا ضروت؟...... ہم مدینہ پاک میں بیٹھ کر سنتیں زندہ کریں گے اور سو سو شہیدوں کا ثواب لوٹ لیں گے...... ہم مدینہ رہتے ہوئے جہاد بالقرآن، جہاد بالقلم کریں گے...... شاید وہ تاویلات میں کمزور تھے...... ساؤتھ افریقہ کے پُرتعیش علاقے میں بیٹھے ہوتے تو جہاد کا معنٰی بدلنے کو کتابچہ لکھ ڈالتے...... عجیب ظلم ہے عجیب...... کہ محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو ستائیس جنگوں میں نکلیں اور امت کے لوگ جہاد کے غبار سے بھی محروم...... بلکہ معنٰی تک بدل ڈالیں...... یہ کیسا عشق ہے؟...... یہ کیسی غلامی ہے؟ یہ کیسے امتی ہیں؟...... اے مسلمانو! پورے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ...... جو شخص جہاد فی سبیل اللہ کو نہ مانے یا بدروا لے جہاد کا معنٰی بدلے...... وہ کس طرح پورا مسلمان ہو سکتا ہے؟...... یا اللہ! اُمت مسلمہ پر رحم فرما۔

۲ رمضان المبارک/۱۴۳۳ھ
22/07/2012

۱۱۷

مکتوب

''مال'' کے بارے میں اسلام کے حکیمانہ نظریے کی وضاحت اور اسے اپنانے کی ترغیب

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور آپ سب سے اپنے دین کا مقبول کام لیں...... بھائیو! قرآن پاک پر غور اور تدبر کیا کریں...... مکہ مکرمہ میں جو سورتیں نازل ہو رہی تھیں ان میں ایمانی، نظریاتی، قلبی اور فکری تربیت زیادہ تھی اور احکامات کم...... اصحابِ کہف کا قصہ سنایا گیا تا کہ ہجرت کی محبت دل میں بیٹھے...... ذوالقرنین کا قصہ سنایا گیا تا کہ پوری دنیا کو فتح کرنے کا عزم پیدا ہو...... اور یہ نکتہ سمجھ آئے کہ مسلمان جب اپنا تمام مال اور اپنے تمام اسباب جہاد میں لگاتے ہیں تو دنیا ان کے قدموں تلے فتح ہوتی ہے...... ان قصوں میں بے شمار حکمتیں ہیں...... میں تو فی الحال ایک ایک حکمت عرض کر رہا ہوں...... قارون کا قصہ سنایا گیا...... مال جمع کرنے کی چیز نہیں...... قارون جمع کرتا رہا اور اسی مال میں دھنس گیا، اسی میں مر گیا...... مال قبر، زنجیر اور آگ بن گیا...... ذوالقرنین نے جہاد میں مال لگایا فاتحِ عالم بن گیا...... ابولہب کا مال اس کے کچھ کام نہ آیا...... یہ سب قصے سنائے گئے...... تا کہ مال کے بارے مسلمانوں کا نظریہ حکیمانہ ہو جائے...... مال کے بارے حکمت اور عقل مندی والا نظریہ کیا ہے؟...... قرآن پاک نے سمجھایا...... مال جمع نہ کرو...... اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھلے دل سے خرچ کرو...... دُنیا میں بھی پاؤ گے...... لوٹو گے...... فقر و فاقے سے بچو گے...... خزانوں کے مالک بنو گے...... اور آخرت میں بھی بڑی

بادشاہت پالو گے...... تم خرچ کرو اللہ تعالیٰ تم پر خرچ فرمائیں گے...... تم دو...... اللہ تعالیٰ لیں گے...... اور لوٹا دیں گے...... بڑھا دیں گے...... آخرت میں بھی صلہ دیں گے...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پوری حکمت سمجھ گئے...... ایسا عمل فرمایا کہ دنیا مثال پیش نہیں کر سکتی...... سب کچھ لٹا دیا...... اور پھر دنیا کے خزانوں کے مالک بن گئے...... اور آخرت کی کامیابی بھی پکی ہو گئی...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس جو کچھ تھا لٹا دیا...... رب تعالیٰ نے ساری دنیا کا مال ان کو لوٹا دیا...... مگر تب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جمع نہیں فرمایا...... دراصل جو خرچ کرتا ہے وہی پاتا ہے...... اور جو بچاتا ہے وہ دنیا، آخرت میں پچھتاتا ہے...... مسلمانوں کا مال کے بارے میں نظریہ جب بگڑا تو وہ مال کے سانپ سے ڈسے گئے ...... غلامی اور محتاجی ان پر چڑھ دوڑی...... آج ضرورت ہے کہ مال کے بارے میں ہمارا نظریہ ٹھیک ہو جائے...... اسلامی بن جائے...... حکیمانہ ہو جائے اور باقی سب مسلمانوں کا نظریہ بھی اس بارے میں اسلامی بن جائے...... اسلام میں مال دار ہونا عیب نہیں...... حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ سامنے ہے...... ہاں! مال کو جمع کرنا، مال کو زندگی کا مقصود بنانا...... ہر وقت مال بڑھانے کی فکر میں رہنا...... مال کو زکوٰۃ اور جہاد میں نہ نکالنا...... مال کی حرص اور لالچ میں غرق ہونا...... یہ سب عذاب ہے...... وبال ہے...... جرم ہے...... بیماری ہے...... اور پستی ہے...... بھائیو! قرآن پاک میں غور کیا کریں...... تدبر کیا کریں۔

۴ ررمضان المبارک/۱۴۳۳ھ
24/07/2012

مکتوب ۱۱۸

"مال" کے بارے میں تین اہم نکات اور "سرمایہ دارانہ نظام" کی نحوست ونقصان کا بیان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو کامل ایمان و کامل امانتداری نصیب فرمائیں...... حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان ہے...... اپنے بیماروں کا صدقے کے ذریعے علاج کرو...... یعنی صدقہ دوا ہے...... مال جب بھی کسی انسان کے ہاتھ سے اچھے کام پر خرچ ہوتا ہے تو...... یہ اس انسان کی خوش نصیبی، عقلمندی، اور حفاظت کی علامت ہوتی ہے...... ضرورت سے زیادہ جو مال جمع کر کے بند کر دیا جائے اس مال کے بے شمار نقصانات مال کے مالک کو پہنچتے ہیں...... مثلاً بدامنی اور خوف...... دوسرا بیماری...... اور تیسرا لوگوں کی محتاجی اور ذلت...... دنیا میں یہ تین نقصانات پکے ہیں...... مثلاً ایک آدمی نے دس کروڑ ضرورت سے زائد جمع کر کے ان کو بینک، الماری یا زمین میں رکھ دیا...... اب یہ شخص ہمیشہ خوف میں رہے گا اور مفت میں ان دس کروڑ کا چوکیدار بنا رہے گا...... اسے کوئی بیماری بھی پکی لگ جائے گی...... اور وہ کئی برے لوگوں کا محتاج ہو جائے گا...... اور ان کو رشوت دے کر، تنخواہیں دے کر اپنی جان اور عزت بچائے گا...... وہ دس کروڑ نہ دودھ دیں گے کہ یہ پی لے...... نہ ہوا دیں گے کہ یہ اچھے سانس لے...... بس زہر دیں گے...... گرمی دیں گے...... فکر اور پریشانی دیں گے...... اور آگ دیں گے...... وہ اس کے کسی کام کے نہیں، لیکن وہ جب بھی کم ہوں گے یہ غم سے مرے گا...... یہودی اس سرمایہ دارانہ نظام کے بانی ہیں...... اور

اسی لئے ہمیشہ ذلیل ہیں ...... برباد ہیں ...... خوف زدہ ہیں ...... تھوڑے ہیں ...... رشوت دے کر جیتے ہیں ...... دنیا میں سب سے زیادہ مال دار ہیں مگر دنیا میں ایک چھوٹے سے ملک کے علاوہ کہیں حکومت نہیں ...... بدامنی کا یہ عالَم ہے کہ چوہے بھی ان سے زیادہ امن میں ہوتے ہیں ...... ہٹلر آیا تو اس نے ان کی کھال اور چربی سے صابن بنا ڈالے ...... ٹھیک ہے وہ سازشیں کرتے ہیں ...... مگر تھوڑا سا سوچیں کہ خود ان کو کیا ملتا ہے؟ ...... ذلت جمع ذلت جمع ذلت ...... اب ایک اور نکتہ سمجھیں ...... کیمونزم بھی برا نظام تھا مگر اس کی برائی محدود ہے ...... مگر سرمایہ دارانہ نظام کی گندگی اور برائی نے پوری دنیا کو نحوست، بے برکتی، بدامنی اور خوف میں مبتلا کر دیا ہے ...... مال کے ذخیرے زہر اگلتے ہیں ...... آگ بھڑکاتے ہیں ...... اور غریب کو غریب تر اور مال دار کو خزانے کا چوکیدار سانپ بنا دیتے ہیں ...... ایک نکتہ اور سمجھیں ...... مال چلتا رہے تو اچھا ہے، رک جائے تو بیماری اور ذلت ہے ...... جس نے دس کروڑ جمع کیے یہ ان کو فوراً تجارت میں لگا دے تو آدھے نقصانات ختم ...... پھر زکوٰۃ دے ...... جہاد میں لگائے ...... قریبی رشتہ داروں کو دے ...... صدقہ کرے ...... قربانی کرے ...... کھانا کھلائے ...... مسجدیں بنوائے ...... پانی پلائے ...... علاج کرے ...... یتیموں کو پالے ...... مساکین کو دے ...... قیدی چھڑائے ...... قرضے اتارے ...... وغیرہ وغیرہ تو مال کے نقصانات عظیم الشان فوائد اور منافع میں تبدیل ہوتے جائیں گے ...... یہ جو کچھ لکھا ...... قرآن وحدیث میں اس کے دلائل اور زمانے میں اس کے شواہد موجود ہیں۔

۵ / رمضان المبارک / ۱۴۳۳ھ
25/07/2012

مکتوب ۱۱۹

شہداء کرام والا پاکیزہ رزق پانے کی ترغیب اور ایک غلط نظریے کی تردید

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو خالص رزقِ حلال دُنیا میں...... اور اپنا خاص طیب شہداء والا رزق مرنے کے بعد عطاء فرمائیں...... بھائیو! وہ رزق کیسا ہوگا؟...... اس رزق کا انکار کفر ہے...... شہید کو شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے قرب میں رزق ملتا ہے...... اس رزق کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ شہید کی روح خوشی سے سرمست ہو جاتی ہے...... یہ رزق کیا ہوگا؟ ہم دنیا کی چھوٹی سی عقل سے سوچ ہی نہیں سکتے...... آج سے دو سو سال پہلے کسی کو موبائل فون سمجھایا جاتا تو وہ کیا سمجھتا؟...... صرف دو سو تین سو سال کا فاصلہ اور موبائل سمجھنا مشکل...... یہاں تو کروڑوں سال کی مسافت کا مسئلہ ہے...... شہداء کا جہان ہمارے جہان سے کروڑوں سال فارورڈ اور ترقی یافتہ ہے...... کوئی برگر، کوئی پیزا، کوئی تکہ اور کوئی کباب...... شہداء کے کھانے کو نہیں سمجھا سکتا...... بھائیو! اللہ تعالیٰ کھلائیں...... اپنے قرب میں کھلائیں...... اس کھانے اور رزق کو تو سوچ کر ہی دل دھڑکنے لگتا ہے...... معلوم نہیں کیسا شربت ہوگا...... اور کیسا رزق؟...... سُبْحَانَ اللہِ...... بھائیو! ہم سب دل کی گہرائی سے اپنے عظیم مالک سے وہ رزق مانگ لیں {عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ} ایک شہید نے خواب میں اپنی بیوی کو اس رزق کے چند لقمے کھلا دیئے...... وہ جاگی تو سب غم دور...... خوشی ہی خوشی...... منہ سے عجیب خوشبو...... تینتیس سال زندہ رہی، نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا......

بلکہ دنیا کے کھانے دیکھ کر اس کو متلی اور قے آتی...... بھائیو! دنیا میں حلال کا اہتمام اور التزام کریں...... حرام اور مشتبہ لقمہ اور مال قریب نہ آنے دیں...... امانت داری اختیار کریں...... اور جہاد سے جڑے اور چمٹے رہیں...... ان شاء اللہ وہ طیب رزق مل جائے گا...... جب وہ ملے گا تو سب دکھ، درد اور غم ختم ہو جائیں گے...... پھر مزے ہی مزے، پروازیں ہی پروازیں...... یہودیوں نے دنیا پر سود والا نجس سرمایہ دارانہ نظام مسلط کیا...... اس کا مقابلہ نہ تو بینک بنا کر ہوگا، نہ اقتصادیات کی ڈگریاں پانے سے ہوگا...... گناہ کا مقابلہ گناہ کر کے نہیں کیا جاتا...... کفر کا مقابلہ کفر اختیار کرنے سے نہیں ہوتا...... جھوٹ کہتے ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی ترقی جدید تعلیم میں ہے...... معلوم نہیں ان لوگوں کی عقل کہاں گھاس چرنے گئی ہے...... اب تک کے جدید تعلیم یافتہ لوگوں نے مسلمانوں کو کیا دیا ہے؟...... شوکت عزیز؟ پرویز مشرف؟ معین قریشی؟ محمد البرادئی؟ زلمے خلیل زاد؟ کرزئی؟...... ہم جدید تعلیم کے مخالف نہیں...... ایک مسلمان کو اسلام کی فرض تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنے معاش کے لئے جدید تعلیم حاصل کرنا ٹھیک ہے...... مسلمانوں کا اپنا کوئی ملک ہو تو...... مفید سائنس اور عسکری سائنس میں خوب محنت کرنی چاہیے۔

۶ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ
26/07/2012

120

مکتوب

مال کے بارے میں احتیاط کی تاکید اور رزق میں وسعت و برکت کے متعدد وظائف کا بیان

اللہ تعالیٰ میرے اور آپ سب کے قلوب پر سکینہ نازل فرمائیں...... آیاتِ سکینہ پڑھتے رہا کریں...... کلمۂ شہادت روزانہ پچاس بار پڑھا کریں...... ان شاء اللہ ایمان کو قوت ملے گی...... سانپ، بچھو، چور، ڈاکو، پولیس اور گرفتاری سے ان شاء اللہ حفاظت رہے گی...... اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

روزی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین عہد کرلیں، پھر ان شاء اللہ کسی کی محتاجی نہیں رہے گی:

(۱) حرام مال ہرگز نہیں لوں گا۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو اپنا رازق نہیں مانوں گا۔

(۳) جب بھی کوئی مال تھوڑا یا زیادہ آئے گا سب سے پہلے اس میں سے اللہ تعالیٰ کا حصہ نکالوں گا۔

ان تین چیزوں پر مضبوطی اور سختی سے عمل ہو...... بھائیو! مال کے حلال، حرام کی تحقیق اور مال کے حساب میں باریکی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے...... اور یہ ایمان کی علامت ہے...... شیطان ان بڑی چیزوں کو چھوٹا بنا کر دکھاتا ہے تاکہ

لوگ حرام کھائیں...... اور جب کوئی حرام کھانے، کمانے لگے تو اس سے شیطان فارغ اور مطمئن ہو جاتا ہے کہ اب یہ میرا پکا ساتھی ہے...... اس پر مزید محنت کی ضرورت نہیں۔

اسلامی معیشت کی بنیاد جن چیزوں پر ہے ان میں پہلی چیز ہے ''تقویٰ''...... نہ حرام لینا ہے اور نہ حرام کاموں میں مال لگانا ہے...... پھر قناعت...... پھر سخاوت...... پھر ایثار...... نہ حرص...... نہ بخل...... نہ شح...... ان چیزوں سے ایسے نفرت جیسے کفر سے...... اور نہ اسراف، نہ تبذیر...... بلکہ میانہ روی اور نفع رسانی......
بھائیو! ایک نکتہ لے لیں...... سب کہتے ہیں موجودہ یہودی مالی نظام بڑا عظیم فتنہ ہے...... پھر اس فتنہ کے توڑ کے لفظی حل بتاتے ہیں، حالانکہ قرآن پاک فرماتا ہے: {قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ}...... فتنے کا توڑ جہاد فی سبیل اللہ ہے...... یاد رکھیں! ایمان حلال پر لاتا ہے...... نماز سے رزقِ حلال کے دروازے کھلتے ہیں...... اور جہاد سے غلط مالیاتی نظام ختم ہوتا ہے اور اسلام کا بہترین نظام قائم ہوتا ہے...... اور غنائم وانفال کے انبار لگتے ہیں...... کوئی مذاق بنا کر ہنسے نہ...... ایسا ماضی میں ہو چکا ہے اور ایسا ہی مستقبل قریب میں ان شاء اللہ یقیناً ہونے والا ہے۔

بھائیو! ایک مجرب تحفہ لے لیں...... اگر صرف اسی کا اہتمام کر لیں تو ان شاء اللہ رزق میں وسعت رہے گی...... سورۂ واقعہ کا اہتمام...... اور جمعہ کے دن گیارہ سو بار ''یَا مُغْنِیُ'' اور ستر بار ''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ''...... اور صبح، شام سو بار ''سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ''۔

بھائیو! وقت گزر رہا ہے...... کسی بھی کام میں گزر جائے گا...... کیوں نہ دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت میں گزر جائے ...... اس کام کو سعادت سمجھیں، بوجھ نہیں...... وقت تو ایسے بھی گزرتا ہے کہ کسی کا صرف چھوٹا پیشاب بند ہو جاتا ہے...... ایک ایک منٹ عذاب...... نہ بیوی کام کی، نہ دوستوں میں بیٹھنے کے...... نہ مسجد جاسکتے ہیں نہ کسی جلسے میں...... وقت تو عدالتوں اور دفتروں کے باہر بھی گزرتا ہے، مگر کیا فائدہ؟...... اللہ تعالیٰ عافیت عطاء فرمائیں۔

۹؍رمضان المبارک/۱۴۳۳ھ
29/07/2012

مکتوب ۱۲۱

اصل انتہاء پسند کون؟ جن سے دنیا اور پاکستان کو خطرہ ہے

اللہ تعالیٰ ہی عزت، ذلت، نفع، نقصان اور زندگی، موت کے مالک ہیں...... کامیابی اور نجات صرف دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی اسلام میں ہے......آج کل پھر شور اٹھا ہے......انتہا پسندی ختم کرنی ہے......انتہا پسند سب سے بڑا خطرہ ہیں...... یہ شور اتنا تیز ہے کہ امریکہ، انڈیا اور اسرائیل میں جشن کا سماں ہے کہ اب پاکستان کی گلی گلی میں خانہ جنگی ہوگی......ہم بھی کہتے ہیں انتہا پسند پاکستان ہی نہیں پوری دنیا کے لئے خطرہ ہیں...... ہاں! ضرور انتہا پسندوں کو ختم ہونا چاہیے...... اللہ کرے یہ جلد ختم ہوں...... پاکستان میں کون انتہا پسند ہے...... واقعی ان کو ڈھونڈ، ڈھونڈ کر ختم کرنا چاہیے...... ہاں! جل مریں انتہا درجے کے وہ بزدل اور بے غیرت جنہوں نے اس اسلامی ملک کو ایک کافرانہ صلیبی جنگ کا اڈا بنا کر اس کے امن وامان کو ختم کردیا...... ہاں! ڈوب مریں وہ انتہا درجے کے منافق جو اس ملک میں رہتے ہوئے کافروں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں...... ہاں! تباہ ہوجائیں وہ انتہا درجے کے حریص، لالچی جو اس ملک کی رگوں سے رزق کا سارا لہو چوس کر باہر ملکوں میں لے جاتے ہیں اور ملک کو بھوک اور غربت کا ریگستان بناتے ہیں...... ہاں! کتے کی موت مرجائیں وہ انتہا درجے کے خونخوار درندے جو مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں، ڈاکے ڈالتے ہیں، بوریوں میں لاشیں بند کرتے ہیں......

ہاں! سسک سسک کر ختم ہوں وہ انتہادرجے کے بکاؤ صحافی جو اسلام، قرآن، جہاد اور مدارس کے خلاف کافروں سے پیسہ لے کر زہر اگلتے ہیں...... ہاں! برباد ہو جائیں وہ انتہادرجے کے فاسق، دیوث اور منکر جو اللہ رب العزت کے نماز جیسے حکم پر عمل نہیں کرتے اور دعویٰ یہ کہ ہم مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں...... قرآن کے فریضۂ جہاد کے منکر...... اپنی اور قوم کی بیٹیوں کو فحاشی کی دلدل میں پھینکنے والے...... لمبی فہرست ہے...... اصل انتہاپسند اور ملک کے دشمن یہ ہیں...... مجاہدین نہیں...... یہ مجاہدین کو مارنا چاہتے ہیں...... ارے! ہم مر بھی گئے تو جہاد نہیں مرے گا...... ہمارے دین اور قرآن کا کام نہیں مرے گا، ان شاء اللہ

؎ کوئی کہہ دے یہ ذرا وقت کے فرعونوں سے
خاک ہو جاتے ہیں سورج کو بجھانے والے

۶ر شوال المکرم/۱۴۳۳ھ
25/08/2012